e-paper www.avadhnama.com
Postal Registration No. GPOLW/MP-50/2012-14 • RNI No. UPURD/2001/6110
LUCKNOW
روزنامہ
اودھ نامہ
avadhnama
Rs.3/- Vol- 26 , Issue, 18 Tuesday , October 13 2026 Pages -8
قیمت ۳/روپیہ جلدنمبر(۲۶)شمارہ نمبر(۱۸) لکھنؤ، بروز منگل ۱۳-اکتوبر ۲۰۲۶ء،مطابق کیم جمادی الاول-۱۴۴۸ھ صفحات-۸

حلقہ بندی تنازع: کانگریس کا کل جماعتی بات چیت کا مطالبہ

نئی دہلی (یواین آئی) کانگریس کے جنرل سکریٹری انچارج مواصلات جے رام رمیش نے پیر کے روز نریندر مودی حکومت پر الزام لگایا ہے کہ وہ اپنی مجوزہ حلقہ بندی قانون سازی کے لیے ضروری حمایت حاصل کرنے میں ناکام رہنے کے بعد پارلیمنٹ کے سیشن کو باقاعدہ طور پر ملتوی کرنے میں تاخیر کر رہی ہے، جبکہ مان سون سیشن 13 اگست کو غیر معینہ مدت کے لیے ملتوی کیے جانے کے بعد سے 60 دنوں سے معطل نہیں کیا گیا ہے۔ سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر ایک پوسٹ میں رمیش نے کہا کہ پارلیمانی اجلاس کے ملتوی ہونے اور اس کے باقاعدہ التوا کے درمیان کا وقفہ ”بہت پہلے ہی تمام ریکارڈ توڑ چکا ہے“، جو 2015 کے مان سون سیشن کے بعد کے 28 دن کے سابقہ ریکارڈ سے بھی آگے نکل گیا ہے۔ کانگریس رہنما نے الزام لگایا کہ حکومت اپنے مجوزہ حلقہ بندی بلوں کے لیے لوک سبھا میں ضروری دو تہائی اکثریت حاصل کرنے میں ناکام رہی ہے۔

ترنگ شکتی-2026 اختتام پذیر

نئی دہلی (یواین آئی) ہندوستانی فضائیہ کی کثیر ملکی ہوائی مشق ترنگ شکتی-2026 پیر کے روز جودھپور ایئر فورس اسٹیشن پر اختتام پذیر ہوگئی۔ وزارتِ دفاع کے مطابق 26 ستمبر سے شروع ہونے والی اس مشق میں آسٹریلیا، بنگلہ دیش، فرانس، جرمنی، سری لنکا، متحدہ عرب امارات اور امریکہ کی فضائی افواج نے حصہ لیا، جبکہ 32 ممالک کے نمائندوں نے مبصر کے طور پر شرکت کی۔ مشق کا مقصد دوست ممالک کی فضائی افواج کے درمیان تال میل بڑھانا اور مشترکہ مہمات کا تجربہ حاصل کرنا تھا۔ پارٹنرشپ میں طاقت کے موضوع پر مبنی اس مشق میں جنگی طیاروں، ٹرانسپورٹ طیاروں، نگرانی کے نظام اور ہوا میں ایندھن بھرنے کی صلاحیتوں کا استعمال کیا گیا۔ اس میں ایئر فورس کے عملے، مہم کی منصوبہ بندی کرنے والے ماہرین اور معاون عملے کو ایک دوسرے کے طریقہ کار کو سمجھنے کا موقع ملا۔ اس مشق کا پہلا ایڈیشن 2024 میں منعقد ہوا تھا۔

گیانیش کمار کے خلاف پہلی بار انڈیا اتحاد کا عدالت عظمی تک مارچ

چیف الیکشن کمشنر گیانیش کے خلاف عرضی داخل، چیف جسٹس آف انڈیا سوریا کانت کی سربراہی والی بنچ جلد کرے گی سماعت، راہل، پرینکا، اکھلیش، تیجسوی اور نیہا بورا سمیت کئی لیڈران نے شرکت کی

نئی دہلی: (ایجنسی) راہل گاندھی، پرینکا گاندھی، ملکارجن کھڑگے سمیت انڈیا اتحاد کے کئی ارکان پارلیمنٹ پیر کی شام اچانک سپریم کورٹ کے اندر پہنچ گئے۔ اس سے قبل اپوزیشن ارکان پارلیمنٹ نے دہلی کی بارکھمبا روڈ سے سپریم کورٹ کی جانب مارچ نکالا تھا، لیکن انہیں عدالت سے تقریباً 500 میٹر پہلے ہی روک دیا گیا۔ یہ پہلا موقع ہے جب اپوزیشن رہنماؤں نے اپنے مطالبے کے حق میں سپریم کورٹ تک مارچ نکالا۔ خصوصی گہری نظر ثانی (ایس آئی آر) کے عمل میں مبینہ بے ضابطگیوں کے خلاف اپوزیشن نے سپریم کورٹ میں عرضی دائر کی ہے۔ اس عرضی میں راہل گاندھی، اکھلیش یادو اور تیجسوی یادو سمیت اپوزیشن کے 11 رہنما درخواست گزار ہیں۔ مارچ سے قبل راہل گاندھی نے تقریباً 40 منٹ تک پریس کانفرنس کی۔ اس دوران انہوں نے کہا کہ اپوزیشن کا مارچ بھگوان شیو کی بارات کی طرح ہے، جس میں کوئی بھی شامل ہوسکتا ہے۔ اتوار کو اپوزیشن ارکان پارلیمنٹ نے چیف جسٹس آف انڈیا سوریہ کانت کو خط لکھ کر انہیں عرضداشت پیش کرنے کے لیے ملاقات کا وقت دینے کی درخواست کی تھی۔ تاہم، چیف جسٹس نے ملاقات سے انکار کرتے ہوئے انہیں عرضی دائر کرنے کا مشورہ دیا تھا۔

درخواست میں ہندوستان کے الیکشن کمیشن، چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار اور دونوں الیکشن کمشنروں سکھبیر سنگھ سندھو اور وویک جوشی کو فریق بنایا گیا ہے۔ درخواست میں ایس آئی آر کے عمل کی قانونی حیثیت پر سوال اٹھاتے ہوئے الزام لگایا گیا ہے کہ الیکشن کمیشن نے اپنے اختیارات کا غلط استعمال کیا ہے۔ اپوزیشن اتحاد نے عدالت سے اس عمل کی قانونی حیثیت پر غور کرنے اور ایس آئی آر کے فیصلے کو غیر معتبر قرار دینے کی اپیل کی ہے۔ راہل گاندھی کے ساتھ سینئر وکیل ابھیشیک منو سنگھوی بھی سپریم کورٹ پہنچے تھے۔ عرضی عدالت کی رجسٹری میں باضابطہ طور پر درج کر لی گئی ہے اور اس کا ڈائری نمبر 64196/2026 ہے۔ عرضی میں ایس آئی آر کرانے کے فیصلے کو غیر معتبر قرار دینے کی مانگ کی گئی ہے۔ اس کے ساتھ ہی، الیکشن کمیشن کی جانب سے اپنے اختیارات کے مبینہ غلط استعمال کا معاملہ اٹھاتے ہوئے ایس آئی آر کے عمل کی قانونی حیثیت پر غور کرنے کی اپیل کی گئی ہے۔ سپریم کورٹ نے رجسٹری کو ہدایت دی ہے کہ عرضی سے متعلق ضروری کارروائی اسی دن مکمل کی جائے اور دستاویزات میں کوئی کمی ہونے کی صورت میں اسے دور کیا جائے، تاکہ معاملے کو منگل، 13 اکتوبر کو سماعت کے لیے فہرست میں شامل کیا جاسکے۔ امکان ہے کہ چیف جسٹس آف انڈیا سوریا کانت کی سربراہی والی بنچ اس معاملے کی سماعت کرے گی۔

یہ عرضی صرف راہل گاندھی کی جانب سے نہیں بلکہ انڈیا بلاک کے 11 رہنماؤں نے مشترکہ طور پر داخل کی ہے۔ ان میں راہل گاندھی، کانگریس صدر ملکارجن کھڑگے، سوگت رائے، اکھلیش یادو، تیجسوی پرساد یادو، سنجے راوت، ایم اے بے بی، ڈی راجا، مہوا ماجی، سپریا سولے اور ای ٹی محمد بشیر شامل ہیں۔ عرضی میں ہندوستان کے الیکشن کمیشن کے علاوہ چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار اور الیکشن کمشنروں سکھبیر سنگھ سندھو اور وویک جوشی کو بھی فریق بنایا گیا ہے۔ اس طرح عرضی میں مجموعی طور پر چار فریقین کو مدعا علیہ قرار دیا گیا ہے۔ اپوزیشن رہنماؤں کی جانب سے وکیل پرسنّا ایس اس معاملے میں پیروی کر رہے ہیں۔

عرضی میں انتخابی کمیشن کے کام کاج میں شفافیت اور غیر جانب داری سے متعلق سوالات اٹھائے گئے ہیں۔ اس کے علاوہ ووٹر لسٹوں کی خصوصی گہری نظر ثانی کے عمل اور الیکشن کمیشن کے اختیارات کے استعمال کی قانونی حیثیت پر بھی سوال اٹھائے گئے ہیں۔ عرضی کی مکمل نقل ابھی عوامی سطح پر دستیاب نہیں ہے، اس لیے اس میں شامل تمام قانونی نکات کی تفصیلات سامنے آنا باقی ہیں۔ اس سے پہلے پیر، 12 اکتوبر کو انڈیا بلاک کے رہنماؤں نے چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار کے استعفے اور انتخابی عمل میں مبینہ بے ضابطگیوں کے خلاف سپریم کورٹ تک پیدل مارچ کیا۔ راہل گاندھی، پرینکا گاندھی واڈرا، ملکارجن کھڑگے، سماج وادی پارٹی کے سربراہ اکھلیش یادو اور راشٹریہ جنتا دل کے رہنما تیجسوی یادو سمیت کئی اپوزیشن رہنما اس مارچ میں شامل ہوئے۔ مارچ میں شرکت کے لیے ملک کے مختلف حصوں سے کانگریس کارکنان بھی دہلی پہنچے تھے۔ مارچ میں راہل گاندھی اور پرینکا گاندھی کے ساتھ سماج وادی پارٹی کے سربراہ اکھلیش یادو، راشٹریہ جنتا دل کے رہنما تیجسوی یادو اور آل انڈیا اسٹوڈنٹس ایسوسی ایشن (آئیسا) کی صدر نیہا بورا بھی موجود ہیں۔

گیانیش کمار کے خلاف تحریک کو راہل گاندھی نے ’شیو کا تانڈو‘ قرار دیا

راہل گاندھی نے چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار کے خلاف جاری تحریک کو ’شیو کا تانڈو‘ قرار دیا ہے۔ انھوں نے تحریک سے متعلق حکمت عملی کے بارے میں بات کرتے ہوئے کہا کہ ”یہ کوئی منصوبہ بند پروگرام نہیں، بلکہ بھگوان شیو کے تانڈو اور بارات کی طرح ہے۔“ انھوں نے یہ بھی بتایا کہ ان کی بہن پرینکا گاندھی نے ان سے کہا تھا کہ منصوبہ تیار کرنا چاہیے، لیکن انھوں نے سمجھایا کہ وہ بات کو سمجھ نہیں رہی ہیں۔ راہل نے کہا کہ ”یہ تانڈو ہے، بھگوان شیو کا ڈانس ہے۔ اس میں کوئی منصوبہ شامل نہیں ہے۔ آج ہم سپریم کورٹ جا رہے ہیں، کل کچھ اور ہوگا۔“ انھوں نے یہ بھی کہا کہ یہ شیو جی کی بارات کی طرح ہے اور اس میں جو کوئی شامل ہونا چاہتا ہے، اس کا استقبال ہے۔ راہل گاندھی نے پریس کانفرنس میں دعویٰ کیا کہ مودی حکومت کے 200 افسران ان کے رابطے میں ہیں۔ انھوں مودی حکومت کو چیلنج پیش کرتے ہوئے کہا کہ ”ای ڈی، سی بی آئی، وزارت خارجہ کے اندر سے بھی ہمیں جانکاریاں دے رہے ہیں۔ آپ کو جو کرنا ہے کیجیے، سچائی ہمارے ساتھ ہے۔“

سپریم کورٹ کے دروازے سب کے لیے کھلے ہیں: جسٹس سوریہ کانت

نئی دہلی۔ (یواین آئی) ملک کے چیف جسٹس، جسٹس سوریہ کانت نے انڈیا اتحاد کے اراکینِ پارلیمنٹ سے ملاقات کرنے سے انکار کرتے ہوئے پیر کے روز کہا کہ سپریم کورٹ کے دروازے سب کے لیے کھلے ہیں اور ہر ہندوستانی شہری کو عدالت سے رجوع کرنے کا حق حاصل ہے۔ جسٹس سوریہ کانت نے صحافیوں سے بات کرتے ہوئے کہا کہ کسی بھی عام شہری یا منتخب باڈی کے رکن کی عرضی کا خیر مقدم کیا جائے گا اور قانون کے تحت مناسب کارروائی کی جائے گی۔ چیف جسٹس نے کہا کہ انہیں اتوار کے روز انڈیا اتحاد کے رہنماؤں کی جانب سے ملاقات کی درخواست کرنے والا ایک خط موصول ہوا تھا۔ انہوں نے کل خط کا جواب دیتے ہوئے ملاقات نہ کر پانے کی وجہ بھی واضح کر دی تھی۔ انہوں نے کہا کہ یہ معاملہ امن و قانون سے جڑا ہوا ہے اور اسی وجہ سے انہوں نے رہنماؤں سے ذاتی طور پر ملاقات کرنے سے معذوری ظاہر کی۔

جسٹس سوریہ کانت نے واضح کیا کہ کسی بھی شخص یا عوامی نمائندے کو اپنا موقف رکھنے کے لیے اعلیٰ ترین عدالت آنے سے روکا نہیں جاسکتا۔ انہوں نے کہا کہ عدالت کے سامنے آنے والی عرضیوں پر قانون کے مطابق غور کیا جائے گا۔ انہوں نے مزید کہا کہ عدلیہ تمام شہریوں کے لیے یکساں طور پر دستیاب ہے اور کسی بھی جائز عرضی پر مناسب قانونی عمل کے تحت سماعت کی جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ سپریم کورٹ کے دروازے سب کے لیے کھلے ہیں۔ کسی بھی عام شہری یا منتخب ادارے کے رکن کی عرضی کا خیر مقدم ہے۔

فارم-6 پر سپریم کورٹ کا بیان، کہا-’نہ منظوری دی نہ مسترد کیا، قانونی حیثیت کا جائزہ لیں گے‘

نئی دہلی: سپریم کورٹ نے واضح کیا ہے کہ اس نے نئے ووٹروں کے اندراج سے متعلق نئے فارم-6 کو نہ تو منظوری دی ہے اور نہ ہی مسترد کیا ہے۔ عدالت نے کہا کہ اس فارم کی قانونی حیثیت پر اب تک کوئی عدالتی فیصلہ نہیں ہوا ہے اور وہ اس معاملے کا جائزہ لے گا۔ ’لائیو لا‘ کے مطابق، چیف جسٹس سوریہ کانت، جسٹس جوئے مالیہ باگچی اور جسٹس وی موہنا پر مشتمل بنچ نے الیکشن کمیشن آف انڈیا سے متعلق ایک عرضی کی سماعت کے دوران یہ وضاحت کی۔ عدالت نے کہا کہ مئی 2026 میں بہار میں ووٹر لسٹوں کی خصوصی گہری نظر ثانی (ایس آئی آر) کے معاملے میں سنائے گئے فیصلے کے وقت نیا فارم-6 وجود میں نہیں آیا تھا۔ اس لیے اس فیصلے میں نئے فارم کی قانونی حیثیت پر کوئی غور نہیں کیا گیا تھا۔ سماعت کے دوران عرضی گزار پریا مشرا کی جانب سے پیش ہونے والے وکیل نریندر مشرا نے کہا کہ عدالت نے 5 اکتوبر کو پہلے ہی واضح کر دیا تھا کہ فارم-6 کو سپریم کورٹ کی منظوری حاصل نہیں ہے، لیکن الیکشن کمیشن نے دعویٰ کیا کہ عدالت نے اس فارم کو منظوری دی ہے۔

’ہم مذہبی جذبات کو ٹھیس نہیں پہنچائیں گے‘

سپریم کورٹ نے دیوالی کے وقت پٹاخوں پر پابندی عائد نہ کرنے کا ارادہ کیا ظاہر

سپریم کورٹ نے ایک بار پھر اشارہ دیا ہے کہ وہ پٹاخوں پر پابندی عائد کرنے کا حکم نہیں دے گا۔ گزشتہ سال کی طرح اس سال بھی گرین پٹاخوں کی فروخت اور مقررہ وقت کے اندر ہی جلانے کا حکم دیا جا سکتا ہے۔ چیف جسٹس نے کہا کہ لوگ پابندی کو تعزیری کارروائی کے طور پر دیکھتے ہیں۔ ابھی ہمارے پاس وقت ہے کہ ہم متوازن حکم جاری کریں۔ لوگوں سے اپیل کی جائے گی کہ وہ تہوار منائیں اور وقت کی پابندی کا بھی خیال رکھیں۔ سماعت کے دوران ایک وکیل نے دلیل دی کہ پٹاخے جلانا مذہب کا بنیادی حق نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ پوجا کرنا مذہبی عقیدے کا حصہ ہے، لیکن پٹاخے جلانا نہیں۔ بھگوان بھی یہ دیکھ کر حیران ہوں گے کہ خراب حالات میں ایسا ہو رہا ہے۔ چیف جسٹس آف انڈیا (سی جے آئی) نے کہا کہ ہم مذہبی جذبات کو ٹھیس نہیں پہنچائیں گے، لیکن یہ دیکھیں گے کہ متوازن نقطہ نظر کیا ہو سکتا ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ سب سے بہتر طریقہ یہی ہے کہ لوگ خود اپنا محاسبہ کریں۔ لوگوں کو بیدار کرنے کے لیے آپ اقدامات کر سکتے ہیں۔ اس معاملے کی اگلی سماعت 15 اکتوبر کو ہوگی۔ واضح رہے کہ دہلی-این سی آر میں پٹاخوں سے ہونے والی آلودگی کے معاملے پر سپریم کورٹ میں سماعت ہوئی ہے۔ یہ معاملہ 2015 سے زیر سماعت ہے۔ اس دوران دہلی کی عدالت اتر پردیش سمیت شمالی ہندوستان کے آلودگی سے متاثرہ علاقوں میں اکتوبر سے جنوری کے دوران پٹاخوں کے استعمال کے سلسلے میں مختلف ہدایات جاری کرتی رہی ہے۔ اس سے قبل ہونے والی سماعت میں سالیسٹر جنرل تشار مہتا نے کہا تھا کہ لوگوں کو دو دن جشن منانے دیجیے۔ یہ صرف دیوالی، گروپرو اور کرسمس جیسے تہواروں کے لیے ہے۔

اب کسانوں کو امداد براہ راست ان کے بینک کھاتوں میں پہنچ رہی ہے: سی ایم یوگی

گورکھپور۔ وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے پیر کو گورکھپور میں سیلاب، زیادہ بارش، ژالہ باری اور طوفان سے متاثرہ کسانوں میں زرعی سرمایہ کاری گرانٹ کی شکل میں ڈی بی ٹی کے ذریعے 493 کروڑ روپے تقسیم کئے۔ اس موقع پر وزیر اعلیٰ نے کہا کہ گزشتہ ایک ہفتے میں ریاست میں فصلوں کو بڑے پیمانے پر نقصان پہنچا ہے۔ کئی مقامات پر جان و مال کا نقصان بھی ہوا ہے۔ ڈبل انجن والی حکومت نے اپنے خوراک پیدا کرنے والے کسانوں کو فصلوں، مکانات اور مویشیوں کے نقصان کا معاوضہ صرف 8 سے 10 دنوں میں فراہم کرنے کا انتظام کیا ہے۔ 2017 سے پہلے کی سماج وادی پارٹی کی حکومت پر طنز کرتے ہوئے وزیر اعلیٰ نے کہا کہ اس وقت بجلی کے بل نہیں آتے تھے، لیکن بل جاری کیے جاتے تھے۔ اب صورت حال بدل گئی ہے۔ اب قوم کا پیٹ پالنے والے کسانوں کو بل نہیں بلکہ بجلی ملتی ہے۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ آج ریاست کے 918,091 کسانوں کے کھاتوں میں 493 کروڑ روپے براہ راست منتقل کیے جا رہے ہیں۔ یہ وزیر اعظم نریندر مودی کی قیادت میں حکومت کی کوششوں کا حصہ ہے، تاکہ کسانوں، خوراک پیدا کرنے والوں کی زندگیوں میں خوشحالی لائی جا سکے۔ اس سال صرف مانسون کے موسم میں ہی آفات سے متاثرہ کسانوں اور ریاست کے شہریوں کو تقریباً 1,000 کروڑ روپے فراہم کیے گئے ہیں۔ یوگی نے کہا کہ جن لوگوں کے مکانات زیادہ بارش، طوفان اور سیلاب سے تباہ ہوئے ہیں انہیں وزیر اعلیٰ ہاؤسنگ اسکیم کے تحت 1.20 لاکھ روپے کی اضافی امداد فراہم کی گئی ہے۔ یہ رقم Rs493 کروڑ فصلوں کے نقصان کی امداد میں شامل نہیں ہے۔ اس کے بجائے، یہ الگ سے فراہم کیا جا رہا ہے۔ جن کے گھر مکمل طور پر بہہ گئے یا تباہ ہو گئے انہیں وزیر اعلیٰ ہاؤسنگ سکیم کے تحت فوری رہائش فراہم کرنے کی ہدایات دی گئی ہیں۔ جزوی طور پر تباہ ہونے والے مکانات کے لیے بھی قواعد کے مطابق معاوضہ دیا جا رہا ہے۔ جانوروں کے نقصان کی صورت میں امداد فراہم کرنے کا بھی انتظام کیا گیا ہے۔ (تفصیلی خبر صفحہ آخر پر)

(تفصیلی خبر صفحہ آخر پر)

دہلی میٹرو میں سیٹ کو لے کر تنازعہ میں ایک شخص کی موت

نئی دہلی (ایجنسی)۔ دہلی کے سپریم کورٹ میٹرو اسٹیشن پر میٹرو ٹرین کے اندر بزرگوں کے لیے مخصوص سیٹ کو لے کر ہوئے تنازعہ کے دوران مبینہ طور پر تھپڑ مارنے اور دھکا دینے سے 48 سالہ شخص کی موت ہوگئی۔ افسران نے بتایا کہ پولیس نے اس معاملے میں ایک سابق آئی اے ایس افسر اور ان کے بیٹے کو گرفتار کر لیا ہے۔ ایف آئی آر کے مطابق یہ واقعہ 8 اکتوبر کو پیش آیا تھا اور متوفی کی شناخت پون شرما کے طور پر ہوئی ہے۔ سپریم کورٹ میٹرو تھانے میں درج ایف آئی آر کے مطابق ٹرین کے اندر پون شرما کے ساتھ 2 ملزمان نے مار پیٹ کی، جن کی شناخت سنجے پرتاپ سنگھ اور ان کے بیٹے سدھارتھ سنگھ کے طور پر ہوئی ہے۔ ہندی نیوز پورٹل ’اے بی پی نیوز‘ پر شائع خبر کے مطابق ذرائع نے بتایا کہ تنازعہ مبینہ طور پر بزرگوں کے لیے مخصوص سیٹ کو لے کر شروع ہوا تھا۔

رابرٹ ہال اور مائیکل ووڈفورڈ معاشیات کا نوبل انعام سے سرفراز

استاک ہوم (ایجنسی) رائل سویڈش اکیڈمی آف سائنسز نے رابرٹ ای ہال اور مائیکل ووڈفورڈ کو میکرو اکنامک اسٹیبلائزیشن کی مائیکرو اکنامک بنیاد پر کام کے لیے معاشیات میں نوبل انعام دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ معاشیات میں نوبل میموریل انعام کا اعلان پیر (12 اکتوبر) کو اسٹاک ہوم میں رائل سویڈش اکیڈمی آف سائنسز نے کیا۔ یہ باوقار ایوارڈ، جسے باقاعدہ طور پر الفریڈ نوبل کی یاد میں اکنامک سائنسز میں سویریز رکس بینک پرائز کے نام سے جانا جاتا ہے، 2.1 ملین ڈالر کا ہے۔

امریکی جوڑی کی خدمات پر روشنی ڈالتے ہوئے نوبل پرائز کمیٹی نے کہا کہ انہوں نے دکھایا کہ معاشی استحکام کی پالیسیوں کو بہتر بنانے کے لیے اقتصادی ماڈل کس طرح نئے سرے سے تیار کیے جا سکتے ہیں۔ مہنگائی، پیداوار اور کھپت جیسے ’میکرو اکنامک‘ متغیرات کے درمیان شماریاتی تعلقات پر ماڈل بنانے کے بجائے، انہوں نے انہیں مائیکرو اکنامک بنیادوں پر استوار کرنے کا فیصلہ کیا۔ گزشتہ سال کاروباری ایجادات پر تحقیق کرنے والے 3 محققین کو یہ سمجھانے کے لیے انعام دیا گیا تھا کہ نئی مصنوعات اور ایجادات کس طرح اقتصادی ترقی اور انسانی فلاح و بہبود کو فروغ دیتی ہیں، خواہ اس عمل میں پرانی کمپنیاں پیچھے رہ جائیں۔ رابرٹ ای ہال اور مائیکل ووڈفورڈ کو رواں سال معاشیات کا یہ انعام اس لیے دیا گیا ہے کہ انہوں نے دکھایا کہ معاشی استحکام کی پالیسیوں کو بہتر بنانے کے لیے اقتصادی ماڈل کس طرح نئے سرے سے تیار کیے جا سکتے ہیں۔ مہنگائی، پیداوار اور کھپت جیسے میکرو اکنامک متغیرات کے درمیان شماریاتی تعلقات پر ماڈل بنانے کے بجائے، انہوں نے انہیں مائیکرو اکنامک بنیادوں پر استوار کرنے کا فیصلہ کیا۔ اس میں یہ سمجھنا شامل ہے کہ انفرادی گھرانے اور کاروبار اپنے فیصلوں کے ذریعے مجموعی طور پر معیشت کو کس طرح متاثر کرتے ہیں۔ ان ماڈلز کا ایک اہم پہلو یہ ہے کہ گھرانے اور کاروبار بچت یا مصنوعات کی قیمتوں کے بارے میں فیصلے کرتے وقت مستقبل کو مدنظر رکھتے ہیں۔

Robert E. Hall Michael Woodford

دہلی میں اب جنتر منتر پر نہیں ہوں گے دھرنے اور مظاہرے، تین نئے مقامات طے

احتجاجی مقامات کی فہرست سے ہٹانے پر انڈیا بلاک برہم، کہا-’حکومت گھبرائی ہوئی ہے‘

نئی دہلی (ایجنسی) قومی دارالحکومت میں احتجاجی مظاہروں کے لیے طویل عرصے سے استعمال ہونے والا جنتر منتر اب دھرنے اور مظاہروں کے لیے مقررہ مقام نہیں رہے گا۔ مرکزی وزارتِ داخلہ کی ایک کمیٹی کی سفارشات کی بنیاد پر دہلی میں مظاہرین کے لیے تین نئے مقامات رام لیلا میدان، براڑی میدان اور مشرقی دہلی کے سی بی ڈی گراؤنڈ نشان زد کیے گئے ہیں۔ دہلی کے پولیس کمشنر انوراگ کمار کی جانب سے جاری کردہ مستقل حکم کے مطابق، جنتر منتر کو مظاہرے کے مقام کے طور پر اب ڈی-نوٹیفائی (منسوخ) کر دیا گیا ہے۔ حکم نامے میں کہا گیا ہے کہ وزارتِ داخلہ نے شہریوں کے احتجاج کے حق کے لیے موجودہ مخصوص مقام کی جگہ مناسب متبادل جگہ تلاش کرنے کی غرض سے ایک کمیٹی تشکیل دی تھی۔ کمیٹی کی سفارشات کی بنیاد پر رام لیلا میدان، براڑی گراؤنڈ اور مشرقی دہلی کے سی بی ڈی گراؤنڈ کو مظاہرے کا نیا مقام قرار دیا گیا ہے۔ حکم نامے میں مزید کہا گیا ہے کہ ان تینوں مقامات پر مظاہرے منعقد کرنے کے لیے تفصیلی اور ترمیم شدہ معیاری طریقہ کار الگ سے جاری کیا جائے گا۔

دہلی میں احتجاج کے لیے مقرر مقامات کی فہرست سے جنتر منتر کو ہٹائے جانے کے فیصلے پر انڈیا بلاک کے رہنماؤں نے سخت ردعمل ظاہر کیا ہے۔ اپوزیشن رہنماؤں نے الزام لگایا کہ حکومت عوام کی آواز دبانے کی کوشش کر رہی ہے، لیکن جمہوریت میں عوامی آواز کو خاموش نہیں کیا جا سکتا۔ حکام نے جنتر منتر کی جگہ احتجاج کے لیے رام لیلا میدان، براڑی میدان اور مشرقی دہلی کے سی بی ڈی میدان کو مقرر کیا ہے۔ کانگریس کے سینئر رہنما دگ وجے سنگھ نے کہا کہ پارٹی جو فیصلہ کرے گی، اسی کے مطابق آگے بڑھا جائے گا۔ وہیں، کانگریس رہنما بھوپندر سنگھ ہڈا نے کہا کہ یہ فیصلہ ظاہر کرتا ہے کہ حکومت گھبرائی ہوئی ہے۔ وہ عوام کی آواز دبانا چاہتی ہے، لیکن جمہوریت میں ایسا ممکن نہیں ہے۔ انہوں نے واضح کیا کہ ان کی تحریک جاری رہے گی۔

کانگریس کے رکن پارلیمنٹ عمران مسعود نے جنتر منتر کو احتجاجی مقامات کی فہرست سے ہٹائے جانے پر طنز کرتے ہوئے کہا کہ اب وہ ہمالیہ کی چوٹی پر احتجاج کریں گے۔ سی جے پی کے ترجمان آشوتوش رانکا نے کہا کہ جنتر منتر کئی برسوں سے احتجاج کا ایک تاریخی مرکز رہا ہے، لیکن اب اسی مقام کو بند کر دیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اب ملک کا ہر شہر اور ہر گوشہ جنتر منتر بن جائے گا۔ رانکا نے مطالبہ کیا کہ جب تک چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار استعفیٰ نہیں دیتے، ان کی جدوجہد جاری رہے گی۔ انہوں نے طنزیہ انداز میں کہا کہ اگر احتجاج کے لیے جگہ نہیں دی جا رہی ہے تو اب ماؤنٹ ایورسٹ پر جگہ دے دی جائے۔ کانگریس کے رکن پارلیمنٹ عمران پرتاپ گڑھی نے کہا کہ ان کی لڑائی جمہوریت کو بچانے کے لیے ہے۔ راہل گاندھی واضح کر چکے ہیں کہ یہ جمہوریت کے تحفظ اور انتخابی نظام کو شفاف بنانے کی جدوجہد ہے۔

سی جے پی رہنماؤں کی ناراضگی، اختلاف کی آواز دبانے کا الزام

تنظیم کے بانی ابھیجیت دیپکے نے الزام لگایا کہ یہ قدم عوامی اختلاف کو کچلنے اور جمہوری آزادیوں کو محدود کرنے کی کوشش کا عکاس ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ تاریخی احتجاجی مقام اب مؤثر طور پر اپنے اصل مقصد کے لیے کارآمد نہیں رہا ہے۔ انہوں نے بی جے پی حکومت پر احتجاج کے خلاف ناموافق ماحول پیدا کرنے کا الزام لگایا۔ انہوں نے ایکس پر ایک پوسٹ میں اعلان کیا، اب پورا ملک جنتر منتر بنے گا! ایک اور پوسٹ میں مسٹر دیپکے نے خبردار کیا کہ اس فیصلے کے نتائج صرف احتجاج کے لیے جگہ منتخب کرنے تک محدود نہیں رہیں گے۔ انہوں نے لکھا، آج مسٹر مودی نے جنتر منتر کو احتجاج کے لیے منظور شدہ مقامات کی فہرست سے ہٹا دیا ہے۔ کل وہ جمہوریت کو ہی نوٹیفکیشن کے ذریعے فہرست سے باہر کر دیں گے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ اصل مسئلہ احتجاج کی جگہ نہیں، بلکہ اقتدار میں بیٹھے لوگوں سے سوال پوچھنے کا شہریوں کا حوصلہ ہے۔ انہوں نے کہا، آمر کے لیے مسئلہ کبھی احتجاجی مقام نہیں رہا۔ اس کا مسئلہ تو عوام کے احتجاج کرنے کا خیال ہی ہے۔ سی جے پی کے دیگر رہنماؤں نے بھی اس فیصلے پر سوال اٹھائے۔ مسٹر سوربھ داس نے اسے پُرامن طور پر جمع ہونے کے حق کی خلاف ورزی قرار دیا، جبکہ مسٹر آشوتوش رانکا نے حکام کی جانب سے اعلان کردہ متبادل مقامات پر طنز کیا۔ مسٹر داس نے ایکس پر لکھا، نریندر مودی جنتر منتر سے کیوں ڈرتے ہیں؟

کیرالہ اسمبلی میں چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار کو عہدے سے ہٹانے کے مطالبہ والی قرارداد منظور

ترووننت پورم: (ایجنسی) کیرالہ اسمبلی نے چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار کو عہدے سے ہٹانے کا مطالبہ کرنے والی قرارداد منظور کر لی۔ قرارداد میں ووٹر لسٹ سے نام خارج کیے گئے اہل شہریوں کے حق رائے دہی کی بحالی اور الیکشن کمشنروں کے انتخاب کے طریقۂ کار میں تبدیلی کا مطالبہ بھی کیا گیا ہے۔ وزیر اعلیٰ وی ڈی ستیسن نے اسے ریاست کے لیے ایک تاریخی لمحہ قرار دیتے ہوئے سوشل میڈیا پر کہا کہ کیرالہ نے تاریخ رقم کی ہے۔ ان کے مطابق، یہ پہلا موقع ہے جب کیرالہ اسمبلی نے چیف الیکشن کمشنر کو عہدے سے ہٹانے کا مطالبہ کرنے والی قرارداد منظور کی ہے۔ وزیر اعلیٰ کی جانب سے اسمبلی میں پیش کی گئی اس قرارداد کو کانگریس کی قیادت والے متحدہ جمہوری محاذ (یو ڈی ایف) اور کمیونسٹ پارٹی آف انڈیا (مارکسسٹ) کی قیادت والے بائیں بازو کے جمہوری محاذ (ایل ڈی ایف) کے ارکان کی حمایت حاصل ہوئی، جبکہ بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کے تین ارکان نے اس کی مخالفت کی۔ کیرالہ کی 140 رکنی اسمبلی میں یو ڈی ایف کے 102، ایل ڈی ایف کے 35 اور بی جے پی کے تین ارکان ہیں۔ قرارداد میں ووٹر لسٹ کی خصوصی گہری نظر ثانی (ایس آئی آر) کے دوران اہل ووٹروں کے نام خارج کیے جانے اور الیکشن کمیشن کی غیر جانب داری پر تشویش ظاہر کی گئی ہے۔

ووٹروں کے حقوق اور جمہوریت کے تحفظ کی لڑائی جاری رہے گی: ترنمول کانگریس

نئی دہلی: راجدھانی دہلی میں پیر کو انڈیا بلاک کے رہنماؤں نے چیف الیکشن کمشنر گیانیش مار کے استعفے، ووٹ چوری اور ووٹر لسٹوں کی خصوصی گہری نظر ثانی (ایس آئی آر) میں بے ضابطگیوں کے خلاف احتجاج کیا۔ اس دوران اپوزیشن جماعتوں کے رہنماؤں نے سپریم کورٹ تک مارچ نکال کر ووٹروں کے حقوق کے تحفظ اور انتخابی عمل میں شفافیت کا مطالبہ کیا۔ ترنمول کانگریس نے واضح کیا کہ جمہوریت اور ووٹروں کے حقوق کے تحفظ کی یہ لڑائی جاری رہے گی اور پارٹی اس سے پیچھے نہیں ہٹے گی۔ آل انڈیا ترنمول کانگریس نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر جاری بیان میں کہا کہ یہ جمہوریت کو بچانے اور ہندوستان کے عوام کے حقوق کے تحفظ کی لڑائی ہے۔ پارٹی کے مطابق، اس کے اراکین پارلیمنٹ نئی دہلی میں موجود ہیں اور ہر طرح کی ناانصافی کے خلاف آواز اٹھا رہے ہیں۔ انہوں نے وزیر اعظم نریندر مودی، وزیر داخلہ امت شاہ اور چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار سے انتخابی بے ضابطگیوں کے سنگین الزامات پر جواب دہی کا مطالبہ کیا۔ ترنمول کانگریس نے اپنے بیان میں کہا کہ پارٹی کی سربراہ اور مغربی بنگال کی وزیر اعلیٰ ممتا بنرجی نئی دہلی کے کانسٹی ٹیوشن کلب میں اپنے اراکین پارلیمنٹ کے ساتھ موجود تھیں۔ پارٹی نے کہا کہ انڈیا بلاک کے رہنماؤں کے ساتھ سپریم کورٹ تک مارچ کر کے ان تمام اہل ووٹروں کے لیے انصاف کا مطالبہ کیا گیا، جنہیں انتخابی عمل کے دوران نقصان پہنچا ہے۔

سعودی عرب کو دفاعی میزائلوں کی قلت، حوثی حملوں میں شدت

ریاض نے فرانس، برطانیہ، مصر اور پاکستان سے مدد مانگ لی

ریاض، 12 اکتوبر (یو این آئی) یمن کے حوثی باغیوں کے بڑھتے ہوئے حملوں کے درمیان سعودی عرب کو میزائلوں کو فضا میں تباہ کرنے والے دفاعی میزائلوں کی مبینہ قلت کا سامنا ہے، جس سے اہم تنصیبات کے تحفظ اور مزید حملوں کو روکنے کی مملکت کی صلاحیت پر سوالات اٹھنے لگے ہیں۔ ※وال اسٹریٹ جرنل※ کی رپورٹ کے مطابق، دفاعی میزائلوں کی قلت سعودی عرب کی حملوں کو روکنے کی صلاحیت کو متاثر کر رہی ہے اور مملکت کو ستمبر کے وسط سے ہی اس بحران کا سامنا ہے۔ اس صورت حال سے نمٹنے کے لیے سعودی عرب نے فرانس، برطانیہ، مصر اور پاکستان سمیت علاقائی اور مغربی اتحادیوں سے میزائل حملوں کے خلاف دفاع میں مدد طلب کی ہے۔ پیر کو سعودی عرب کے شاہ خالد بین الاقوامی ہوائی اڈے پر ایک تازہ حملے میں ایک شخص ہلاک اور 11 دیگر زخمی ہو گئے۔ یہ حملہ ایسے وقت ہوا جب حوثیوں سے وابستہ میڈیا نے یمن کے دارالحکومت صنعاء میں باغیوں کے زیر قبضہ ہوائی اڈے پر فضائی حملے کی اطلاع دی تھی۔ دفاعی میزائلوں کی قلت کا مسئلہ صرف سعودی عرب تک محدود نہیں ہے۔ ایران کے ساتھ چھ ماہ سے جاری جنگ کے دوران امریکہ کے پاس بھی میزائلوں کو روکنے والے دفاعی ہتھیاروں کے ذخائر کم ہو گئے ہیں۔ سعودی عرب اور حوثیوں کے درمیان لڑائی نے ایک نیا محاذ کھول دیا ہے، جس سے پہلے ہی دباؤ کا شکار دفاعی نظام پر مزید بوجھ پڑ رہا ہے۔ مسلسل حملوں نے سعودی فضائی دفاعی نظام کو دباؤ میں ڈال دیا ہے اور شہری تنصیبات و فضائی سفر کی سلامتی سے متعلق خدشات بڑھا دیے ہیں۔

دفاعی میزائلوں کی مبینہ قلت ایسے وقت سامنے آئی ہے جب مملکت پر حملوں کا سلسلہ جاری ہے۔ ان میں 10 اکتوبر کو ریاض کے شاہ خالد بین الاقوامی ہوائی اڈے پر میزائل حملہ بھی شامل ہے، جس میں کم از کم 13 افراد ہلاک اور سیکڑوں زخمی ہوئے تھے۔ حوثیوں کے فوجی ترجمان بریگیڈیئر جنرل یحییٰ سریع نے بین الاقوامی فضائی کمپنیوں، کاروباری اداروں اور مسافروں کو سعودی ہوائی اڈوں پر پروازیں چلانے کے خلاف انتباہ دہرایا اور دعویٰ کیا کہ یہ ہوائی اڈے محفوظ نہیں ہیں۔ سریع نے ٹیلی گرام پر جاری بیان میں کہا، ※※ہم دنیا بھر کی تمام بین الاقوامی کمپنیوں، ماہرین، ملازمین، کارکنوں اور مسافروں کو دوبارہ خبردار کرتے ہیں کہ وہ سعودی ہوائی اڈوں کے لیے پروازیں نہ چلائیں، کیونکہ یہ محفوظ نہیں ہیں۔ البتہ مکہ اور مدینہ کے مقدس شہروں کے ہوائی اڈے اور فضائی حدود اس سے مستثنیٰ ہیں۔ حملوں میں تازہ شدت ایسے وقت آئی ہے جب سعودی عرب حوثیوں کے خلاف جنگ میں یمن کی بین الاقوامی طور پر تسلیم شدہ حکومت کی حمایت بڑھا رہا ہے۔ ریاض نے گزشتہ ہفتے یمنی حکومتی فورسز کی مدد کے لیے بڑا فوجی آپریشن شروع کیا تھا، تاہم حوثی باغیوں نے اپنی پوزیشن برقرار رکھی ہے اور سعودی سرزمین پر حملے تیز کر دیے ہیں۔ ہوائی اڈے پر حملہ ایک دہائی سے زیادہ عرصے میں سعودی سرزمین پر ہونے والے مہلک ترین حملوں میں شامل تھا، جس کے بعد مملکت کی قیادت پر جوابی کارروائی کے لیے دباؤ بڑھ گیا ہے۔ سعودی ولی عہد محمد بن سلمان اور وزیر دفاع خالد بن سلمان کے لیے حوثیوں سے نمٹنے کے اختیارات محدود ہوتے جا رہے ہیں۔ ایک دہائی سے زیادہ عرصے تک فوجی کارروائیوں اور مذاکرات کے ذریعے حوثیوں کو قابو میں رکھنے کی کوششوں کے باوجود یہ گروپ یمن کے وسیع علاقوں پر اپنا کنٹرول مستحکم کر چکا ہے اور طویل فاصلے تک بیلسٹک میزائل داغنے کی صلاحیت بھی حاصل کر چکا ہے۔ سعودی عرب یمنی حکومتی فورسز کو فضائی مدد فراہم کرتے ہوئے اپنے فوجیوں کو بڑے پیمانے پر یمن کے اندر تعینات کرنے سے گریز کرتا رہا ہے۔ زمینی کارروائی کی صورت میں مملکت ایک طویل اور مہنگی جنگ میں الجھ سکتی ہے، جو یمن کے دشوار گزار علاقوں میں پھیل سکتی ہے۔ اس سے ولی عہد محمد بن سلمان کی سعودی عرب کو سرمایہ کاری اور بین الاقوامی سیاحت کے لیے ایک مستحکم مقام بنانے کی کوششوں کو بھی نقصان پہنچنے کا خدشہ ہے۔ یمن کی مسلح افواج کے ترجمان ماجد النزیلی نے کہا ہے کہ بعض نئے میزائل زیادہ رفتار سے پرواز کرتے ہیں اور حرارت کا سراغ لگانے والے نظام استعمال کرتے ہیں، جو حرارت خارج کرنے والے اہداف کی جانب رہنمائی کرتے ہیں۔ تاہم، یہ واضح نہیں کہ 10 اکتوبر کو ریاض کے ہوائی اڈے پر ہونے والے حملے میں ایسے ہتھیار استعمال کیے گئے تھے یا نہیں۔ سعودی عرب نے حوثیوں کا مقابلہ کرنے کے لیے بین الاقوامی حمایت بھی طلب کی ہے۔ امریکی میڈیا کے مطابق، فرانس، برطانیہ اور پاکستان نے مدد فراہم کرنے کا عہد کیا ہے، جبکہ ترکی بھی تعاون کے امکان پر غور کر رہا ہے۔ سعودی عرب کے اہم اتحادی امریکہ نے حوثیوں کے خلاف فضائی حملوں کی حمایت نہیں کی۔ اس کے بجائے، سی این این کے مطابق، واشنگٹن نے ایک نئے مشترکہ کمانڈ کے تحت انٹیلی جنس معاونت فراہم کرنے کے لیے 100 سے زیادہ فوجی مشیر تعینات کیے ہیں۔ امریکہ نے گزشتہ سال حوثیوں کے ساتھ جنگ بندی کا معاہدہ کیا تھا، جس کے نتیجے میں امریکی جہازوں کو باب المندب آبنائے سے دوبارہ گزرنے کی اجازت ملی۔ یہ اہم بحری گزرگاہ بحیرہ احمر کو خلیج عدن سے ملاتی ہے اور ایشیا و یورپ کے درمیان تجارت کے لیے کلیدی اہمیت رکھتی ہے۔ سعودی عرب اس وقت ایک نازک مرحلے سے گزر رہا ہے، جہاں اسے حوثیوں کے مزید حملوں کو روکنے اور اپنے دفاع کو مضبوط بنانے کے ساتھ ساتھ یمن میں ایک وسیع اور طویل جنگ میں الجھنے سے بھی بچنا ہے۔

یورپی یونین روس پر 1600 نئی پابندیاں عائد کرے گی

کایا کالاس کی امریکہ سے ماسکو پر دباؤ بڑھانے کی اپیل

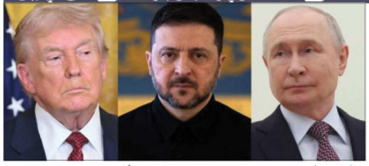

لگزمبرگ، 12 اکتوبر (یو این آئی) یورپی یونین روس کے فوجی و صنعتی شعبے اور مقبوضہ یوکرینی علاقوں میں انتخابات سے وابستہ افراد کو نشانہ بناتے ہوئے تقریباً 1,600 نئی پابندیوں کے اندراجات شامل کرے گی۔ یورپی یونین کی خارجہ پالیسی کی سربراہ کایا کالاس نے پیر کو یہ اعلان کرتے ہوئے امریکہ سے اپیل کی کہ وہ یوکرین جنگ ختم کرانے کے لیے ماسکو پر دباؤ بڑھائے۔ لگزمبرگ میں یورپی یونین کے وزرائے خارجہ کے اجلاس سے قبل کالاس نے کہا کہ یونین کا ماننا ہے کہ پابندیاں روس کی جنگ کے اخراجات پورے کرنے کی صلاحیت محدود کرنے کا مؤثر ذریعہ ہیں۔ انہوں نے واشنگٹن پر زور دیا کہ وہ اپنے اقدامات کو یورپی اتحادیوں کی پالیسی کے مطابق بنائے۔ کالاس نے کہا، ہم سمجھتے ہیں کہ روس پر دباؤ ڈالنے سے ہی نتائج حاصل کیے جا سکتے ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ جنگ روس نے شروع کی ہے اور اسے روکنے کے لیے ماسکو پر دباؤ ڈالنا چاہیے۔ مجوزہ پابندیوں کا ہدف روس کا فوجی و صنعتی شعبہ اور مقبوضہ یوکرینی علاقوں میں ہونے والے وہ انتخابات ہیں جنہیں کالاس نے فرضی قرار دیا۔ یورپی یونین تنازع جاری رکھنے کی روسی صلاحیت کم کرنے کی کوششوں کے تحت پابندیوں کا دائرہ مسلسل بڑھا رہی ہے۔ کالاس کے مطابق، یورپی یونین کی پابندیوں کے نتیجے میں روس کو ایک ٹریلین یورو سے محروم ہونا پڑا ہے اور یہ رقم جنگی اخراجات پر استعمال نہیں ہو سکی۔ انہوں نے کہا کہ روس کے نام نہاد شیڈو فلیٹ کے خلاف اقدامات بھی ماسکو کے لیے فوجی مہم کی مالی اعانت مشکل بنا رہے ہیں۔ انہوں نے اعتراف کیا کہ روس پابندیوں سے بچنے کے نئے طریقے تلاش کر رہا ہے، تاہم یورپی یونین بھی اس کے جواب میں اپنی حکمت عملی تبدیل کر رہی ہے۔ ان کے مطابق، یونین کی وزرائے خارجہ کونسل کے گزشتہ 10 اجلاسوں میں سے ہر ایک میں پابندیوں کی نئی فہرستوں پر اتفاق کیا گیا ہے۔ کالاس نے کہا کہ اگر امریکہ بھی اسی طرح کے اقدامات اختیار کرے تو یورپی یونین روس پر دباؤ مزید بڑھانے کی بہتر پوزیشن میں ہوگی۔ انہوں نے واشنگٹن سے روس کے خلاف گراہم بل منظور کرنے کی اپیل بھی کی۔ امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کی جانب سے یوکرین میں نئے انتخابات کرانے کے مطالبے پر کالاس نے کہا کہ آئینی دفعات کے تحت عموماً جنگ کے دوران انتخابات نہیں کرائے جاتے۔ ان کے مطابق، یوکرین کے صدر ولادیمیر زیلنسکی نے اشارہ دیا ہے کہ جنگ بندی ہونے کی صورت میں وہ جلد از جلد انتخابات کرانے کے لیے تیار ہیں۔ کالاس نے کہا، انتخابات کے دوران ملک کے اندر مختلف گروپوں کے درمیان مقابلہ ہوتا ہے، جبکہ حملے باہر سے کیے جا رہے ہیں۔ انہوں نے زور دیا کہ جنگ جاری رہنے تک قومی اتحاد برقرار رکھنا ضروری ہے۔ یورپی یونین کی خارجہ پالیسی کی سربراہ نے توانائی کے شعبے میں جنگ بندی کے برقرار رہنے پر بھی تشویش ظاہر کی۔ انہوں نے کہا کہ یونین نے ابھی تک روس کو اس جنگ بندی کی پابندی کرتے نہیں دیکھا۔ ان کے مطابق، جانی نقصان روکنے کے لیے جنگ بندی کا دائرہ توانائی کی تنصیبات سے آگے بڑھایا جانا چاہیے۔ کالاس نے کہا کہ موسم سرما سے قبل توانائی کی تنصیبات کا تحفظ خاص طور پر اہم ہے، تاہم حملوں کو روکنے کے لیے وسیع تر جنگ بندی ضروری ہوگی۔ مشرق وسطیٰ کے حوالے سے کالاس نے ہوائی اڈے پر حوثیوں کے بڑھتے ہوئے حملوں کی مذمت کی اور ہلاک ہونے والوں کے اہل خانہ سے تعزیت کا اظہار کیا۔ انہوں نے کہا کہ یورپی یونین باب المندب آبنائے کو کھلا رکھنے اور بحیرہ احمر میں تجارتی جہازوں کی محفوظ آمد و رفت یقینی بنانے کے لیے ایک بین الاقوامی فورس کے ساتھ مل کر اپنے بحری آپریشن ایسپائڈیز (ASPIDES) کو مضبوط بنانے کے امکانات پر غور کر رہی ہے۔ کالاس نے مزید بتایا کہ یورپی یونین لبنان میں شہری اور فوجی اجزا پر مشتمل ایک نئے مشن کے قیام کا فیصلہ بھی کرنے والی ہے۔

ٹرمپ کا روس یوکرین توانائی جنگ بندی پر اتفاق کا دعویٰ

زیلنسکی کی حمایت، روسی حملوں سے معاہدے پر سوالات برقرار

واشنگٹن، 12 اکتوبر (یو این آئی) امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ نے دعویٰ کیا ہے کہ روس اور یوکرین توانائی کے شعبے میں جنگ بندی پر متفق ہو گئے ہیں۔ یوکرین نے بھی اس اقدام کی حمایت کرنے کی بات کہی ہے، تاہم روس نے اب تک اس پر کوئی تبصرہ نہیں کیا ہے۔ بی بی سی کی رپورٹ کے مطابق، ٹرمپ نے زور دے کر کہا کہ جنگ بندی فوری طور پر نافذ ہوگی، لیکن اس کی تفصیلات نہیں بتائیں۔ یوکرین کے صدر ولادیمیر زیلنسکی نے ابتدا میں اس اعلان پر حیرت کا اظہار کیا، تاہم بعد میں کہا کہ اگر روس اس پر عمل کرتا ہے تو یوکرین بھی اس کی حمایت کرے گا۔ ٹرمپ کی سوشل میڈیا پوسٹ کے بعد زیلنسکی نے روس پر یوکرین کی توانائی تنصیبات پر حملے کرنے کا الزام بھی عائد کیا۔ ٹرمپ نے یوکرین سے روس کے تیل کے بنیادی ڈھانچے پر حملے روکنے کی اپیل کی ہے، تاکہ ماسکو امریکہ اور عالمی منڈی کو ڈیزل فراہم کرنے سے متعلق حالیہ معاہدے پر عمل کر سکے۔ اس کے برعکس، یوکرین کا کہنا ہے کہ روس کی جنگی آمدنی کم کرنے کے لیے ایسے حملے ضروری ہیں۔ روس سے درآمدات پر عائد پابندیوں میں عارضی نرمی سے متعلق ڈیزل معاہدے پر تنقید بڑھ رہی ہے۔ زیلنسکی نے اسے روسی صدر ولادیمیر پوتن کے لیے ایک تحفہ قرار دیا ہے۔ یورپی حکام اور بعض امریکی سیاست دانوں نے بھی اس معاہدے کی حمایت نہیں کی ہے، جن میں ٹرمپ کی ریپبلکن پارٹی کے بعض رہنما شامل ہیں۔ یہ معاہدہ امریکی وسط مدتی انتخابات سے قبل ملک میں ایندھن کی قیمتیں کم کرنے کی ٹرمپ کی تازہ کوشش کا حصہ ہے۔ وہ کئی ماہ سے ایران کے ساتھ جنگ کے سیاسی اثرات کا سامنا کر رہے ہیں، جس کے نتیجے میں دنیا بھر میں ایندھن، خصوصاً ڈیزل کی قیمتوں میں اضافہ ہوا ہے۔ ایندھن کی بڑھتی قیمتوں اور اس کے نتیجے میں اشیائے ضروریہ سمیت مختلف چیزوں کی مہنگائی نے امریکی عوام میں ٹرمپ کی مقبولیت کو متاثر کیا ہے۔ زیلنسکی نے کہا کہ انہیں توانائی کے شعبے میں کسی جنگ بندی کے نافذ ہونے کی اطلاع پہلی بار ملی ہے۔ اس کے بعد انہوں نے سوشل میڈیا پر لکھا کہ یوکرین کے حکام امریکہ اور روس کے درمیان ہونے والی بات چیت کے بارے میں واضح معلومات کے منتظر ہیں۔ انہوں نے کہا، ※※یوکرین روس کے توانائی کے شعبے پر حملے نہ کرنے کے لیے تیار ہے۔ ہمیں امید ہے کہ روس بھی ایسا ہی کرے گا اور امریکی صدر اس پر اتفاق کریں گے۔※※ برطانیہ کے وزیر اعظم اینڈی برنہم نے کہا کہ ان کا ملک توانائی کے شعبے میں فوری اور طویل مدتی جنگ بندی شروع کرنے کی ٹرمپ کی اپیل کی بھرپور حمایت کرتا ہے۔ فرانس، کینیڈا اور یورپی یونین نے بھی اس تجویز کی حمایت کی ہے۔ بعد ازاں زیلنسکی نے کہا کہ روس نے یوکرین کے ایک توانائی پلانٹ پر ڈرون حملہ کیا، جس سے بجلی کی فراہمی متاثر ہوئی۔ اس کے بعد شمال مشرقی علاقے خارکیف میں توانائی کی تنصیبات کو بھی نشانہ بنایا گیا۔ انہوں نے کہا، ※※یہ سب کچھ اس وقت ہوا جب امریکی صدر نے توانائی کے شعبے میں جنگ بندی کے بارے میں بیان دیا تھا۔※※ دوسری جانب، روس کا کہنا ہے کہ اس نے جن اہداف کو نشانہ بنایا، وہ یوکرین کی فوجی کارروائیوں میں معاونت کر رہے تھے، اس لیے ان پر درست نشانے کے ساتھ حملے کیے گئے۔ زیلنسکی نے روس کے اندرونی علاقوں میں یوکرین کے حملوں کو ماسکو کی جنگی اخراجات پورے کرنے کی صلاحیت کم کرنے کی کوشش قرار دیا ہے۔

یمن میں حوثیوں کے خلاف جائنٹس بریگیڈز کی بڑی پیش قدمی

باب المندب کے قریب اہم شاہراہ منقطع کرنے کا دعویٰ

دوحہ، 12 اکتوبر (یو این آئی) یمن کی جنوبی جائنٹس بریگیڈز حوثی باغیوں کے خلاف جاری فوجی کارروائیوں میں ایک اہم طاقت بن کر ابھری ہیں۔ پانچ اکتوبر کو سابق جنوبی عبوری کونسل (ایس ٹی سی) سے وابستہ گروپوں، جن میں طاقتور جائنٹس بریگیڈز بھی شامل ہیں اور بین الاقوامی سطح پر تسلیم شدہ یمنی حکومت کی فوج نے آبنائے باب المندب کے قریب حوثیوں کے خلاف بڑا حملہ شروع کیا تھا۔ یہ کارروائی ملک گیر فوجی مہم کا حصہ ہے، جس کا مقصد مسلح گروپ حوثیوں، جنہیں انصار اللہ بھی کہا جاتا ہے، کو ان کے زیر قبضہ علاقوں سے باہر نکالنا ہے۔ ان علاقوں میں اہم ساحلی خطہ بھی شامل ہے، جس پر ایران سے وابستہ اس گروپ نے ستمبر میں قبضہ کیا تھا۔ پیر کی دوپہر تک، جائنٹس بریگیڈز کی قیادت میں حکومت نواز فورسز نے بحیرۂ احمر کے ساحلی شہر موخا کو آبنائے باب المندب سے ملانے والی مرکزی سڑک منقطع کرنے کا دعویٰ کیا۔ باب المندب توانائی کی عالمی ترسیل کے لیے ایک اہم بحری گزرگاہ ہے۔ اس پیش رفت کو حوثیوں کے مخالفین کی کئی برسوں میں پہلی بڑی فوجی کامیابیوں میں سے ایک قرار دیا جا رہا ہے۔ یہ کارروائی یمن کی صدارتی قیادت کونسل (پی ایل سی) کے سربراہ رشاد العلیمی کی جانب سے ایران کی حمایت یافتہ حوثی تحریک کے خلاف بڑے حملے کے اعلان کے بعد شروع ہوئی۔ اس نے یہ بھی ظاہر کیا کہ مختلف سیاسی مقاصد رکھنے والی حوثی مخالف قوتیں مشترکہ کارروائی کے ذریعے مؤثر پیش رفت کر سکتی ہیں۔ اس اتحاد میں ایس ٹی سی سے وابستہ گروپ بھی شامل ہیں، جن میں سے بعض جنوبی یمن کی آزادی اور علیحدگی کے حامی ہیں، جبکہ دوسری جانب مرکزی حکومت کی حمایت کرنے والی قومی فوجی قوتیں موجود ہیں۔ جنوبی یمن میں جنوری کے دوران ان دھڑوں کے درمیان نمایاں تصادم ہوا تھا، جب سعودی عرب کے حمایت یافتہ یمنی حکومتی دستوں نے متحدہ عرب امارات کی حمایت یافتہ ایس ٹی سی کو شکست دی۔ اس کے بعد حوثیوں کے مخالف فوجی دھڑوں میں نسبتاً زیادہ مرکزیت پیدا ہوئی۔ حکومت کے حالیہ فوجی اتحاد کی قیادت کرنے والی اہم فورسز میں جائنٹس بریگیڈز شامل ہیں، جن کی جڑیں جنوبی علیحدگی پسند تحریک میں پیوست ہیں۔ اس فورس کی کمان عبدالرحمٰن ابوزرا المحرمی کے ہاتھ میں ہے، جو سلفی نظریات کے حامل ہیں اور شمالی گورنری صعدہ کے سخت گیر مذہبی مدرسے دماج میں تعلیم حاصل کر چکے ہیں۔ جائنٹس بریگیڈز بنیادی طور پر سلفی جنگجوؤں پر مشتمل تھیں اور 2015 کی پہلی ششماہی میں جنوبی شہر عدن میں حوثیوں کے خلاف لڑائی کے دوران تشکیل پائیں۔ جنگ کے دوران یہ یمن کی طاقتور ترین فوجی قوتوں میں شمار ہونے لگی ہیں۔ خیال کیا جاتا ہے کہ متحدہ عرب امارات نے ان جنگجوؤں کو اسلحہ فراہم کیا، تربیت دی اور مالی مدد کی۔ 2017 میں یہ بریگیڈز اس وقت نمایاں ہوئیں، جب انہوں نے مغربی یمن کے وسیع ساحلی علاقوں کو حوثیوں کے قبضے سے آزاد کرانے کے لیے کارروائی کی۔ تاہم، اقوام متحدہ کی ثالثی میں دسمبر 2018 میں اسٹاک ہوم معاہدہ ہونے کے بعد بحیرۂ احمر کے ساحلی شہر حدیدہ کے مضافات میں ان کی پیش قدمی رک گئی۔ جنوری 2022 میں جائنٹس بریگیڈز نے حوثیوں کے خلاف ایک اور بڑی کامیابی حاصل کرتے ہوئے جنوبی گورنری شبوا کے تین اضلاع پر قبضہ کیا اور پڑوسی صوبے مآرب کی جانب پیش قدمی کی۔ تاہم، 17 جنوری 2022 کو حوثیوں کی جانب سے ابوظہبی پر حملے کے بعد ان کی کارروائی رک گئی۔

ستمبر 2014 میں حوثیوں کے دارالحکومت صنعاء پر قبضے سے شروع ہونے والی جنگ سے قبل المحرمی کا کوئی معروف فوجی پس منظر نہیں تھا۔ ان کی فورس نے حوثی مخالف گروپوں کے درمیان باہمی لڑائی سے عموماً خود کو دور رکھا ہے۔ اپریل 2022 میں المحرمی یمن کی آٹھ رکنی صدارتی قیادت کونسل میں شامل ہوئے۔ اسی عرصے میں ان کی فورس نے جنوبی جائنٹس بریگیڈز کا نام اختیار کیا، جو اس کی بڑھتی ہوئی جنوبی سیاسی شناخت کی علامت تھا۔ بعد ازاں اس فورس نے ایس ٹی سی میں شمولیت اختیار کر لی، جس سے جنوبی علیحدگی پسند تحریک کے ساتھ اس کے تعلقات مزید مضبوط ہوئے۔ جنوری میں یمنی حکومت کی فوجی کارروائی کے نتیجے میں ایس ٹی سی کی قوت کمزور پڑنے کے بعد المحرمی ریاض چلے گئے اور جنوبی فوجی قوتوں کو متحد کرنے کے سعودی قیادت والے اقدام کی حمایت کا اظہار کیا۔ حوثیوں کے خلاف جنگ میں جائنٹس بریگیڈز کی شمولیت کو اب ان کی سیاسی وفاداری کے امتحان کے طور پر دیکھا جا رہا ہے۔ بعض مبصرین کا خیال ہے کہ یہ بنیادی طور پر جنوبی علیحدگی پسند فورس ہے، جبکہ دوسرے تجزیہ کاروں کے مطابق حدیدہ تک اس کی سابقہ پیش قدمی ظاہر کرتی ہے کہ اس کا ایجنڈا صرف علیحدگی تک محدود نہیں۔ جنوبی علیحدگی پسندوں کے ناقد اور عدن کے اخبار عدن الغد※ کے مدیر فتحی بن لزرق کا خیال ہے کہ جائنٹس بریگیڈز یمن کے کسی بھی حصے میں حوثیوں کے خلاف لڑنے کے لیے تیار ہیں۔

پاکستان میں پی ٹی آئی رہنماؤں کی گرفتاریاں تیز، خیبر پختونخوا میں ایمرجنسی

صوبائی حکومت معطل، 270 سے زائد کارکن حراست میں

اسلام آباد، 12 اکتوبر (یو این آئی) پاکستان میں سابق وزیر اعظم عمران خان کی جماعت پاکستان تحریک انصاف (پی ٹی آئی) کے رہنماؤں اور کارکنوں کی گرفتاریاں جاری ہیں۔ صدر آصف علی زرداری کی جانب سے شمال مغربی صوبے خیبر پختونخوا میں ایمرجنسی نافذ کر کے صوبائی حکومت معطل کیے جانے کے ایک روز بعد سیاسی کارروائیوں میں مزید شدت آ گئی ہے۔ پاکستانی اخبار کی رپورٹ کے مطابق، پی ٹی آئی نے ایمرجنسی کے نفاذ کو غیر آئینی اور جماعت کو نشانہ بنانے کی کارروائی قرار دیتے ہوئے الزام لگایا ہے کہ وفاقی حکومت عمران خان کی رہائی اور طبی علاج کا مطالبہ کرنے کے لیے ان کے حامیوں کو اسلام آباد کی جانب مارچ کرنے سے روکنا چاہتی ہے۔ ایکسپریس ٹریبیون کی رپورٹ کے مطابق، پی ٹی آئی ایمرجنسی کے نفاذ اور صوبائی حکومت کی معطلی کو عدالت میں چیلنج کرنے پر غور کر رہی ہے۔ اس سلسلے میں پشاور ہائی کورٹ اور دیگر اعلیٰ آئینی فورمز سے رجوع کرنے کے امکانات زیر غور ہیں۔ اطلاعات کے مطابق، اتوار کو ایمرجنسی کے اعلان کے بعد سے صوبے میں عمران خان کی جماعت کے 270 سے زائد ارکان کو حراست میں لیا جا چکا ہے۔ وزیر داخلہ طلال چوہدری نے تصدیق کی ہے کہ وزیر اعلیٰ سہیل آفریدی اور ان کی کابینہ کے بعض ارکان کو احتیاطی حراست میں لیا گیا ہے۔ اس اقدام کے بعد عمران خان کے سیاسی گڑھ سمجھے جانے والے خیبر پختونخوا کا انتظام براہ راست شہباز شریف کی قیادت والی وفاقی حکومت کے کنٹرول میں آ گیا ہے، جس سے پی ٹی آئی اور حکومت کے درمیان کشیدگی مزید بڑھ گئی ہے۔ اکتوبر کے اوائل سے خیبر پختونخوا میں ہزاروں افراد عمران خان کی رہائی اور افغان سرحد کے قریب فوجی کارروائیوں کے خلاف احتجاج کر رہے ہیں۔ حکومت کا کہنا ہے کہ صوبے میں شدت پسندی میں اضافہ ہوا ہے اور صوبائی انتظامیہ دہشت گردی پر قابو پانے میں ناکام رہی ہے۔ وزیر اعلیٰ سہیل آفریدی عمران خان کی حمایت اور فوجی کارروائیوں کے خلاف مارچ کی قیادت کر رہے تھے۔ ایمرجنسی کا نفاذ عمران خان کے حامیوں کے اسلام آباد کی جانب مجوزہ مارچ سے قبل کیا گیا ہے۔ پی ٹی آئی نے حکومت کے جواز کو مسترد کرتے ہوئے الزام لگایا ہے کہ اس اقدام کا مقصد احتجاج روکنا اور صوبے میں جماعت کی سیاسی گرفت کمزور کرنا ہے۔ وزیر داخلہ چوہدری نے کہا کہ جن افراد کے خلاف مقدمات درج ہیں، ان پر الزامات عائد کر کے مقدمات چلائے جائیں گے، جبکہ دیگر افراد کو رہا کر دیا جائے گا۔ سہیل آفریدی کو ابتدا میں ان کی سرکاری رہائش گاہ پر حفاظتی تحویل میں رکھا گیا، جس کے بعد انہیں نامعلوم مقام پر منتقل کر دیا گیا۔ پی ٹی آئی کے ترجمان ذوالفقار بخاری نے صوبائی حکومت کی معطلی کو بالواسطہ بغاوت قرار دیتے ہوئے کہا کہ اس سے جمہوریت مزید کمزور ہوئی ہے۔ ایمرجنسی کے اعلان سے قبل صوبے میں کئی روز تک احتجاج جاری رہا تھا اور عمران خان کے ہزاروں حامی دارالحکومت کی جانب مارچ کے لیے متحرک تھے۔ حکام نے ممکنہ مظاہروں کو روکنے کے لیے پہلے ہی اضافی سیکورٹی اہلکار تعینات کر دیے تھے اور اہم راستوں پر کنٹینر کھڑے کر دیے تھے۔

عراقی لڑاکا طیاروں نے مشرقی صوبے میں داعش کے ایک ٹھکانے کو تباہ کر دیا: رپورٹ

بغداد، 12 اکتوبر (یو این آئی) عراقی سیکورٹی حکام کا کہنا ہے کہ ایف-16 لڑاکا طیاروں نے مشرقی صوبہ دیالی میں داعش کے زیرِ استعمال ایک ٹھکانے کو تباہ کرنے کے لیے دو فضائی حملے کیے ہیں۔ عراق کے سیکورٹی میڈیا سیل کے ایک بیان کے مطابق یہ حملے نارِن علاقے میں داعش کو نشانہ بنا کر کیے گئے۔ یہ آپریشن، فوجی خفیہ ڈائریکٹوریٹ کی فراہم کردہ خفیہ معلومات کی بنیاد پر کیا گیا اور فوج کے فضائی جاسوسی و نگرانی مرکز کے ساتھ مربوط تھا۔ سیکورٹی میڈیا سیل نے کہا کہ یہ ٹھکانا مکمل طور پر تباہ کر دیا گیا، مگر جانی نقصان کے بارے میں کوئی تفصیل نہیں بتائی۔ یہ بھی بتایا کہ مزید معلومات بعد میں جاری کی جائیں گی۔ یہ حملے امریکی قیادت کے حامل اتحاد کے عراق میں داعش کے خلاف مشن کے باضابطہ خاتمے کے دو ہفتوں سے بھی کم عرصہ بعد کیے گئے؛ یہ مشن آغاز کے بعد تقریباً 12 سال تک جاری رہا۔ عراق نے دسمبر 2017 میں داعش کے خلاف فتح کا اعلان کیا تھا جب اس نے گروپ کے زیرِ کنٹرول تمام علاقے واپس حاصل کر لیے تھے، اگرچہ عراقی افواج اب بھی اس کے باقی ماندہ عناصر کے خلاف کارروائیاں کرتی رہی ہیں۔

معاشی علوم کا نوبل انعام رابرٹ ہال، مائیکل ووڈفورڈ کے نام

معیشت میں اتار چڑھاؤ روکنے کی پالیسیوں پر تحقیق کا اعتراف

اسٹاک ہوم، 12 اکتوبر (یو این آئی) سال 2026 کا نوبل انعام برائے معاشی علوم امریکی ماہرینِ معاشیات رابرٹ ہال اور مائیکل ووڈفورڈ کو معیشت میں اتار چڑھاؤ کو مستحکم کرنے کے لیے مالیاتی اور مانیٹری پالیسیوں کے مؤثر استعمال سے متعلق تحقیق پر دیا گیا ہے۔ رائل سویڈش اکیڈمی آف سائنسز نے پیر کو انعام یافتگان کے ناموں کا اعلان کیا۔ یہ اعزاز، جس کا باضابطہ نام الفریڈ نوبل کی یاد میں سویڈش رکس بینک انعام برائے معاشی علوم ہے، اس سال دیا جانے والا آخری نوبل انعام ہے۔ دونوں ماہرین نے ایسے نئے میکرو اکنامک ماڈل تیار کیے جن سے معیشت میں نقصان دہ اتار چڑھاؤ کو کم کرنے اور استحکام کی مؤثر پالیسیاں مرتب کرنے میں مدد ملتی ہے۔ معاشی علوم کے نوبل انعام کی کمیٹی کے چیئرمین جان ہاسلر نے ایک بیان میں کہا کہ دونوں ماہرین کے کام نے ایسے ماڈلوں کے لیے مضبوط نظریاتی بنیاد فراہم کی ہے جو اب دنیا بھر کے مرکزی بینک اور حکومتیں استعمال کر رہی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ان ماڈلوں کی مدد سے توانائی کے بحران یا گھریلو صارفین کے اخراجات میں اچانک تبدیلی جیسے معاشی جھٹکوں سے نمٹنے کی صلاحیت بہتر ہوئی ہے۔ اکیڈمی کے مطابق، 1970 کی دہائی کے تیل کے بحرانوں کے دوران کساد بازاری اور معاشی اتار چڑھاؤ سے نمٹنے کے لیے استعمال ہونے والے روایتی کینزی ماڈل مؤثر ثابت نہیں ہو رہے تھے۔ اس صورت حال میں ہال اور ووڈفورڈ نے ایسے نئے طریقے وضع کیے جن سے یہ سمجھنے میں مدد ملی کہ کون سے پالیسی اقدامات زیادہ مؤثر ہو سکتے ہیں۔ اکیڈمی نے کہا کہ دونوں ماہرین نے افراطِ زر، پیداوار اور کھپت جیسے میکرو اکنامک عوامل کے درمیان محض شماریاتی تعلقات پر ماڈل بنانے کے بجائے انہیں مائیکرو اکنامک بنیادوں پر استوار کیا۔ اس طریقۂ کار میں یہ سمجھنا شامل ہے کہ انفرادی گھرانوں اور کاروباری اداروں کے فیصلے مجموعی معیشت پر کس طرح اثر انداز ہوتے ہیں۔ معاشی علوم کا نوبل انعام پہلی بار 1969 میں دیا گیا تھا۔ یہ الفریڈ نوبل کی 1895 کی وصیت میں شامل پانچ اصل نوبل انعامات کا حصہ نہیں، بلکہ سویڈن کے مرکزی بینک نے اسے قائم کیا تھا۔ اس انعام کے بیشتر سابقہ یافتگان کا تعلق امریکہ سے رہا ہے۔ اب تک صرف تین خواتین یہ اعزاز حاصل کر سکی ہیں۔ ان میں تازہ ترین نام کلاڈیا گولڈن کا ہے، جنہیں 2023 میں امریکہ میں وقت کے ساتھ اجرتوں اور روزگار پر صنفی فرق کے اثرات سے متعلق تحقیق پر انعام دیا گیا تھا۔ گزشتہ سال یہ انعام جوئل موکیر، فلپ ایگیون اور پیٹر ہووٹ کو تخلیقی انہدام※ اور نئی ٹیکنالوجی و پیداواری طریقوں کے ذریعے معاشی ترقی اور معیارِ زندگی میں بہتری کے مطالعے پر دیا گیا تھا۔ دیگر نوبل انعامات کی طرح معاشی علوم کے انعام میں بھی اعزازی سند، طلائی تمغہ اور 12 لاکھ ڈالر کی رقم شامل ہے۔ طب، طبیعیات، کیمیا، ادب اور امن کے نوبل انعامات کا اعلان گزشتہ ہفتے کیا گیا تھا۔ انعام یافتگان میں جنوبی افریقہ کی قانون دان نوی پلے اور کینیڈا کی مصنفہ این کارسن بھی شامل ہیں۔

مرمت کے انتظار میں تاریخی کربلا دیانت الدولہ کا مینار زمیں دوز

سنہ 52-1851 میں ہوئی تھی کربلا دیانت الدولہ کی تعمیر

محکمہ آثار قدیمہ کی لاپروائی پر عوام میں ناراضگی ★- 2017 سے 2025 تک مسلسل محکمہ آثار قدیمہ کو خطوط بھیجے گئے

لکھنؤ۔ پرانے شہر کے سعادت گنج کے نورباڑی واقع تاریخی کربلا دیانت الدولہ کا تاریخی مینار کربلا احاطے میں گر گیا، جو کافی عرصے پہلے ٹیڑھا (جھک) گیا تھا۔ مینار گرنے کی خبر پھیلتے ہی علما اور عوام کے لوگ وہاں دیکھنے آنے لگے۔ مقامی لوگ مینار گرنے میں محکمہ آثار قدیمہ کی لاپروائی بتا رہے ہیں، جس سے عوام میں زبردست ناراضگی دیکھی گئی۔ غنیمت رہی کہ واقعے کے وقت آس پاس کوئی راہ گیر یا مقامی شہری موجود نہیں تھا، ورنہ یہ حادثہ کئی زندگیوں پر بھاری پڑ سکتا تھا۔ مقامی لوگوں نے متعلقہ محکموں کی کارکردگی پر سوال اٹھاتے ہوئے ذمہ داروں کے خلاف کارروائی کا مطالبہ کیا۔ لوگوں کا کہنا ہے کہ شکایات کے باوجود کارروائی نہ ہونے کے الزام سے وقف بورڈ اور محکمہ آثار قدیمہ کی جواب دہی پر سخت سوال اٹھ رہے ہیں۔ مقامی لوگوں کے مطابق مینار کی حالت طویل عرصے سے خراب تھی۔ لوگوں کا کہنا ہے کہ اس کی حالت کے حوالے سے کئی بار متعلقہ افسران اور محکموں تک شکایات پہنچائی گئی تھیں۔ الزام ہے کہ معائنہ اور تصاویر لینے کی کارروائی تو ہوئی، لیکن مرمت کے نام پر کوئی ٹھوس قدم نہیں اٹھایا گیا۔

مولانا سیف عباس نے محکمہ کے مبینہ دوہرے طریقہ کار پر بھی ناراضگی ظاہر کی۔ ان کا کہنا ہے کہ عام شہریوں کے مکانات میں تعمیر سے متعلق معاملات میں محکمہ کی مداخلت تیزی سے نظر آتی ہے، لیکن جب تاریخی ورثے کے تحفظ اور عوامی سلامتی کا سوال سامنے آیا تو مطلوبہ مستعدی نہیں دکھائی گئی۔

شیعہ حسینی فنڈ کے جنرل سکریٹری حسن مہدی جھبو نے بھی جلد از جلد نیا مینار بنوانے کا مطالبہ کیا۔ وہیں محکمہ آثار قدیمہ کے پہنچے افسر نے جلد از جلد اسی طرح کا مینار بنوانے کی یقین دہانی کرائی ہے۔ وہیں شیعہ یوتھ فیڈریشن کے جنرل سکریٹری قاسم حسین نے بتایا کہ 2024 میں بھی اس مینار کی مرمت کروانے کے لیے محکمہ آثار قدیمہ سے مطالبہ کیا تھا، مگر کوئی شنوائی نہیں ہوئی، نتیجہ یہ نکلا کہ آج یہ مینار گر ہی گیا۔ کربلا کے قریب رہنے والے کامران حیدر نے بتایا کہ 2017 سے 2025 تک مسلسل محکمہ آثار قدیمہ کو خطوط بھیجے گئے، لیکن کوئی کارروائی نہیں ہوئی۔ اس پورے معاملے میں کربلا احاطے کے انتظام کی ذمہ داری کو لے کر بھی سوال اٹھ رہے ہیں۔ مقامی لوگوں نے متولی قمر الحسن کے کردار پر سوالیہ نشان لگاتے ہوئے الزام لگایا کہ احاطے کی دیکھ بھال اور مینار کی خراب حالت کے باوجود وقت رہتے ضروری اقدامات نہیں کیے گئے۔ جبکہ قمر الحسن کا کہنا ہے کہ اس واقعے سے پہلے محکمہ آثار قدیمہ کو کئی خطوط دیے گئے ہیں اور وہ خود کربلا کی ٹیم کے ساتھ گئے اور محکمہ آثار قدیمہ کے افسران کو بھی آگاہ کیا، لیکن کوئی کارروائی نہیں ہوئی، لہٰذا آج یہ مینار گر گیا۔ مذہبی مقامات اور تاریخی املاک کی حفاظت کو صرف کاغذی کارروائیوں تک محدود نہیں رکھا جا سکتا۔ مینار گرنے کی اطلاع ملتے ہی علاقائی پارشد لائق آغا موقع پر پہنچے۔ انہوں نے ملبے کا معائنہ کیا اور مقامی لوگوں سے بات چیت کی اور اعلیٰ افسران سے فون پر بات کر کے واقعے کی جانچ کرانے اور ذمہ دار لوگوں کے خلاف کارروائی کا مطالبہ کیا۔ انہوں نے یہ بھی مطالبہ کیا کہ ملبے کو محفوظ طریقے سے ہٹایا جائے، آس پاس کے علاقے کا تکنیکی معائنہ کرایا جائے اور کسی دوسرے حصے کے غیر محفوظ ہونے کے خدشے کو دور کیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ اگر علاقے کی سلامتی یقینی نہیں کی گئی اور معاملے میں مؤثر کارروائی نہیں ہوئی تو مقامی لوگوں کے ساتھ احتجاج کیا جائے گا۔

کربلا دیانت الدولہ کی تعمیر سنہ 52-1851 (ہجری 1268) میں ہوئی تھی۔ تاریخ دانوں کے مطابق یہ تاریخی عمارت 1857 کی بغاوت سے ٹھیک 5 سال پہلے بن کر تیار ہو گئی تھی۔ اس کی تعمیر اودھ کے آخری نواب واجد علی شاہ کے خاص خواجہ سرا (کنٹو) محمد حسین علی خان نے کرائی تھی، جنہیں 'دیانت الدولہ' کا خطاب ملا تھا۔ یہ کربلا عراق میں واقع پیغمبر محمد (ص) کے نواسے امام حسین (ع) کے روضے کی ہو بہو نقل ہے۔ ہندوستانی محکمہ آثار قدیمہ (ASI) میں درج یہ عمارت آج بھی لکھنؤ میں شیعہ برادری کے لیے محرم، عزاداری اور دیگر اہم مذہبی امور کا مرکز ہے۔

کربلا دیانت الدولہ کے مینار کی ازسر نو تعمیر کے لیے شیعہ سینٹرل وقف بورڈ نے محکمہ آثار قدیمہ ہند کو خط لکھا

لکھنؤ۔ اتر پردیش شیعہ سینٹرل وقف بورڈ نے سعادت گنج واقع وقف کربلا دیانت الدولہ بہادر کے خستہ حال ہو کر گرے مینار اور احاطے کے دیگر متاثرہ حصوں کی سلامتی کے تعلق سے گہری تشویش ظاہر کی ہے۔ اس سلسلے میں بورڈ کے چیف ایگزیکیٹو افسر ذیشان رضوی نے پیر کے روز محکمہ آثار قدیمہ ہند، نئی دہلی کے ڈائریکٹر جنرل کو خط بھیج کر فوری ضروری کارروائی کرنے کی درخواست کی ہے۔ خط میں بتایا گیا ہے کہ مذکورہ کربلا اتر پردیش شیعہ سینٹرل وقف بورڈ میں رجسٹرڈ ہے اور محکمہ آثار قدیمہ ہند کے تحت محفوظ یادگار ہے۔ بورڈ کے علم میں آیا ہے کہ کربلا کا مینار گر گیا ہے۔ اس صورت حال کو لے کر شیعہ برادری میں بھی گہری تشویش پائی جا رہی ہے۔ بورڈ نے محکمہ آثار قدیمہ ہند سے مطالبہ کیا ہے کہ کربلا کے مینار کی ازسر نو تعمیر اور دیگر متاثرہ حصوں کی مرمت و حفاظت کے لیے فوری طور پر ضروری اقدامات کیے جائیں، تاکہ کسی ممکنہ حادثے کو روکا جا سکے اور اس تاریخی و مذہبی اہمیت کی حامل محفوظ یادگار کو محفوظ رکھا جا سکے۔ اس سلسلے میں متعلقہ افسران کو موقع پر بھیج کر موقع کی جانچ (مقامی معائنہ) کرائے جانے کی ضرورت پر بھی زور دیا گیا ہے، تاکہ حقیقی صورت حال کا جائزہ لیا جا سکے، نقصان کی سنگینی کا اندازہ لگایا جا سکے اور حفاظت و مرمت کے لیے ضروری کارروائی یقینی بنائی جا سکے۔ بورڈ کی جانب سے متعلقہ افسران سے توقع ظاہر کی گئی ہے کہ معاملے کی سنگینی کو دیکھتے ہوئے بغیر کسی تاخیر کے مقام کا معائنہ کرا کر مناسب کارروائی کی جائے اور کی گئی کارروائی سے بورڈ کو بھی آگاہ کرایا جائے۔

اویسی کا یوگی اور اکھلیش کو کھلا چیلنج، سنبھل اور گورکھپور سے انتخاب لڑنے کی دی دعوت

اعظم گڑھ: 12 اکتوبر (پی این ایس) آل انڈیا مجلس اتحاد المسلمین (اے آئی ایم آئی ایم) کے صدر اسدالدین اویسی نے اعظم گڑھ کے اموڑا میں ایک عوامی جلسے سے خطاب کیا۔ اس دوران اویسی نے ایک تیر سے دو نشانے لگائے۔ ایودھیا سے الیکشن لڑنے کے حوالے سے سی ایم یوگی اور اکھلیش یادو کے بیچ جاری بیان بازی کے بیچ اویسی نے دونوں لیڈروں کو کھلا چیلنج دے دیا۔ اویسی نے کہا کہ ”سی ایم یوگی آپ سنبھل آئیں، اور اکھلیش گورکھپور جائیں، مجلس دونوں جگہوں سے آپ کو الیکشن ہرائے گی“۔ اسدالدین اویسی نے سماج وادی پارٹی کے سربراہ اکھلیش یادو پر نشانہ سادھتے ہوئے کہا کہ نوجوانوں کو اپنی جوانی اپنے والدین کے نام قربان کرنی چاہیے، نہ کہ کسی سیاسی رہنما کے نام۔ انہوں نے الزام لگایا کہ اکھلیش یادو نے اقتدار تک پہنچنے کے لیے مسلمانوں کا استعمال کیا، لیکن انہیں برابری کے حقوق نہیں دیے۔ اویسی نے اپنے خطاب کے ذریعے لوگوں سے سیاسی طور پر بیدار ہونے اور اپنی قیادت خود آگے بڑھانے کی اپیل کی۔ انہوں نے کہا کہ لوگوں کو اپنے حقوق کے لیے خود آواز اٹھانی ہوگی۔ اسی کے ساتھ انہوں نے تقریر میں بی جے پی کی مبینہ مدد کرنے اور مسلمانوں کی آواز اٹھانے سے متعلق اپنے مخالفین کی طرف سے اٹھنے والے سوالوں کا بھی جواب دیا۔ دہلی کے جنتر منتر پر ہوئے احتجاج کا ذکر کرتے ہوئے اے آئی ایم آئی ایم صدر نے کہا کہ اس قسم کی کارروائیوں سے مظاہرین کے حوصلے نہیں ٹوٹیں گے۔ ان کا اشارہ دہلی میں مظاہرین کے خلاف پولیس کے کریک ڈاؤن کی طرف تھا۔ اموڑا کے عوامی جلسے میں اویسی نے آئندہ اسمبلی انتخابات، مسلم معاشرے کے حقوق، نوجوانوں کی سیاسی شراکت داری اور اپوزیشن پارٹیوں کے کردار جیسے مسائل پر کھل کر بات کی۔ ان کے خطاب کے مرکز میں سماجوادی پارٹی اور اکھلیش یادو پر نشانہ سرفہرست رہا۔

کاؤ ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کی توسیع کے لیے 5 کروڑ روپے کی رقم منظور

لکھنؤ: 12 اکتوبر۔ اتر پردیش حکومت نے اتر پردیش پنڈت دین دیال اپادھیائے ویٹرنری سائنس یونیورسٹی اور کاؤ ریسرچ انسٹی ٹیوٹ، متھرا کے گوتم ہاسٹل کی توسیع کے لیے 5 کروڑ کی رقم کو منظوری دی ہے۔ اس سلسلے میں محکمہ اینمل ہسبنڈری کی جانب سے ایک سرکاری حکم نامہ جاری کیا گیا ہے۔ سرکاری حکمنامہ میں پنڈت دین دیال اپادھیائے ویٹرنری سائنس یونیورسٹی، متھرا کے وائس چانسلر کو ہدایت کی گئی ہے، منظور شدہ فنڈ کو واپس نہ لے اور انہیں بینک یا پوسٹ آفس میں جمع نہ کرے۔

سماج وادی حکومت ضروری اشیا کی قیمتیں مقرر کرے گی

اکھلیش یادو کا مہنگائی اور معاشی نابرابری پر نشانہ ☆ سماج وادی پارٹی نے ڈاکٹر رام منوہر لوہیا کی برسی عقیدت و احترام سے منائی

لکھنؤ۔ سماج وادی پارٹی کے ریاستی دفتر سمیت ریاست کے تمام اضلاع میں سماج وادی مفکر ڈاکٹر رام منوہر لوہیا کی برسی عقیدت و احترام کے ساتھ منائی گئی۔ لکھنؤ میں مرکزی پروگرام گومتی نگر واقع ڈاکٹر رام منوہر لوہیا پارک میں منعقد ہوا۔ سماج وادی پارٹی کے قومی صدر اور سابق وزیر اعلیٰ اکھلیش یادو نے ڈاکٹر لوہیا پارک پہنچ کر ڈاکٹر رام منوہر لوہیا کے قد آدم مجسمے پر گل پوشی کر کے انہیں خراج عقیدت پیش کیا۔ اس موقع پر سماج وادی پارٹی کے قومی جنرل سکریٹری شری شیوپال سنگھ یادو، سابق کابینی وزیر شری راجندر چودھری، ریاستی صدر شری شیام لال پال، رکن پارلیمنٹ شری آر کے چودھری، رکن اسمبلی شری روی داس مہروترا، سابق ایم ایل سی ڈاکٹر مدھو گپتا، سماج وادی شکشک سبھا کے قومی صدر پروفیسر بی پانڈے سمیت دیگر رہنماؤں نے پھول چڑھا کر ڈاکٹر لوہیا کو خراج عقیدت پیش کیا۔ ڈاکٹر لوہیا کو خراج عقیدت پیش کرنے کے بعد شری اکھلیش یادو نے کہا کہ ڈاکٹر رام منوہر لوہیا نے پوری زندگی امتیاز اور ناانصافی کے خلاف لڑائی لڑی۔ وہ ہر طرح کے امتیاز اور اونچ نیچ کے احساس کے خلاف تھے۔ وہ مساوات اور خوشحالی چاہتے تھے۔ ڈاکٹر لوہیا نے سماج وادی اصول اور نظریہ دیا اور سپت کرانتی کا نعرہ دیا۔ سماج وادی پارٹی بابا صاحب ڈاکٹر امبیڈکر کے آئین، ڈاکٹر لوہیا کے سماج وادی نظریات اور نیتا جی ملائم سنگھ یادو کی جدوجہد کو ساتھ لے کر سماج وادی معاشرہ بنانے کے لیے کام کر رہی ہے۔ ہم سب مل کر بابا صاحب ڈاکٹر امبیڈکر، ڈاکٹر لوہیا اور نیتا جی کے خوابوں کو پورا کریں گے۔ خوشحالی اور مساوات لائیں گے۔ شری یادو نے کہا کہ آج ملک میں معاشی امتیاز عروج پر ہے۔ کچھ لوگ اتنے امیر ہیں کہ اس کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا، جبکہ بڑی تعداد میں لوگ اتنے غریب ہیں کہ انہیں اپنی ضرورت کی چیزیں بھی نہیں مل پاتی ہیں۔ نوکریاں اور روزگار نہیں ہیں۔ مہنگائی بڑھتی جا رہی ہے۔ اس وقت ملک میں سماج وادی معاشرے اور سماج وادی حکومت کی سب سے زیادہ ضرورت ہے۔ کبھی ڈاکٹر لوہیا نے قیمتیں مقرر کرنے کی پالیسی نافذ کرنے کا مطالبہ کیا تھا۔ ہم یقین دلاتے ہیں کہ سماج وادی حکومت بننے پر ضروری اشیا کو قیمتیں مقرر کرنے کی پالیسی کے دائرے میں لا کر مہنگائی روکنے کا کام کریں گے، تاکہ کوئی بھی ضرورت سے زیادہ منافع نہ کما سکے۔ نیتا جی نے ڈاکٹر لوہیا کے نام پر شاندار پارک بنایا۔ اس پارک میں معیاری شجرکاری کی گئی ہے۔ یہ پہلا پارک ہے جس میں کوئی درخت نہیں کاٹا گیا تھا۔ نئے نئے درخت لگائے گئے۔ اس موقع پر اودے ویر سنگھ، سابق ایم ایل سی ڈاکٹر راج پال کشیپ، سی ایل ورما، راج کمار مشرا، پردیپ جیسوال، کامران بیگ، دیویندر سنگھ جیتو، دیپک رنجن، اکھلیش باجپئی، عباس حیدر، پروفیسر بی پانڈے، ابھیشیک یادو، فاخر صدیقی، جے سنگھ جینت، انیس راجہ، ونیت کشواہا، شردسرن، ڈاکٹر فدا حسین انصاری، ڈاکٹر مدھو گپتا، میرا وردھن، فخر الحسن چاند، انیتا سپنل، سلیکھا سنگھ، نسرین فاطمہ، شہانہ، فرزانہ حیدر، انجلی مسیح، راجا بالا راوت، سید حذیفہ، صبیحہ سلطان، شہانہ، عشرت جہاں، دنیش یادو، انجنی پرکاش یادو، انوراگ یادو، انصرام علی، آشوتوش ترپاٹھی، رام ساگر یادو، وجے سنگھ، محمد ایباد، سشیل دیکشت، پردیپ کنوجیا، وجے بہادر یادو، یش ویر لودھی، وجے شنکر نٹ، جے پرکاش پانڈے، انیل یادو، ستیہ پانڈے، انیتا راکیش، پرشانت سنگھ، اتل دوبے، امرجیت یادو مہاراج گنج، ورون کمار کھٹک، ڈاکٹر اندرسین شاستری، سرویش یادو، اشفاق خان ایڈووکیٹ، پرتاپ سنگھ، اجے سنگھ، اشوک یادو دیو، پردیپ شرما، ڈاکٹر دیش دیپک بھارگو، پردیپ سنگھ پنو، نوید صدیقی، شیام کرشن گپتا، دیوی بخش سنگھ، ونود ساوتا، آلوک ترپاٹھی، عباس حیدر، سنیل راوت، رام نریش چورسیہ، پریتی تیواری، گجیندر مشرا گجو، ڈاکٹر گووند رام، اوم کانت، منموہن سنگھ، تریبھون سنگھ، اجے بھدوریا، وبھو سینی، ندیم قاسم، موہت پال، کملیش پردھان، ہمانشو سنگھ رشی، منوج سنگھ، انجینئر اروند یادو، اسحاق صدیقی، جے رام کنوجیا، امیش گپتا، چندر بھوشن یادو، ڈاکٹر اشوک گپتا، راجندر موریہ، شاکر انصاری، آشوتوش موریہ، لکھن سنگھ پال، دنیش چودھری، وجیندر پال، شیوم یادو، رشبھ گپتا، عالق خان پٹھان، رام موہن ورما، پنکج یادو، ڈنو یادو، اشتیاق احمد، نیر بسوانی، مہیش سنگھ لودھی، انکت یادو، ڈاکٹر مرغوب قریشی، رمیش سنگھ روی، نند کشور یادو، آر پی یادو، ابھجیت، ونود رنگیلا، روی یادو، یش وردھن، آدتیہ جوشی، راگھویندر یادو، سنتوش دھنکار، نریندر یادو، دارا سنگھ، شیوم یادو، ریحان، شیلیش یادو، سنتوش دھرکار، عبداللہ عزیز، پون یادو، آشوتوش موریہ، آیوش مہاتما، پرمود یادو، پرویش یادو، روہت شکلا عرف للو، منوج پال، امر سنگھ، آشیش پال، انوراگ پال، منیش یادو، نیرج یادو، گورو، انجینئر سنتوش یادو، اشونی تیواری، جاوید خان، ہمانشو تیواری، گورو، نیلم پانڈے، پوجا شکلا بھسین، مینا یادو، اوشاسین، انجلی سنگھ، پوجا بندیل کھنڈی، پریملتا یادو، سندھیا یادو، پریتی پال، ودیا یادو، نگار خان، جیوتی ورما، غزالہ، صالحہ خاتون، شوبھی جیسوال، شبیر احمد خان، اشتیاق علی، ابراہیم منصوری، صغیر خان، لال صاحب، مہیش لودھی، للن بھائی، شیوم گولو، سشیل یادو، تریبھج یادو، گووند یادو، آدتیہ راج، رافے بھائی، نسرین فاطمہ، انجلی مسیح، سچن یادو، ستیش راوت، شہناز، یش یادو، سفیان احمد، ارمان خاں، محمد عدنان، پرشانت یادو، ڈاکٹر پردیپ پانڈے، محبوب خان، شوبھم جیسوال، شمشاد، انیتا، پنکج بھارتی، سشیل چندر، دویک، سید حذیفہ وغیرہ شامل رہے۔ لکھنؤ وسطی حلقے سے رکن اسمبلی اور سابق وزیر شری روی داس مہروترا نے ڈاکٹر رام منوہر لوہیا انسٹی ٹیوٹ، گومتی نگر میں واقع ڈاکٹر رام منوہر لوہیا کے مجسمے پر گل پوشی کر کے خراج عقیدت پیش کیا۔ اس موقع پر لوہیا انسٹی ٹیوٹ کے ڈاکٹروں اور سماج وادی پارٹی کے کارکنوں نے بھی ڈاکٹر رام منوہر لوہیا کو خراج عقیدت پیش کیا۔

یوپی میں 481 کروڑ روپے کے دو صنعتی منصوبوں کو منظوری

باندا میں 310 ایکڑ اور گورکھپور میں 120 ایکڑ پر صنعتی کلسٹر و علاقہ تیار ہوگا، روزگار کے نئے مواقع پیدا ہونے کی امید

لکھنؤ۔ چیف سکریٹری شری ایس پی گوئل کی صدارت میں بھارت صنعتی ترقیاتی اسکیم (BHAVYA) کے تحت صنعتی منصوبوں کی تجاویز اور تفصیلی پروجیکٹ رپورٹس (ڈی پی آر) کی منظوری کے لیے تشکیل دی گئی ریاستی سطح کی کمیٹی کی میٹنگ منعقد ہوئی۔ میٹنگ میں اتر پردیش ایکسپریس ویز صنعتی ترقیاتی اتھارٹی (یوپیڈا) کی جانب سے تجویز کردہ انٹیگریٹڈ مینوفیکچرنگ اینڈ لاجسٹکس کلسٹر (آئی ایم ایل سی)، باندا (فیز-2) اور گورکھپور صنعتی ترقیاتی اتھارٹی (گیڈا) کی جانب سے تجویز کردہ دھوری پار انڈسٹریل ایریا منصوبے پر تفصیلی تبادلہ خیال کیا گیا۔ گفت و شنید کے بعد کمیٹی نے دونوں منصوبوں کی ڈی پی آر کو منظوری دیتے ہوئے ان کی تجاویز حکومت ہند کی قومی سطح کی آپریشنل کمیٹی سے منظوری حاصل کرنے کے لیے بھیجنے کی سفارش کی۔ چیف سکریٹری نے متعلقہ محکموں کے افسران کو ہدایت دی کہ ضروری قانونی منظوری مقررہ مدت کے اندر حاصل کی جائے اور متعلقہ محکموں و اداروں کے درمیان مؤثر تال میل یقینی بنایا جائے، تاکہ منصوبوں پر عمل درآمد کا عمل مقررہ وقت کے مطابق آگے بڑھایا جا سکے۔ میٹنگ میں بتایا گیا کہ بھارت صنعتی ترقیاتی اسکیم کے تحت گورکھپور کے دھوری پار میں 120 ایکڑ رقبے پر جدید صنعتی علاقہ تیار کیا جائے گا۔ اس منصوبے کی تخمینہ لاگت 35.102 کروڑ روپے ہے۔ منصوبے کے تحت صنعتی پلاٹ، فلیٹڈ فیکٹری، گوداموں اور مشترکہ سہولت مرکز جیسی سہولیات تیار کی جائیں گی۔ جدید صنعتی بنیادی ڈھانچے اور مشترکہ سہولیات کی ترقی سے علاقے میں صنعتوں کے قیام کو فروغ ملے گا اور صنعتی سرگرمیوں کی توسیع کے لیے سازگار ماحول تیار ہوگا۔ بھارت صنعتی ترقیاتی اسکیم کے تحت باندا میں 27.310 ایکڑ رقبے پر انٹیگریٹڈ مینوفیکچرنگ اینڈ لاجسٹکس کلسٹر (آئی ایم ایل سی) فیز-2 تیار کیا جائے گا۔ اس منصوبے کی تخمینہ لاگت 82.378 کروڑ روپے ہے۔ منصوبے میں صنعتی، لاجسٹکس، تجارتی، رہائشی اور سماجی بنیادی ڈھانچے کی ترقی کا انتظام کیا گیا ہے۔ منصوبے کے تحت پانی کی فراہمی کا نظام، سیوریج ٹریٹمنٹ پلانٹ (ایس ٹی پی)، کامن ایفلوئنٹ ٹریٹمنٹ پلانٹ (سی ای ٹی پی)، بجلی کا سب اسٹیشن اور دیگر ضروری بنیادی سہولیات تیار کی جائیں گی۔ ان سہولیات کی ترقی کے بعد صنعتوں کے قیام کے لیے تیار شدہ صنعتی پلاٹ دستیاب کرائے جائیں گے۔ دونوں منصوبے بھارت صنعتی ترقیاتی اسکیم کے تحت مقررہ شرائط پوری کرتے ہیں اور اس اسکیم کے تحت منظوری کے لیے تجویز کردہ ہیں۔ ان کی ترقی سے ریاست میں صنعتی بنیادی ڈھانچے کی توسیع کے ساتھ سرمایہ کاری کو راغب کرنے اور نئی صنعتوں کے قیام کے مواقع بڑھنے کی امید ہے۔ اس کے علاوہ ان منصوبوں سے مقامی نوجوانوں کے لیے براہ راست اور بالواسطہ روزگار کے مواقع پیدا ہونے، معاون صنعتوں کی ترقی اور تجارتی و لاجسٹکس سرگرمیوں میں تیزی آنے کا امکان ہے۔ جدید صنعتی سہولیات کی ترقی سے متعلقہ علاقوں میں معاشی سرگرمیوں کی توسیع کو بھی فروغ ملے گا۔ میٹنگ میں ایڈیشنل چیف سکریٹری، بنیادی ڈھانچہ و صنعتی ترقی شری آلوک کمار، سکریٹری بنیادی ڈھانچہ و صنعتی ترقی شری وجے کرن آنند، اے سی ای او یوپیڈا شری شیلیندر بھاٹیہ سمیت متعلقہ محکموں کے سینئر افسران موجود تھے۔ گورکھپور صنعتی ترقیاتی اتھارٹی (گیڈا) کے سی ای او شری وشال کمار ویڈیو کانفرنسنگ کے ذریعے میٹنگ میں شامل ہوئے۔

سی ایم ایس راجا جی پورم کیمپس-2 نے جیت لی اوور آل چیمپئن شپ ٹرافی

لکھنؤ: سٹی مانٹیسری اسکول (سی ایم ایس)، راجا جی پورم کیمپس-2 نے سیٹھ ایم آر جے پوریا (جے ایس بی سی) کراٹے چیمپئن شپ میں شاندار کارکردگی کا مظاہرہ کرتے ہوئے نو گولڈ، سات سلور اور دو برانز سمیت 18 تمغے جیت کر اوور آل چیمپئن شپ ٹرافی اپنے نام کر لی۔ سیٹھ ایم آر جے پوریا اسکول، بنسل کیمپس، سیتاپور روڈ پر منعقدہ اس چیمپئن شپ میں 15 اسکولوں کے لگ بھگ 200 کھلاڑیوں نے حصہ لیا اور اپنی صلاحیت، نظم و ضبط اور کھیل کے جوہر کا بہترین مظاہرہ کیا۔ چیمپئن شپ میں میزبان سیٹھ ایم آر جے پوریا اسکول، بنسل کیمپس کی ٹیم 7 گولڈ، 9 سلور اور 6 برانز سمیت کل 22 تمغوں کے ساتھ رنر اپ (دوسرے مقام پر) رہی۔ وہیں، دہلی پبلک اسکول، اندرا نگر کی ٹیم 3 گولڈ، 5 سلور اور 6 برانز سمیت 14 تمغوں کے ساتھ تیسرے مقام پر رہی۔ اختتامی تقریب میں مہمانِ خصوصی، ممتاز سماجی خدمتگار اور شملہ فیملی کے راجندر گپتا اور مہمانِ اعزازی، اتر پردیش پیٹل اسپورٹس ڈانس ایسوسی ایشن کے سی ای او کے بی پنت نے فاتح کھلاڑیوں کو انعامات سے نوازا۔ تقریب کی صدارت اندرا گاندھی نیشنل اوپن یونیورسٹی ریجنل سینٹر بھاگلپور (بہار) کے ریجنل ڈائریکٹر ڈاکٹر کیرتی وکرم سنگھ نے کی۔ مہمانوں نے کھلاڑیوں کی حوصلہ افزائی کرتے ہوئے کہا کہ کھیلوں کے ذریعے نظم و ضبط، خود اعتمادی، توجہ اور خود دفاع (سیلف ڈیفنس) کا جذبہ پروان چڑھتا ہے۔ اس موقع پر اسکول کی پرنسپل ڈاکٹر سجان اتی اور وائس پرنسپل شوچی اگروال نے بھی فاتحین کا جوش بڑھایا۔ تقریب میں کراٹے ایسوسی ایشن آف لکھنؤ کے سکریٹری کرشنا اوتار اور ورلڈ ماڈرن شوتوکان کراٹے فیڈریشن، اتر پردیش کے جنرل سکریٹری شی سنتوش کمار جیسوال بھی موجود تھے۔

اہل خانہ سمیت خودکشی کرنے کی دھمکی

دیوبند، 12 / اکتوبر (ڈاکٹر فیروز خان) آبائی جائیداد کو لے کر جاری تنازعہ میں خود کو اور اپنے اہل خانہ کے ساتھ خودکشی کرنے کی دھمکی دینے والے نوجوان کے بیان نے پولس انتظامیہ میں ہلچل مچا دی ہے۔ اطلاع کے مطابق سوہن چڑا گاؤں کے رہنے والے شاہنواز کا اپنے ہی گاؤں میں ایک اور فریق کے ساتھ آبائی جائیداد پر دیرینہ تنازع چلا آ رہا ہے۔ بتایا جاتا ہے کہ اس معاملے میں دونوں فریق ایک دوسرے کے خلاف پہلے ہی مقدمہ دائر کر چکے ہیں۔ تنازعہ حل نہ ہونے کی وجہ سے معاملہ بڑھتا ہی جا رہا ہے۔ الزام ہے کہ شاہنواز نے پولیس اور انتظامیہ پر سنگین الزامات لگاتے ہوئے اپنے اہل خانہ سمیت خودکشی کرنے کی دھمکی دی ہے۔ شاہنواز اور اس کے اہل خانہ کا کہنا ہے کہ اگر ان کے مسائل حل نہ ہوئے تو وہ اپنے بچوں سمیت خودکشی کرنے پر مجبور ہوں گے۔

مولانا سعید الرحمٰن اعظمی ندویؒ عبقری شخصیت کے مالک تھے: مفتی آفتاب عالم ندوی

جامعہ نور الہدیٰ للبنات خیرآباد میں تعزیتی جلسہ، طالبات و معلمات نے مرحوم کی دینی، علمی اور تعلیمی خدمات کو خراجِ عقیدت پیش کیا

خیرآباد، سیتاپور 12 اکتوبر: جامعہ نور الہدیٰ للبنات، قصبہ خیرآباد، ضلع سیتاپور، شاخ دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ میں حضرت مولانا ڈاکٹر سعید الرحمٰن اعظمی ندویؒ، مہتمم دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ کے انتقال پر تعزیتی جلسہ منعقد ہوا۔ جلسے کا آغاز طالبات رشدہ عرفان اور فظاء غفران کی تلاوتِ کلامِ پاک سے ہوا۔ جلسے سے خطاب کرتے ہوئے جامعہ کے بانی و ناظم اور مبلغ دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ، مولانا مفتی آفتاب عالم ندوی خیرآبادی نے کہا کہ حضرت مولانا سعید الرحمٰن اعظمی ندویؒ ایک عبقری شخصیت، عالمِ ربانی، بلند پایہ عربی ادیب، نامور خطیب اور کامیاب معلم تھے۔ وہ قرآن و حدیث سے گہرا شغف رکھتے تھے اور متعدد علمی و ادبی کتابوں کے مصنف ہونے کے ساتھ مختلف مدارس کے سرپرست بھی تھے۔ وہ جامعہ نور الہدیٰ للبنات کے سرپرستِ اعلیٰ بھی رہے۔ انہوں نے بتایا کہ حضرت مولاناؒ زہد و تقویٰ، اخلاص، بصیرت اور عبادت گزاری میں ممتاز مقام رکھتے تھے۔ نمازوں کی پابندی، تہجد سے خصوصی تعلق اور قرآن کریم کی کثرت سے تلاوت ان کی زندگی کے نمایاں اوصاف تھے۔ انہوں نے ستر سال سے زائد عرصے تک دارالعلوم ندوۃ العلماء کی مسجد میں امامت کی خدمات انجام دیں اور جمعہ کے خطبات کے ذریعے سامعین کو مستفید کرتے رہے۔ مفتی آفتاب عالم ندوی نے حضرت مولاناؒ سے اپنے تعلق کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ وہ اپنے چھوٹوں پر شفقت فرماتے اور بڑوں کا احترام کرتے تھے۔ ملاقات کے دوران نہایت محبت و خلوص سے پیش آتے اور خیریت دریافت کرتے تھے۔ انہوں نے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے، درجات بلند کرے اور ان کی علمی و تربیتی خدمات کو قبول فرمائے۔ جامعہ کی مدیرہ نے بھی حضرت مولانا ڈاکٹر سعید الرحمٰن اعظمی ندویؒ کی کتابوں اور سیرت کی روشنی میں طالبات کو نصیحت کرتے ہوئے کہا کہ ہمیں ان کی دینی زندگی سے سبق لیتے ہوئے قرآن و حدیث کے مطابق اپنی دنیا و آخرت سنوارنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ انہوں نے طالبات کو نیک اعمال، عبادات اور دینی تعلیم و تربیت کی اہمیت کی طرف توجہ دلائی۔ معلمہ رمشاء نے اپنے خطاب میں کہا کہ کسی عالمِ دین کا دنیا سے رخصت ہونا علم کے ایک بڑے ذخیرے سے محرومی ہے۔ انہوں نے زور دیا کہ علماء کی قدر کی جائے اور نئی نسل، بالخصوص بچیوں کو دینی تعلیم سے آراستہ کر کے عالمہ بنایا جائے۔ جلسے میں جامعہ کی معلمات و طالبات کے علاوہ محمد حمزہ خاں، محمد یحییٰ خاں اور عبداللہ بھی شریک ہوئے۔ آخر میں مولانا مفتی آفتاب عالم ندوی خیرآبادی کی دعا کے ساتھ تعزیتی جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

صحت مند اور مضبوط ہندوستان کے لیے نوجوانوں کا منشیات سے دور رہنا ناگزیر: ڈاکٹر مانویندر سنگھ

لکھنؤ، 12 اکتوبر 2026: خواجہ معین الدین چشتی لینگویج یونیورسٹی، لکھنؤ میں وائس چانسلر پروفیسر اجے تنیجا کی رہنمائی اور پروگرام کوآرڈینیٹر ڈاکٹر نلنی مشرا کے تعاون سے ”منشیات سے پاک ہندوستان، مضبوط ہندوستان“ کے موضوع پر پوسٹر سازی مقابلے کا انعقاد کیا گیا۔ اس پروگرام کا مقصد طلبہ کو منشیات کے استعمال کے نتیجے میں پیدا ہونے والے سماجی، معاشرتی، معاشی اور ذاتی نقصانات سے آگاہ کرنا، نیز انہیں منشیات کے خاتمے کی اہمیت سے روشناس کرانا تھا۔ اس کے ساتھ ہی طلبہ میں یہ شعور بیدار کرنا بھی مقصود تھا کہ منشیات سے پاک معاشرے کی تشکیل ملک کی ترقی، استحکام اور مضبوطی کے لیے ناگزیر ہے۔ اس مقابلے کے ذریعے طلبہ کو اپنی تخلیقی صلاحیتوں کے اظہار اور عوام میں منشیات کے خلاف بیداری پیدا کرنے کے لیے بھی ترغیب دی گئی۔ اس موقع پر ڈاکٹر مانویندر سنگھ نے مقابلے میں شرکت کرنے والے طلبہ سے کہا کہ منشیات کا استعمال نہ صرف انسانی صحت اور مستقبل کو تباہی سے دوچار کرتا ہے بلکہ اس کے اثرات خاندان اور پورے معاشرے پر بھی مرتب ہوتے ہیں۔

شادی کا جھانسا دے کر خاتون کا استحصال، نابالغ بیٹی سے چھیڑ چھاڑ کا ملزم راجستھان سے گرفتار

کاکوری، لکھنؤ۔ شادی کا جھانسا دے کر خاتون کا جسمانی استحصال کرنے اور اس کی نابالغ بیٹی کے ساتھ چھیڑ چھاڑ کے ملزم کو کاکوری پولیس نے راجستھان سے گرفتار کر لیا۔ ملزم اوم پرکاش سیروی پولیس سے بچنے کے لیے مسلسل اپنے ٹھکانے بدل رہا تھا۔ پیر کے روز اسے لکھنؤ لا کر تھانے میں داخل کیا گیا اور اب عدالت میں پیش کیا جا رہا ہے۔ پولیس کے مطابق 17 اگست کو ایک خاتون نے تھانہ کاکوری میں تحریر دی تھی۔ الزام تھا کہ بنتھرا کے دادو پور روڈ واقع گرین سٹی کے رہنے والے اوم پرکاش ولد بابو لال نے شادی کا وعدہ کر کے اس کا جسمانی استحصال کیا۔ خاتون کا یہ بھی الزام تھا کہ ملزم نے اس کی نابالغ بیٹی کے ساتھ بھی چھیڑ چھاڑ کی۔ تحریر کی بنیاد پر شادی کا جھانسا دے کر جنسی تعلق قائم کرنے، خاتون کی عصمت دری کے ارادے سے طاقت کا استعمال کرنے اور پوکسو ایکٹ کے تحت بچوں پر جنسی حملے کی دفعات میں مقدمہ درج کیا گیا۔ مقدمہ درج ہوتے ہی پولیس ملزم کی تلاش میں مصروف ہو گئی اور اس کے ممکنہ ٹھکانوں پر مسلسل دبش دی، لیکن وہ ہر بار جگہ بدل لیتا تھا۔ اسی دوران سرویلانس سیل سے اطلاع ملی کہ ملزم راجستھان کے جودھپور ضلع کے بلارا تھانہ علاقے میں ہے۔ افسران کی اجازت لے کر کاکوری تھانے سے پولیس ٹیم راجستھان روانہ کی گئی۔ وہاں معلوم ہوا کہ ملزم کا مستقل پتہ بلارا کے بھاوی گاؤں میں آدرش چوک ہے۔

اودھ نامہ

مژگاں تو کھول شہر کو سیلاب لے گیا

کچھ سیلاب صرف گھروں میں داخل نہیں ہوتے۔ وہ لوگوں کی نظروں، ان کی یادوں اور ان کے دلوں میں بھی ہمیشہ کے لیے بس جاتے ہیں۔ پانی تو ایک روز کم ہو جاتا ہے، گلیاں پھر سے نظر آنے لگتی ہیں، لیکن پانی سے بہہ جانے والے اپنے گھر میں سکون، بے فکری اور محفوظ رہنے کا احساس شاید برسوں واپس نہ آئے۔ لکھنؤ شہر سے ہوکر گذرنے والی گومتی ندی کے ساحل کے قریب آباد فیض اللہ گنج میں سیلاب صرف پانی میں گھری بستیوں کی کہانی نہیں ہے۔ یہ ان خاندانوں کی کہانی ہے جنہوں نے اپنی محنت، اپنی بچت اور زندگی میں اپنا سب سے پیارا خواب یعنی اپنا گھر اور گھر کا اسباب اپنی آنکھوں کے سامنے ڈوبتے اور بہہ جاتے دیکھا۔ یہ ان ماؤں کی کہانی ہے جنہوں نے اپنے بچوں کو اپنے سینے سے لگایا، انہیں تسلی دی، یہاں تک کہ ان کے اپنے دلوں میں خوف اور بے بسی کا طوفان اٹھتا ہے۔ یہ ان باپوں کی کہانی ہے جنہوں نے اپنے گھر والوں کو محفوظ بنانے کی کوشش کی، لیکن ان کے پاس اپنے گھر بچانے کا کوئی راستہ نہیں تھا۔ اور یہ ان بچوں کی بھی کہانی ہے جنہوں نے شاید پہلی بار محسوس کیا کہ بعض اوقات ان کے اپنے گھر بھی کسی شخص کو محفوظ نہیں رکھ سکتے۔

صبح ہوئی تو سڑکیں پانی میں گم ہو چکی تھیں۔ فیض اللہ گنج کی وہ صبح روزانہ نمودار ہونے والی صبحوں سے قدرے مختلف تھی۔ سورج اس دن بھی نکلا تھا اور اس کی روشنی مومول کے مطابق ہر سمت پھیلی تھی اور آہستہ آہستہ سورج اپنی بلندیوں کا سفر طے کرنے لگا تھا، لیکن اس کی روشنی پانی میں گم ہوتی دکھائی دے رہی تھی۔ گلیاں تو تھیں مگر رستے نہیں تھے۔ گھر تھے لیکن دہلیز تک پہنچنے کا کوئی راستہ نہیں تھا۔ چاروں طرف پانی ہی پانی تھا اور اس پانی کے درمیان زندگی کسی نہ کسی طرح زندہ رہنے کی کوشش کر رہی تھی۔ سب سے پہلے نالیاں بھر گئیں۔ پھر آہستہ آہستہ پانی گلیوں میں داخل ہو گیا۔ کچھ ہی دیر میں وہ دروازوں تک پہنچا اور پھر گھروں میں داخل ہونے لگا۔ دیکھتے دیکھتے ہی کہرام مچنے لگا، لیکن کہرام سے پانی کہاں رکنے والا تھا۔ جب پانی کی رفتار اور اس کی انوچائی زیادہ ہونے لگی تو لوگ سمجھ گئے کہ یہ سیلاب کی شکل اختیار کرنے لگا ہے اور لوگ اونچائی پر اپنا ٹھکانہ تلاش کرنے میں لگ گئے، کچھ لوگوں نے اینٹوں سے چارپائیاں اٹھا رکھی تھیں۔ کچھ نے اپنا سامان چھت پر منتقل کر دیا تھا۔ کچھ نے اہم دستاویزات جمع کیں اور انھیں محفوظ کرنے کی فکر کرنے لگے، جب کہ دوسروں نے اپنے بچوں کو محفوظ مقام پر لے جانے کی تیاری شروع کر دی۔ بتانے والوں نے بتایا کہ یہ ایسا منظر تھا کہ ہر کوئی اپنے حصے کی جان بچانے میں مصروف تھا۔

لیکن پانی کو کسی کی بے بسی کی پرواہ نہ تھی۔ یہ قانون کی طرح اندھا اپنا راستہ طے کرتا رہا اور بڑھتا رہا، گھروں میں داخل ہوتا رہا اور لوگوں کو ان کی دہلیز سے بے دخل کرتا رہا۔

اس وقت فیض اللہ گنج کی گلیوں میں سب سے زیادہ دردناک منظر ان خاندانوں کا تھا جو اپنا گھر بار چھوڑ کر بھاگنے پر مجبور ہوئے۔ کندھے پر سامان کا ایک چھوٹا سا بنڈل، گود میں بچہ، ہاتھ میں ضروری اشیاء اور آنکھوں میں ہزار سوال۔ یہ سوال کس سے تھا۔ حکومت سے یا انتظامیہ سے۔ یا اپنے مالک حقیقی سے، لیکن جواب ندارد تھا، پیچھے مڑ کر دیکھا تو بس اپنا گھر نظر آیا جو یا تو ڈوب رہا تھا یا اسکے ایک ایک کمرے میں دالان میں آنگن میں گیٹ پر اتنا پانی بھر چکا تھا کہ اب وہاں زندگی بھاگنے لگی تھی۔ وہی گھر جو کبھی بچوں کے قہقہوں سے گونجتا تھا۔ وہی دیواریں جو تہوار مناتی تھیں۔ وہی صحن جہاں گھر والوں نے اکٹھے کھانا کھایا۔ وہی چھت جس کے نیچے کسی نے اپنے بچوں کے روشن مستقبل کا خواب دیکھا۔ آج وہی گھر پانی سے بھر گیا تھا۔ ایک آدمی، جب گھر سے نکلتا ہے، بار بار پیچھے دیکھتا ہے۔ اس کے ذہن میں شاید ایک ہی سوال ابھرتا ہے: میں سوچتا ہوں کہ کیا واپسی پر اسے اپنا گھر اسی حالت میں ملے گا۔ لیکن بہر حال سوالات تو ہر آنکھ میں تھے اور ہیں لیکن ان سوالوں کے جواب کسی کے پاس نہیں ہیں۔ ایک ہفتہ گذر چکا ہے مگر کسی کو بھی یہ نہیں معلوم کہ انتظامیہ کو کیا جواب دینا ہے۔

سچ تو یہی ہے کہ جب جسم گھر سے نکلتا ہے تو کا دل وہیں رہ جاتا ہے۔ سیلاب کی سب سے دردناک تصاویر میں سے ایک ایسی ہے جو شاذ و نادر ہی کیمرے میں قید ہوتی ہے۔ یہ تصویر ایک ایسے خاندان کی ہے جو اپنا گھر چھوڑ کر کسی رشتہ دار، دوست یا عزیز کے پاس پناہ لینے پر مجبور ہے۔ جس نے ساری زندگی اپنی چھت کے نیچے رہنے کا خواب دیکھا ہو، جس کے لیے گھر صرف اینٹوں، مارٹر اور سیمنٹ کی عمارت نہیں بلکہ ان کی عزت، شناخت اور سکون کی علامت ہے، ایسی مجبوری کا سامنا کرنے والا ہی سمجھ سکتا ہے کہ اپنا گھر چھوڑ کر کسی اور کے ساتھ رہنا کتنا مشکل ہوگا۔ یک رشتہ دار دروازہ کھولتا ہے۔ ایک دوست ان کے گھر میں پناہ دیتا ہے۔ کوئی کہتا ہے کہ بھائی جب تک چاہو یہاں رہو۔ کچھ لوگ اپنے بچوں کے ساتھ سیلاب سے متاثرہ خاندانوں کے بچوں کو پناہ دیتے ہیں۔ کچھ بستر مہیا کرتے ہیں، کچھ کھانا مہیا کرتے ہیں، اور کچھ ضروری سامان مہیا کرتے ہیں۔ یہ انسانیت کا خوبصورت چہرہ ہے

کن نیندوں اب تو سوتی ہے اے چشم گریہ ناک
مژگاں تو کھول شہر کو سیلاب لے گیا

احتجاج کے علاوہ عوام کے پاس راستہ ہی کیا بچا؟

دیپانکر بھٹاچاریہ کا کہنا ہے کہ ہندوستان میں جمہوریت کا وجود اب لازمی طور سے عوام کی سیاسی سمجھداری اور مستعدی پر منحصر ہے

دیپانکر بھٹاچاریہ

ہندوستان نے گاندھی جینتی کے موقع پر اس سے پہلے ایسا احتجاج کبھی نہیں دیکھا۔ سوشل میڈیا کے ایک چٹپٹے 'میم' کے الفاظ میں کہیں تو 2 اکتوبر وہ دن ہوتا ہے جب گاندھی کے قاتلوں کی ستائش کرنے والوں کو بھی مجبوری میں انہیں خراج عقیدت پیش کرنا پڑتا ہے۔ سچائی، عدم تشدد اور ستیہ گرہ کے اپنے اصولوں سے دنیا کو ترغیب دینے والے مہاتما گاندھی عام، غیر مسلح لوگوں کی پُرامن مزاحمت کی طاقت کی علامت تھے۔ ان کے 157ویں یوم پیدائش پر پورے ہندوستان میں وہ وراثت پھر زندہ ہوگئی، جب نوجوانوں نے ان کے عدم تشدد پر مبنی مزاحمت کے نظریے کو پورے جوش وخروش کے ساتھ اپنایا۔

جو لوگ یہ ماننے لگے تھے کہ گاندھی غیر متعلق ہو چکے ہیں، انہیں گہرا دھچکا لگا۔ کولکاتا میں ایک نکڑ پر مارکسی کمیونسٹ پارٹی کی میٹنگ کا وہ منظر کہیں زیادہ لوگوں تک پہنچنا چاہیے تھا، جہاں ایک پُرتشدد دائیں بازو کے ہجوم کے حملے کے باوجود ایک خاتون عارضی اسٹیج پر مہاتما گاندھی کی تصویر تھامے ڈٹی رہی۔ جب ہجوم کرسیاں پھینک رہا تھا، بینر اور پوسٹر پھاڑ رہا تھا اور فحش گالیاں دے رہا تھا، وہ چٹان کی طرح غیر متزلزل کھڑی رہی۔ سینکڑوں طلبا کارکنوں اور نوجوانوں سے لے کر بزرگوں تک، عام شہریوں نے دہلی میں چھاؤنی بنائے گئے جنتر منتر کے آس پاس سیکورٹی فورسز کی خوف زدہ کرنے والی ناکہ بندی کو چیلنج کیا۔ انہیں جس بربریت کے ساتھ حراست میں لیا گیا، وہ کوئی غیر متوقع بات نہیں تھی (جنتر منتر 0.1 کی یادیں ہمارے ذہنوں میں تازہ ہیں)۔ جہاں بزرگ خاموشی سے مارچ میں حصہ لے رہے تھے، وہیں جنتر منتر کے آس پاس نوجوانوں کے گروہ نعرے لگا رہے تھے، گٹار بجا رہے تھے، سوال پوچھ رہے تھے، بیریکیڈ گرا رہے تھے، پولیس کی ناکہ بندی سے پھسل کر نکل رہے تھے اور کیمروں کے سامنے لطیفے سنا رہے تھے۔ جب انہیں بسوں میں ٹھونسا گیا تو وہ کھڑکیوں سے کود کر واپس احتجاج میں شامل ہوگئے۔ دہلی میں تو ایک نوجوان خاتون ایک بس کی چابی ہی لے کر بھاگ گئی۔ ممبئی کے شیواجی پارک میں سینکڑوں لوگ کسی فرمان کے تحت نہیں، بلکہ اپنی مرضی سے قومی ترانہ گا رہے تھے۔ ایک وائرل ویڈیو میں جہاں ایک خاتون پولیس اہلکار نوجوان خاتون مظاہرین اور ان کی ماؤں کو 'بے شرم' کہہ کر گالیاں دیتی دکھائی دی، وہیں ایک دوسری ویڈیو میں مظاہرین ڈیوٹی کے دوران بے ہوش ہونے والی ایک خاتون پولیس اہلکار کے گرد حلقہ بنا کر اسے ہوا کرتے نظر آئے۔

ایک طرف نوجوان پُرامن احتجاج کی گاندھی وادی وراثت کو دہرا رہے تھے، تو دوسری طرف حکومت نے شہری نافرمانی کو کچلنے کے لیے طاقت کے وحشیانہ استعمال کے نوآبادیاتی طریقوں کی یادیں تازہ کر دیں۔ ملک بھر کے شہریوں کے مطالبات تین باتوں پر مرکوز ہیں: چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار کا فوری استعفیٰ، ایس آئی آر کو مکمل طور پر منسوخ کرنا اور غلط طریقے سے خارج کیے گئے ہر ووٹر کے حقِ رائے دہی کی بحالی۔ شہریوں نے 2023 کے اس قانون کو منسوخ کرنے کی اہمیت سمجھ لی ہے، جس نے حکومت کو اپنی پسند کا الیکشن کمیشن منتخب کرنے کی کھلی چھوٹ دے دی (جس میں اپوزیشن کی کوئی نمائندگی نہیں ہے) اور الیکشن کمشنروں کو تاحیات قانونی چھوٹ دے کر قانون سے بالاتر کر دیا۔ الیکشن کمیشن کے اندر اختلافات اور اس کے بعد بحران سے نمٹنے کے طریقۂ کار پر 'دی انڈین ایکسپریس' کی دھماکہ خیز رپورٹ (25 ستمبر 2026) نے عوامی غصے کو مزید بھڑکا دیا۔ اخبار نے 6 اکتوبر کو تین میں سے دو الیکشن کمشنروں کی جانب سے 10 ماہ کے دوران درج کرائی گئی 14 اعتراضات کے بارے میں ایک اور تحقیقاتی رپورٹ شائع کی۔ اس رپورٹ کے مطابق 11 اپیلیٹ ٹریبونلوں کے سربراہوں نے 11 اگست کو میٹنگ کی اور اپیلیں دائر کرنے کے پورٹل میں کم از کم پانچ بنیادی خامیوں کی نشاندہی کی۔ جو کبھی محض ایک اندیشہ تھا، وہ اب حقیقت بن چکا ہے: ہندوستان کے انتخابی جمہوریت اور آفاقی بالغ حقِ رائے دہی کے آئینی حق کے ساتھ ایک بہت بڑا ادارہ جاتی فراڈ کیا گیا ہے۔

اب جبکہ پورا ملک 13 کروڑ سے زیادہ ووٹروں کے نام کاٹے جانے پر برہم ہے، الیکشن کمیشن نے تمام چیف الیکٹورل افسران (سی ای او) کو ہدایت دی ہے کہ وہ ایک ماہ کے اندر چھوٹ جانے والے ووٹروں سے رابطہ کریں! 'لیفٹ آؤٹ' کی اصطلاح سوچے سمجھے منصوبے کے تحت ناموں کو فہرست سے باہر کرنے کی اس چال پر پردہ ڈالنے کے لیے وضع کی گئی ہے، جس کا مقصد انتخابی توازن کو بی جے پی اور اس کے اتحادیوں کے حق میں جھکانا ہے۔ جس وقت الیکشن کمیشن یکم اکتوبر کو یہ سرکلر جاری کر رہا تھا، اسی وقت سی پی آئی (ایم ایل) کے کارکن پٹنہ میں حقِ رائے دہی سے محروم ووٹروں کی عوامی سماعت کر رہے تھے۔ پارٹی کارکنوں نے 2025 کے بہار اسمبلی انتخابات میں پارٹی کی جانب سے لڑی گئی 20 نشستوں میں سے 10 حلقوں کے 50 منتخب بوتھوں پر جون سے ستمبر کے درمیان گھر گھر جا کر سروے کیا تھا۔ انہوں نے بالکل وہی کام کیا، جو الیکشن کمیشن نے اب بی ایل اوز کو کرنے کے لیے کہا ہے: ایس آئی آر کے بعد کی ووٹر لسٹ کا جون 2025 کی ایس آئی آر سے پہلے کی فہرست کے ساتھ موازنہ کر کے حذف کیے گئے ووٹروں کی شناخت کرنا۔ اس سروے سے انکشاف ہوا کہ غلط طریقے سے نام کاٹے جانے کی شرح 17 فیصد تھی۔

بی جے پی اور الیکشن کمیشن نے فارم 6 اور فارم 7 کو نہ صرف بڑے پیمانے پر ووٹروں کو باہر کرنے کا ہتھیار بنایا ہے، بلکہ ووٹر لسٹ میں منتخب طور پر نام شامل کرنے کا ذریعہ بھی بنا دیا ہے۔ 6 اکتوبر 2026 کو 'رپورٹرز کلیکٹو' نے انکشاف کیا کہ ایس آئی آر کے ابتدائی مرحلے میں اتر پردیش کی ووٹر لسٹ میں 16.18 لاکھ ووٹروں کے نام شامل کیے گئے، جن کے نہ تو نام پہلے فہرست میں درج تھے اور نہ ہی ان کی کوئی تفصیلات دستیاب تھیں۔ اب جبکہ فارم 6 میں کی گئی تبدیلیاں من مانی، غیر مجاز اور غیر قانونی ثابت ہو چکی ہیں، کیونکہ فارم کی دفعات میں کوئی بھی ترمیم کرنا صرف پارلیمنٹ کا خصوصی اختیار ہے، الیکشن کمیشن نے بغیر کوئی وجہ بتائے ان متنازع دفعات کو واپس لے لیا ہے۔ سپریم کورٹ کی جانب سے ان ترامیم کو منظوری دیے جانے کے اس کے دعوے کو بھی چیف جسٹس آف انڈیا سوریہ کانت نے مسترد کر دیا ہے۔ یہ تبدیلیاں واضح طور پر جین-زی ووٹروں کو ووٹر لسٹ میں شامل ہونے سے روکنے کے ارادے سے کی گئی تھیں۔ فارم 6 پہلی بار ووٹر بننے والوں کے اندراج کا ذریعہ ہے۔ ووٹر لسٹ سے خارج کیے گئے ووٹروں کو دوبارہ شامل ہونے کی شرط کے طور پر اسی فارم کا استعمال کرنے پر مجبور کرنا پوری طرح غیر قانونی ہے۔ شروع ہی سے اعتراضات درج ہونے کے باوجود الیکشن کمیشن اس پر اڑا رہا۔ اہل ووٹروں کو فہرست سے باہر کرنے کے لیے فارم 7 کا بڑے پیمانے پر غلط استعمال اس سے بھی زیادہ مہلک ثابت ہوا ہے۔ پہلے سے بھرے ہوئے فارم 7 کے بنڈلوں کی برآمدگی اس بات کی طرف اشارہ کرتی ہے کہ مسلم ووٹروں اور بی جے پی واس کے اتحادیوں کے خلاف ووٹ دینے والے ممکنہ طبقات کو منظم طریقے سے نشانہ بنایا گیا۔ جب کسی ووٹر لسٹ سے نام ہٹانے کے لیے فارم 7 کے تحت شکایت درج کی جاتی ہے تو نام حذف کرنے سے پہلے متعلقہ ووٹر کو باقاعدہ نوٹس دیا جانا چاہیے اور اسے جواب دینے کا پورا موقع ملنا چاہیے۔ اس ضابطے کی مسلسل دھجیاں اڑائی گئیں۔ قصداً نشانہ بنائے جانے کی سب سے حیران کن مثال مغربی بنگال میں دیکھنے کو ملی۔ اپیلیٹ ٹریبونل نمبر 11 کے سربراہ کے عہدے سے استعفیٰ دے چکے ریٹائرڈ جسٹس اندرجیت چٹرجی نے انکشاف کیا کہ خود مغربی بنگال کے ایڈیشنل چیف الیکٹورل افسر نے ان کے ٹریبونل کے سامنے فارم 7 کے تحت 54.2 لاکھ اپیلیں دائر کی تھیں، جن میں ان ووٹروں کو فہرست سے خارج کرنے کا مطالبہ کیا گیا تھا، جنہیں عدالتی افسران اہل قرار دے چکے تھے۔ 'دی انڈین ایکسپریس' کی پہلی رپورٹ کے مطابق، الیکشن کمشنر سکھبیر سنگھ سندھو نے درج کیا تھا کہ نہ تو انہیں، نہ ہی ان کے ساتھی الیکشن کمشنر وویک جوشی کو اور نہ ہی مغربی بنگال کے سی ای او کو اس بات کا کوئی علم تھا کہ الیکشن کمیشن کی جانب سے 16 لاکھ سے زیادہ اپیلیں، جن میں زیادہ تر خودکار طریقے سے دائر کی گئی تھیں، دائر کرنے کی منظوری کس نے دی تھی۔

ہندوستان کی پارلیمانی جمہوریت کا ادارہ جاتی ڈھانچہ، اختیارات کی علیحدگی کا اصول اور نگرانی و توازن کا نظام، جو آزادی کے بعد ہندوستان میں جمہوریت کے وجود کی بنیاد رہے ہیں، آج اپنی سخت ترین آزمائش کا سامنا کر رہے ہیں۔ سپریم کورٹ، جو الیکشن کمیشن پر روک لگا سکتا تھا اور جسے ایسا کرنا چاہیے تھا، اس نے انتخابی نظام کے ساتھ اتنے بڑے کھلواڑ کی عملاً کھلی چھوٹ دے دی۔ اگر اسے ٹالا نہ گیا ہوتا تو 'ایک ملک، ایک انتخاب' بل کی جانچ کرنے والی مشترکہ پارلیمانی کمیٹی اور سپریم کورٹ کے درمیان 6 اکتوبر کو مجوزہ میٹنگ، قانون سازی اور عدلیہ کی حدود دھندلی پڑنے کی ایک اور کھلی مثال بن جاتی۔

ادارہ جاتی سطح پر سڑن پیدا ہو جانے کے بعد جمہوریت کا وجود اب تقریباً پوری طرح ہندوستان کے عوام کی سیاسی پختگی اور بیداری پر منحصر ہو گیا ہے۔ 'انڈیا' اتحاد کی 30 ستمبر کی میٹنگ اور بائیں بازو کے طلبا کارکنوں، جین-زی مظاہرین، ترقی پسند شہریوں، آزاد میڈیا اہلکاروں اور غیر این ڈی اے اپوزیشن جماعتوں کی بڑھتی ہوئی مداخلت ایک فیصلہ کن جمہوری تبدیلی کی امید جگاتی ہے۔ کیا ہم اس فاشسٹ شکنجے کو توڑنے میں کامیاب ہوں گے؟ اس کے لیے یہاں نہیں، سڑکوں پر نظر رکھیے۔

(مضمون نگار سی پی آئی (ایم ایل) کے جنرل سکریٹری ہیں)

اسرائیل کے ہاتھوں فلسطینیوں کی شہادت کا سلسلہ جاری

امجد خان

وزیر اعظم نریندر مودی کے عوامی خدمات (بحیثیت چیف منسٹر گجرات اور بحیثیت ملک کے وزیر اعظم) کے 7 اکتوبر 2026 کو پورے 25 سال مکمل ہو گئے۔ بی جے پی اور مودی کے حامی ان کی پبلک سرویس کی سلور جوبلی کی تکمیل پر خوشیاں منا رہے ہیں۔ حسن اتفاق سے 7 اکتوبر کو نہتے و مظلوم فلسطینیوں کے قتل عام کی تیسری برسی ہے۔ سرکاری اعداد و شمار کے مطابق اسرائیل نے بدترین انسانیت دشمن بلکہ درندگی کا مظاہرہ کرتے ہوئے 3 برسوں میں تقریباً ایک لاکھ فلسطینیوں کو شہید کیا۔ تین تا چار لاکھ فلسطینی زخمی ہوئے جن میں 35 تا 50 فیصد فلسطینی مستقل طور پر معذور ہو گئے۔ ان تین برسوں میں غزہ اور فلسطین کے دوسرے مقامات پر اسرائیلی مظالم کے جو بھیانک مناظر دیکھنے میں آئے وہ یقیناً انسانیت پر اور انسانی تاریخ پر ایک داغ ایک بدنما دھبہ ہے لیکن افسوس کہ اپنے آپ کو مہذب اور انسانیت نواز کہنے والا امریکہ اور اس کے حلیف ممالک اسرائیل کی سرکوبی کرنے کے بجائے اس کی ہر طرح سے مدد کر رہے ہیں جبکہ ہونا تو یہ چاہئے تھا کہ اسرائیلی وزیر اعظم بنجامن نیتن یاہو اور اسرائیلی کابینہ کے ارکان کے ساتھ ساتھ اسرائیلی ڈیفنس فورس کے اعلیٰ عہدیداروں کو گرفتار کر کے ان پر عالمی سطح پر جنگی جرائم کے مجرمین ہونے کا لیبل چسپاں کیا جاتا۔ یہ بھی حقیقت ہے کہ اپنے مظلوم فلسطینی بھائیوں بہنوں اور بچوں پر اسرائیل ناقابل تصور مظالم ڈھاتا رہا اور امت مسلمہ بڑی بے بسی بے کسی اور مجبوری کے ساتھ اس کا مشاہدہ کرتی رہی۔ پلانیٹ لیاب پی بی سی کی جانب سے جو سیٹلائیٹ امیجس یا تصاویر منظر عام پر لائی گئیں ان میں ہر کوئی دیکھ سکتا ہے کہ اسرائیل نے غزہ کو قبرستان میں تبدیل کر دیا ہے۔ اسکولوں، کالجوں، یونیورسٹیوں، اسپتالوں، بے شمار مساجد اور گرجا گھروں کو زمین کے برابر کر دیا، بالالفاظ دیگر قبرستان میں تبدیل کر دیا ہے۔ اسرائیل کے مظالم اس کی دہشت گردی اور درندگی کے باوجود امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ اسرائیلی وزیر بنجامن نیتن یاہو اور اسرائیل پر مہربانیوں پر مہربانیاں کئے جا رہے ہیں جس کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ 7 اکتوبر 2023 سے اب تک 25.5 ارب ڈالرس کی امداد کے ساتھ غیر معمولی فوجی امداد فراہم کی ہے۔ غزہ کے سرکاری میڈیا آفس نے ان تین برسوں کے دوران فلسطینیوں کو ہوئے جانی و مالی نقصانات پر مبنی ایک رپورٹ جاری کی ہے جس میں واضح طور پر کہا گیا کہ غزہ کی 2.4 ملین (24 لاکھ) آبادی پچھلے تین برسوں سے بدترین نسل کشی، نسلی تطہیر بھوک و پیاس کے ساتھ ساتھ ادویات کی بدترین قلت کا سامنا کر رہی ہے۔ رپورٹ میں یہ بھی انکشاف کیا گیا کہ اسرائیل، جنگ بندی کے باوجود غزہ پر مسلسل حملے کر رہا ہے۔ 7 اکتوبر کو اسرائیلی درندگی کی تیسری برسی کے موقع پر بھی اسرائیل نے غزہ میں حملہ کر کے بے شمار فلسطینیوں کو شہید اور زخمی کر دیا۔ قابض اسرائیلی فوج کے مسلسل حملوں کی وجہ سے غزہ کا 90 فیصد حصہ مکمل طور پر تباہ و برباد ہو گیا جبکہ اسرائیل نے فضائی حملوں بالخصوص میزائلوں، بموں کی بارش اور دراندازی کے ذریعہ فلسطینیوں کو ان کی آبادیوں سے بیدخل کیا۔ اس طرح فی الوقت وہ غزہ کے 80 فیصد سے زائد رقبہ پر کنٹرول حاصل کر رہا ہے۔ آپ کو یہ جان کر حیرت ہوگی کہ پچھلے تین برسوں سے اسرائیل نے 2.30 لاکھ ٹن سے زائد بارود کی بارش کی۔ رپورٹ میں اگرچہ شہداء کی تعداد تقریباً 75 ہزار بتائی گئی ہے لیکن اس بات کا اعتراف کیا گیا کہ زائد از 10 ہزار فلسطینی ہنوز لاپتہ ہیں جن کی نعشیں شائد ملبہ کے ڈھیر میں دبی ہوئی ہیں۔ اسرائیل نے چن چن کر فلسطینی بچوں اور خواتین کو نشانہ بنایا۔ شہداء میں 55 فیصد بچے، خواتین اور بوڑھے شامل ہیں۔ شہداء میں ہزاروں کی تعداد میں ایسے بچے بھی شامل ہیں جن کی عمریں ایک سال سے بھی کم ہے جبکہ شہید ہوئیں زائد 22 ہزار خواتین میں تقریباً نو ہزار مائیں بھی شامل ہیں۔ اسرائیلی حملوں میں تین برسوں کے دوران 262 صحافی سیول ڈیفنس اور طبی عملہ کے دو ہزار کے قریب ارکان اور ایک ہزار سے زائد کھلاڑی شہید ہوئے ہیں۔ اسرائیل کی درندگی کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ اس نے پوری منصوبہ بندی کے ذریعہ زائد از 3000 خاندانوں کا مکمل صفایا کر دیا۔ مطلب یہ کہ ان خاندانوں کے تمام ارکان کو شہید کر دیا۔ حد تو یہ ہے کہ کم از کم 200 بچوں نے بھوک اور پیاس کے نتیجہ میں دم توڑ دیا۔ غزہ میں اسرائیل کی انسانیت دشمنی کا اندازہ اس بات سے بھی لگایا جا سکتا ہے کہ ناقص غذا اور صاف پانی نہ ملنے کے نتیجہ میں بے شمار مرد و خواتین اور بچے امراض گردہ سے متاثر ہو کر چل بسے۔ اسرائیلی فورسس اور حکومت نے فلسطینی خواتین بالخصوص حاملہ خواتین کو چن چن کر نشانہ بنایا نتیجہ میں 12 ہزار سے زائد خواتین کے حمل ضائع ہوئے۔ یہاں اس بات کا تذکرہ ضروری ہوگا کہ غزہ کے جملہ 38 اسپتالوں میں 50 فیصد بڑی مشکل سے کام کر رہے ہیں۔ جیسا کہ ہم نے سطور بالا میں بتایا کہ کس طرح مساجد کو شہید کیا گیا اس ضمن میں رپورٹ میں جو اعداد و شمار منظر عام پر آئے ان کے مطابق غزہ کی جملہ 1275 مساجد میں 1076 کو مکمل طور پر شہید کر دیا گیا۔

رپورٹ میں یہ دل دہلا دینے والا انکشاف بھی کیا گیا کہ اسرائیلی فورسس نے فلسطینیوں کی نعشیں چوری کرنے سے بھی گریز نہیں کیا۔ اس ضمن میں رپورٹ میں کہا گیا کہ اسرائیلی فورس نے تقریباً 2500 فلسطینیوں کی نعشیں چوری کی اور کئی اسپتالوں میں شہید فلسطینیوں کو اجتماعی قبروں میں ڈال دیا گیا۔ اسرائیلی فورسس نے بھوک پیاس سے بے حال فلسطینیوں بالخصوص بچوں کو اندھا دھند فائرنگ کر کے یا فضائی حملوں کے ذریعہ شہید کیا۔ غرض اسرائیل درندگی کا اور دنیا بالخصوص عالم اسلام کی بے بسی و بے حسی کا سلسلہ جاری ہے۔☆

ہم آتش سوزاں میں بھی حق بات کہیں گے

مودی حکومت طوفان کے گھیرے میں......راہل کو روکنا ممکن نہیں

Gen-Z بھی میدان میں... سپریم کورٹ کا امتحان

رشیدالدین

بھارت دیش کے تین غدار، مودی شاہ گیانیش کمار۔ گیانیش کمار کہاں ملیں گے، مودی جی کی گودی میں۔ ووٹ چور گدی چھوڑ۔ ان نعروں کی گونج ملک بھر میں سنائی دے رہی ہے۔ یہ محض نعرے نہیں بلکہ عوام کا غصہ ہے۔ ووٹ چوری اور چوری کی سرکار کے خلاف۔ ملک نے جدوجہد آزادی سے لے کر آج تک کئی عوامی تحریکات کو دیکھا لیکن ووٹ چوری کے خلاف امنڈتا یہ طوفان نہیں بلکہ ٹھاٹیں مارتا ہوا سمندر ہے جس کی زد میں آنے والی کوئی بھی طاقت بچ نہیں پائے گی۔ الیکشن کمیشن اور خاص طور پر گیانیش کمار کے خلاف اٹھے اس طوفان نے شدت اختیار کرتے ہوئے مودی حکومت کو گھیرے میں لے لیا ہے۔ اپوزیشن اور Gen-Z کے اس انقلاب کو شائد ہی کوئی روک پائے۔ جن نعروں کا ہم نے ذکر کیا، وہ کانگریس زیر قیادت انڈیا اتحاد کے احتجاج اور کاکروچ جنتا پارٹی کے پلیٹ فارم سے سنائی دے رہے ہیں۔ نریندر مودی۔ امیت شاہ جو گزشتہ 12 برسوں میں ہر مخالف آواز کو کچلنے کی مہارت حاصل کر چکے ہیں، آج وہ ان نعروں سے کچھ اس قدر خوفزدہ ہیں کہ کانوں میں ان کی گونج نے نیند حرام کر دی ہے۔ مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی کے مصداق گیانیش کمار کو بچانے کی ہر چال ناکام اور ہر پینترا الٹا پڑ رہا ہے۔ ووٹ چوری کے خلاف Gen-Z اور اپوزیشن کی آوازوں نے الیکشن کمیشن سے آگے بڑھ کر اقتدار کی گلیاروں تک رسائی حاصل کرتے ہوئے ایوانوں کو ہلا کر رکھ دیا ہے۔ نعروں سے خوف کا یہ عالم ہے کہ مودی اور امیت شاہ کو ان کے حق میں نعرے بھی مخالف نعرے سنائی دینے لگے۔ اسی لئے پارٹی دفتر اور قیامگاہوں پر بی جے پی کارکنوں کو نعرہ بازی سے روک دیا گیا تاکہ مودی اور امیت شاہ کی گھبراہٹ میں اضافہ نہ ہو۔ کسی مقام پر بی جے پی کے کچھ سرگرم کارکنان نے گرچہ پی ایم اور قائدین کو نعرہ بازی سے لیکن گھبرائے ہوئے قائدین نے نعرہ بازی روکنے کی ہدایت دی۔ انہیں بتایا گیا کہ یہ نعرے مخالف نہیں بلکہ تائید میں ہیں۔ پھر بھی قائدین کا کہنا تھا کہ نعرہ بھلے ہی کچھ ہو کانوں میں تو Gen-Z کے نعرے گونج رہے ہیں۔ ابھی تو نعروں کا یہ اثر ہے اور اگر عوام ایوانوں کے گھیراؤ کیلئے پیشقدمی کریں تو اس وقت کیا ہوگا۔ دہلی کی فضاؤں میں خوف پھیلنے لگا ہے اور خوف کے منڈلاتے سائے یہ پیام دے رہے ہیں کہ ظالم اور ظلم کا خاتمہ قریب ہے۔ یہ خوف مودی حکومت پر حاوی ہو چکا ہے۔ یہ خوف غیر قانونی طریقہ سے اقتدار حاصل کرنے اور جمہوریت کو تباہ کرنے کا ہے۔ حکومت سے کوئی سوال نہ کریں اور نہ ہی کوئی احتجاج ہو۔ اس کیلئے نئی دہلی کو عملاً قلعہ میں تبدیل کرنے کی تیاری ہے۔ احتجاج سے نمٹنے کیلئے نیم فوجی دستوں کی اضافی کمپنیوں کو مغربی بنگال اور چھتیس گڑھ سے طیاروں کے ذریعہ دہلی طلب کر لیا گیا۔ سرحدوں کی حفاظت کیلئے تعینات بارڈر سیکوریٹی فورس (BSF)، سی آر پی ایف اور چین کے ساتھ سرحد پر تعینات انڈو تبتن فورس کے علاوہ عوامی شعبہ کے اداروں کی حفاظت کرنے والی CISF کو دہلی میں احتجاجیوں سے نمٹنے کیلئے تعینات کیا جا رہا ہے۔ نیم فوجی دستوں کے سائے میں مودی حکومت خود کو ایک قلعہ میں محصور کر لے گی۔ مغربی بنگال میں عوام کو رائے دہی سے روک کر بی جے پی کو کامیاب بنانے والے نیم فوجی دستوں کو جمہوریت بچانے کیلئے جدوجہد کرنے والے Gen-Z کے خلاف تعینات کیا جا رہا ہے۔ ایک طرف اپوزیشن اور دوسری طرف Gen-Alpha نے میدان میں اتر کر آزادی کی دوسری جدوجہد میں تبدیل کر دیا ہے۔ مودی حکومت خوش فہمی کا شکار ہے کہ نیم فوجی دستوں کے ذریعہ مخالف آوازوں کو کچل دیا جائے گا۔ انگریزوں نے بھی جیالے مجاہدین آزادی کے خلاف ظلم و بربریت کا راستہ اختیار کیا تھا لیکن جب کوئی تحریک جنون کی شکل اختیار کر لے تو پھر نیم فوجی دستے تو کیا فوج بھی بے اثر ثابت ہوگی۔ ووٹ چوری کے خلاف تحریک سے وابستہ قائدین اور کارکنوں کا جذبہ جنون تک پہنچ جائے تو پھر مودی حکومت کی الٹی گنتی شروع ہو جائے گی۔ ووٹ چوری اور گیانیش کمار نے اپوزیشن کو متحدہ کر دیا اور ناانصافیوں کے شکار Gen-Z کو سڑکوں پر اتار دیا ہے۔ دارالحکومت نئی دہلی عوامی تحریک کا مرکز بن چکا ہے۔ عوام کے غیض و غضب سے بوکھلائی مودی حکومت نے Panic بٹن یعنی گھبراہٹ اور خطرہ کا بٹن دبا دیا ہے۔ طیارہ کو جب کوئی خطرہ لاحق ہو تو پائلٹ خطرہ کا بٹن دبا دیتا ہے تاکہ ایر ٹرافک کنٹرول کو اطلاع دے کر مدد حاصل کی جائے۔ Panic بٹن کے ذریعہ صرف ایک سوال پر بحث جاری ہے کہ آخر راہول گاندھی کو کس طرح روکا جائے۔ راہول گاندھی نے سنسد کا راستہ سڑک سے طئے کرنے کی ٹھان لی ہے اور ووٹ چوری کے ثبوتوں نے انہیں سڑک پر آنے کیلئے مجبور کر دیا۔ راہول گاندھی، پرینکا گاندھی اور انڈیا اتحاد کی پارٹیوں کے قائدین [illegible] عملاً جام ہو چکی ہے۔ مبصرین کا ماننا ہے کہ کاکروچوں اور راہول گاندھی کو روکنا ممکن ہی نہیں ناممکن ہے۔ احتجاج میں شدت کے بعد سے خفیہ محکمہ جات کے ذریعہ حکومت کو جو رپورٹ حاصل ہوئی ہے، وہ انتہائی ڈراؤنی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ایمرجنسی بٹن دبا دیا گیا۔ راہول گاندھی اور دوسروں کی بار بار گرفتاری سے حالات کے مزید بگڑنے کا اندیشہ ہے۔ اطلاعات کے مطابق دہلی پولیس نے Gen-Z اور اپوزیشن کے خلاف طاقت کے استعمال سے انکار کر دیا ہے۔ پولیس عہدیداروں کو احتجاجیوں کی شکل میں ان کے بچے دکھائی دے رہے ہیں، لہٰذا حکومت سے تحریری طور پر ہدایت دینے کا مطالبہ کیا گیا۔ شائد یہی وجہ ہے کہ نیم فوجی دستوں کو طلب کر لیا گیا۔ ہوسکتا ہے کہ آنے والے دنوں میں فوج کو طلب کیا جائے گا۔

نریندر مودی حکومت آخر گیانیش کمار کو کیوں بچا رہی ہے؟ یہ سوال اپوزیشن ہی نہیں بلکہ حکومت کی حلیف پارٹیوں کے قائدین بھی کرنے لگے ہیں۔ ووٹ چوری کے سنگین الزامات پر گیانیش کمار خاموش ہیں اور بی جے پی نے اپنے ترجمانوں کی ٹیم کو ان کی تائید میں میدان میں اتار دیا ہے۔ دراصل حکومت کو اندیشہ ہے کہ اگر گیانیش کمار استعفیٰ دیں گے تو مغربی بنگال، بہار، ہریانہ اور دیگر ریاستوں کے اسمبلی انتخابات پر سوال کھڑے ہو جائیں گے۔ پنجاب، یوپی اور گجرات میں بی جے پی کو کسی بھی صورت میں کامیابی حاصل کرنا ہے اور گیانیش کمار ہی اپنے فن کے ذریعہ کامیابی دلا سکتے ہیں۔ Gen-Z کے ملک میں سیاسی اصلاحات کے بجائے سیاسی تبدیلی کا نعرہ لگایا ہے اور اس نعرہ کے تحت مودی حکومت پر خطرہ کے بادل منڈلانے لگیں گے۔ الیکشن کمشنرس کے تقرر کے طریقہ کار میں تبدیلی اور گیانیش کمار کے یکطرفہ فیصلوں کا معاملہ سپریم کورٹ میں ہے۔ سپریم کورٹ نے گزشتہ چند ماہ کے دوران الیکشن کمیشن کا بچاؤ کیا لیکن موجودہ حالات میں چیف جسٹس آف انڈیا سوریا کانت کے تیور بھی تبدیل دکھائی دے رہے ہیں۔ دراصل عوامی احتجاج کے نتیجہ میں سپریم کورٹ پر ذمہ داری میں اضافہ ہوا ہے اور عدالت پھونک پھونک کر قدم رکھ رہی ہے۔ قانونی ماہرین کا کہنا ہے کہ سپریم کورٹ کورٹ ووٹ چوری اور الیکشن کمشنرس کے تقررات کے طریقہ کار میں حکومت کی ہرگز تائید نہیں کرے گا۔ ملک میں ایک طرف سرکاری اداروں پر عوام کا بھروسہ اٹھنے لگا ہے تو دوسری طرف نوکر شاہی نے کرپشن کے ذریعہ اپنی ساکھ متاثر کی ہے۔ عدلیہ پر بھی سوال اٹھنے لگے ہیں۔ سپریم کورٹ کے برسر خدمت ججس نے کھلے عام الیکشن کمیشن کے فیصلوں کو نشانہ بنایا۔ جسٹس اجل بھویاں نے یہاں تک کہہ دیا کہ ملک کو دو گروپس میں تقسیم کر دیا گیا۔ ایک گروپ ووٹ کے حق سے محروم تو دوسرا ووٹ دینے کا حق رکھتا ہے۔ اس قدر سخت ریمارکس سے دوسرے ججس کیلئے حکومت اور گیانیش کمار کے حق میں فیصلہ کرنا آسان نہیں رہے گا۔ الیکشن کمیشن نے سپریم کورٹ میں ووٹ چوری کا اعتراف کرتے ہوئے 20 ریاستوں میں جہاں ایس آئی آر ختم ہو چکا ہے، وہاں ناموں کی شمولیت کے لئے خصوصی مہم کا اعلان کیا گیا۔ گزشتہ فہرست کی بنیاد پر بی ایل اوز گھر گھر جا کر ناموں کی جانچ کریں گے اور ڈیلیٹ کئے گئے ناموں کو بحال کیا جائے گا۔ جب نام بحال کرنا ہی تھا تو پھر ایس آئی آر کے نام پر ملک بھر میں 13 کروڑ نام کیوں نکالے گئے۔ عمران پرتاپ گڑھی نے کیا خوب کہا ہے

ہم آتش سوزاں میں بھی حق بات کہیں گے
[illegible]

☆☆☆

مالک، پبلشر، پرنٹر و ایڈیٹر تقدیس فاطمہ رضوی نے گروپ 5 پبلی کیشن 55 بی، وزیر حسن روڈ، لکھنؤ سے چھپوا کر پہلی منزل مسجد نور محل مارکیٹ پلی نرہی، لکھنؤ سے شائع کیا۔ ریزیڈنٹ ایڈیٹر: ڈاکٹر ہارون رشید
Proprietor, Publisher, Printer and Editor, Taqdees Fatima Rizvi printed at Group 5 Publication, 55B, Wazir Hasan Road, Lucknow, and published from Masjid Noor Mahal, First Floor, Saket Palli Narhi, Lucknow. , Resident Editor: Dr. Haroon Rasheed, avadhnama@gmail.com, Ph:0522-3506829, 9335135181

مضمون ومراسلہ نگار کی آراء سے ادارہ کا متفق ہونا ضروری نہیں

ذاکرِاول، مرثیہ خواں خیرات الحسن مبارکپوری

مولانا محمد رضا ایلیاؔ مبارکپوری

مرثیہ خوانی کی روایت اور دیارِ مبارکپور کی اسلامی و ادبی تاریخ میں مرثیہ خوانی صرف ایک فن یا صنفِ سخن نہیں، بلکہ عقیدت، حبِ اہل بیتؑ اور ملکوتی لحن کا وہ سنگم ہے جس نے کربلا کے عالمگیر پیغام کو دلوں کے نہاں خانوں میں زندہ رکھا ہوا ہے۔ مرثیہ خوانی کا فن سوز و رقت، آواز کا اتار چڑھاؤ، اور کلامِ غم کی بصری و جذباتی تصویر کشی کا نام ہے۔ ہندوستان کا تاریخی اور علمی قصبہ مبارکپور، ضلع اعظم گڑھ، اتر پردیش ادبی، مذہبی اور فکری تاریخ میں ایک منفرد اور ممتاز مقام رکھتا ہے۔ یہ وہ زرخیز زمین ہے جس نے شعر و ادب کے آفتاب و ماہتاب پیدا کیے۔ اسی بابرکت فضا میں عزت مآب خیرات الحسن مرحوم (اصل نام: جمشید رضا) نے جنم لیا۔ ایک ایسی شخصیت جن کی لحنِ حزیں نے دہائیوں تک عزادارانِ حسینؑ کے دلوں کو گرمایا اور جن کی مرثیہ خوانی سے مبارکپور میں روزِ عاشورہ کی فضا گریہ و زاری اور آہ و فغاں کی ایک نایاب کیفیت سے معمور ہو جاتی تھی۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

''کوئی بھی عزادار جو امام حسین علیہ السلام پر روتا ہے یا ان کا ذکر کرتا ہے، فرشتے اس کا نظارہ کرتے ہیں اور اس کی مجلس میں حاضر ہوتے ہیں... اور بے شک فرشتے امام حسینؑ پر رونے والے کے لیے استغفار کرتے ہیں اور اللہ سے دعا کرتے ہیں کہ اسے ان (معصومینؑ) کے ساتھ رکھے۔ اور بے شک ہوائیں، آسمان اور زمین سب ان پر روتے ہیں۔ اور بے شک فرشتے تمہاری ان (عزاداری و مرثیہ خوانی کی) مجالس کی زیارت کرتے ہیں، اپنے پروں (پر و بال) کو تمہارے چہروں پر پھیرتے ہیں، تمہارے لیے بخشش کی دعا کرتے ہیں، اور جب تک تم وہاں سے متفرق (رخصت) نہیں ہو جاتے، وہ تمہارے درمیان ہی موجود رہتے ہیں۔ (کامل الزیارات، بحارالانوار)

عزت مآب خیرات الحسن صاحب کی ولادت 10/دسمبر 1940ء کو مبارکپور کے ایک انتہائی علم دوست، باادب اور حسینی ماحول میں ہوئی۔ آپ کا اسمِ گرامی جمشید رضا تھا، لیکن فنِ مرثیہ خوانی اور بارگاہِ حسینی میں پیش کی جانے والی خدمات کی بنا پر آپ کو خیرات الحسن کے نام سے شہرت و قبولیتِ عام حاصل ہوئی۔ آپ کے والد گرامی کوئی عام شخصیت نہ تھے، بلکہ ان کی ذات گرامی مبارکپور اور اطراف کی ادبی و شعری تاریخ کا سرفہرست باب تھی۔ وہ اپنے دور کے استاد الاساتذہ، فخرِ دیارِ شبلی، شاعرِ فی البدیہہ، سلطان القلم، تاجِ مبارکپور، مداحِ رسولؐ و آلِ رسولؐ، شاعرِ اہل بیتؑ الحاج علی حماد صاحب قبلہ مبارکپوری تھے۔ عزت مآب علی حماد صاحب مبارکپوری کی شاعری میں جہاں فصاحت و بلاغت کا سمندر موجزن تھا، وہیں اہل بیتِ اطہارؑ کی محبت کا نور بھی کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا۔

عزت مآب خیرات الحسن نے آنکھیں کھولی ہی شعر و ادب اور مدحت و عزاداریِ آلِ محمدؐ کے پاکیزہ ماحول میں۔ والد صاحب کی صحبت اور خاندانی تربیت نے ان کے اندر بچپن ہی سے مرثیہ خوانی، حزن و رقت اور سوزِ دل کا بیج بو دیا تھا۔ استادِ محترم اور تعلیمی و فنی تربیت فنِ مرثیہ خوانی میں صرف آواز کا ہونا کافی نہیں ہوتا، بلکہ اس کے لیے لحن کے انتخاب، اشعار کی تلفظی ادائیگی، اور جذبات کو سامعین تک منتقل کرنے کی خصوصی بصیرت کی ضرورت ہوتی ہے۔ خیرات الحسن صاحب نے اس فن کے تمام تر اسرار و رموز اپنے وقت کے ممتاز مرثیہ خواں استادِ محترم جناب اولاد حسین صاحب مرحوم سے حاصل کیے۔ جناب اولاد حسین مرحوم نے اپنے اس ہونہار شاگرد کی آواز میں چھپے درد اور سوز کو پہچانا اور ان کی ایسی فنی و روح افزا تربیت کی کہ خیرات الحسن صاحب آگے چل کر اپنے استاد کے نام کے حقیقی وارث اور مبارکپور کی عزاداری کے بے تاج بادشاہ بن گئے۔

ہم آہنگی اور تاثیر کا شاہکار مرثیہ خوانی کی روایت میں ''ہمنوائی'' یا ''سنگت'' کو ایک بنیادی ستون کی حیثیت حاصل ہے۔ بہترین ہمنوا وہی ہوتا ہے جو مرکزی مرثیہ خواں کے لحن، سانس اور حزن کی کیفیت کو بغیر کسی ناہمواری کے سنبھالے۔ خیرات الحسن صاحب کو اپنے دورِ مرثیہ خوانی میں جن جلیل القدر ہمنواؤں کی رفاقت حاصل رہی، ان میں: جناب غلام عباس صاحب، جناب محمد اسلم پانوالے صاحب مرحوم شامل ہیں۔ ان دونوں شخصیات نے خیرات الحسن صاحب کی آواز کے ساتھ اپنی آواز کو یوں شامل کیا کہ جب یہ باہم مل کر مرثیہ پڑھتے تھے تو ایک ایسا روحانی سحر پیدا ہوتا تھا جو عزاداروں کے دلوں کو موم کر دیتا تھا۔ یہ ہمنوائی محض رسمی نہیں تھی بلکہ عقیدت و یکسوئی کا ایک شاندار مظاہرہ تھی۔

خیرات الحسن صاحب نے مرثیہ خوانی کو اپنی ذات تک محدود نہیں رکھا، بلکہ مبارکپور اور گرد و نواح کے متعدد جوانوں کو اس مقدس فن کی تعلیم دی۔ شاگردوں کی تربیت اور تسلسلِ روایت ایک سچا فنکار اور سچا خادمِ اہل بیتؑ وہی ہوتا ہے جو اپنے حصے کی شمع روشن کرنے کے ساتھ ساتھ آنے والی نسلوں کے ہاتھوں میں وہ مشعل تھما دے۔ آپ کی تربیت سے آراستہ ہونے والے نمایاں شاگرد جناب فیضان عباس، اپنے استاد کے انداز اور لحنِ حزیں کے پاسدار، جناب محمد اصغر لحن اور تلفظ میں استقامت، جناب مرغوب الحسن سوزِ خوانی اور رقت آمیز انداز کے حامل، جناب اعجاز اصغر مرثیہ خوانی میں باقاعدہ خدمت گزار، جناب مختار مہدی مرثیہ خوانی میں استاد کی روایات کے امین، جناب محمد تقی مرحوم استاد کی زندگی میں ہی داغِ مفارقت دے گئے ان شاگردوں کی تیاری اس بات کا ثبوت ہے کہ خیرات الحسن صاحب نے مبارکپور میں سوز و مرثیہ خوانی کا جو مکتب قائم کیا تھا، اس کی گونج ان کے بعد بھی باقی رہے گی۔

خیرات الحسن کی مرثیہ خوانی مبارکپور کی تاریخ میں ایک روشن باب ہے۔ مبارکپور کی تاریخی عزاداری میں روزِ عاشورہ کو ایک مرکزی اور جذباتی اہمیت حاصل ہے، اور اس عاشورہ کا سب سے رقت انگیز اور دلدوز مرحلہ خیرات الحسن صاحب کی مرثیہ خوانی سے مربوط تھا۔ امام بارگاہ ''دربارِ حسینی'' سے تعزیہ کی برآمدگی عاشورہ کے دن کی شروعات اور عزاداری کا باقاعدہ آغاز امام بارگاہ ''دربارِ حسینی'' سے ہوتا ہے۔ جب خیرات الحسن صاحب اپنے مخصوص لحن میں مرثیہ خوانی کا آغاز کرتے تھے، تو تعزیہ برآمد ہوتا تھا۔ ان کا پڑھا ہوا ایک ایک بند، شہدائے کربلا بالخصوص سید الشہداء حضرت امام حسین علیہ السلام اور ان کے بے شیر و جوان انصار کی مصیبتوں کا وہ نقشہ کھینچتا تھا کہ مجمع پر سکوت اور پھر گریہ کا طوفان طاری ہو جاتا تھا۔ امام بارگاہ ''دولہا بابا'' سے تعزیہ برآمدگی دربارِ حسینی کے بعد، اگلا سب سے اہم اور حزن انگیز مرحلہ امام بارگاہ ''دولہا بابا'' سے تعزیہ کی برآمدگی کا ہوتا ہے۔ یہاں بھی تعزیہ برآمدگی خیرات الحسن صاحب کی دلسوز، المناک اور رقت آمیز

مرثیہ خوانی کے ذریعے ہی انجام پاتی تھی۔ الحمدللہ نے نعم البدل کا انتظام کر دیا ہے۔

عزت مآب خیرات الحسن مرحوم و مغفور مرثیہ خوانی کی سعادت کے ساتھ ساتھ ایک انتہائی مخصوص اور رقت انگیز نوحہ بھی پڑھا کرتے تھے۔ یہ نوحہ اپنی معنویت، سوز اور تاثیر کے اعتبار سے اپنے آپ میں بے مثال اور بے نظیر ہے۔

کہتی تھی یہ رن میں سکینہؑ پکار
اٹھو چلو اے میرے بابا حسینؑ
کان گوہر کے لیے ہیں خوں سے لال
سوجے ہیں ظالم کے تمانچوں سے گال
اٹھو پھوپھی روتی ہیں، عریاں ہے میرا حال
شام اب ہم چلے
رسی سے بازو بندھے
اٹھو چلو اے میرے بابا حسینؑ

یہ سوزناک نوحہ سال بھر میں صرف ایک مرتبہ، شہدائے کربلا کے سوئم کی باوقار مناسبت سے، تاریخی روضہ ''شاہ کا پنجہ'' میں پڑھا جاتا تھا۔ اس نوحے کی مخصوص لحن اور دردناک دھن میں بلا کی تاثیر تھی؛ پڑھنے کا انداز اس قدر سوز و گداز سے پیراستہ ہوتا تھا کہ سنتے ہی وہاں موجود تمام عزاداروں پر رقت طاری ہو جاتی اور وہ غمِ حسینؑ میں زار و قطار بلکنے پر مجبور ہو جاتے تھے۔

اس نوحہ خوانی کی بنیاد سب سے پہلے جناب لقا علی صاحب مرحوم نے رکھی، جن کی ہمنوائی کا شرف جناب خیرات الحسن صاحب کو حاصل رہتا تھا۔ جناب لقا علی صاحب کے انتقال پر ملال کے بعد، اس نوحے کو باقاعدہ پڑھنے کی ذمہ داری اور روایت جناب خیرات الحسن صاحب کے حصے میں آئی، جبکہ ان کے ہم آواز ساتھیوں میں جناب رونق علی اور جناب فیضان صاحب شانہ بشانہ شامل رہتے تھے۔

بعد ازاں، جناب خیرات الحسن صاحب کی علالت کے دوران اور ان کے بعد بھی، اس نوحے کو پڑھنے کی یہ بزمِ عزاداری جناب فیضان مرثیہ خواں اپنے مخصوص اور اثر آفریں انداز میں قائم رکھے ہوئے ہیں۔

انجمن ''معصومیہ'' (رجسٹرڈ) مبارکپور کے ایک منفرد نوحہ خواں:-- مبارکپور، اعظم گڑھ کی رثائی تاریخ میں عزت مآب خیرات الحسن مرحوم کا نام ان گنی چنی شخصیات میں سرفہرست ہے، جو محض مرثیہ خوانی نہیں کرتے تھے بلکہ اپنے منفرد اور والہانہ جذبہ حسینی کے ساتھ نوحہ خوانی کرتے تھے۔ مبارکپور کی نوجوان نسل آپ کو صرف بحیثیت مرثیہ خوان ہی جانتی ہے مگر ایک ایسا وقت تھا جب آپ انجمن ''معصومیہ'' رجسٹر، مبارکپور کے ماہر اور استاد نوحہ خاں طور پر جانے جاتے تھے۔ آپ صرف نوحہ زبان کے ذریعہ نہیں پڑھتے تھے بلکہ اس کے ہر بند کی نہایت عمدہ اور جذباتی ترجمانی بھی کیا کرتے تھے۔ وہ اپنے ہاتھوں کے اشاروں اور حرکات و سکنات سے مصائبِ اہل بیتؑ کی ایسی دلدوز منظر کشی کرتے تھے کہ دیکھنے اور سننے والے عزادارِ غمِ شبیرؑ میں زار و قطار گریہ کرنے لگتے تھے۔

عزت مآب خیرات الحسن مرحوم و مغفور کی پرسوز آواز میں پڑھے گئے نوحے آج بھی عزاداروں کی آنکھوں کو غمِ حسینؑ میں اشکبار کر دیتے ہیں۔ آج بھی جب کوئی صاحبِ بیاض ان کا پڑھا ہوا کلام اپنے انداز میں پڑتا ہے تو گزشتہ برسوں کا سارا منظر اور رقت انگیز سماں عزاداروں کی نگاہوں کے سامنے مجسم ہو کر گھوم جاتا ہے، اور ان کی یاد سوگواروں کے دلوں کو تڑپا کر پارہ پارہ کر دیتی ہے۔

مثال کے طور پر، جب وہ یہ بند پڑھتے: ''عترتِ شبیرؑ کا لے کے زینبؑ کارواں''، تو لفظ ''لے کے'' کی ادائیگی پر اپنے دونوں ہاتھوں کو دائیں سے بائیں اس مخصوص انداز میں لے جاتے کہ سامعین کو محسوس ہوتا جیسے واقعی کوئی لٹا ہوا قافلہ سوئے مدینہ جا رہا ہو۔ اسی طرح لفظ ''کارواں'' کے ذکر پر وہ اپنے دونوں ہاتھوں سے ایک محرابی شکل بنا لیتے، یا پھر جب یہ مصرع پڑھتے: ''حاکم شام چاہتا کیا ہے؟'' تو ان کے ہاتھ فضا میں ایک سوالیہ نشان کھینچ دیتے، جس کی تاثیر عزاداروں کے قلوب پر گہرا اثر چھوڑتی تھی۔

ان کی آواز سے پہچانے جانے والے چند یادگار کلام ملاحظہ فرمائیں:

عترتِ شبیرؑ کا لے کے زینبؑ کارواں
خواہرِ سبطِ نبیؐ سوئے یثرب ہے رواں
☆☆
شہِ مظلوم کے غم میں زمین و آسماں روئے
تعجب کیا قیامت تک اگر سارا جہاں روئے
☆☆
شاہ سے جنگ کی بنا کیا ہے؟
حاکمِ شام چاہتا کیا ہے؟

(اس نوحہ کو جناب محمد تقی صاحب مرحوم ''پورہ خضر'' بھی پڑھا کرتے تھے۔ اللہ ان کی مغفرت فرمائے آمین)

☆☆
آتے ہیں یاد جب علی اصغرؑ کبھی کبھی
جھولے کو دیکھ لیتی ہے مادر کبھی کبھی
☆☆
اولادِ نبیؐ کے خوں سے ہے دشت میں مہنگا پانی
ہے سامنے بہتا دریا، پیاسا ہے علیؑ کا جانی

اس پرخلوص اور سوگوار سفر میں جناب غلام عباس، جناب شمیم حیدر (شہید ملت) اور جناب انصر (منیجر) ہمیشہ جناب خیرات الحسن مرحوم کے شانہ بشانہ نوحہ خوانی کے فرائض انجام دیا کرتے تھے۔ جب یہ ہستیاں مل کر نوحہ پڑھتی تھیں، تو عزاخانے میں درد و الم کا ایک ایسا روحانی سماں بندھ جاتا تھا کہ نوحے کا ایک ایک لفظ، تیر نیم کش کی طرح، سامعین اور ناظرین کے دلوں کی گہرائیوں میں اترتا چلا جاتا تھا۔ ان کی پرسوز اور رقت آمیز آوازوں میں ذکرِ شہدائے کربلا اس قدر جا بسا ہوتا تھا کہ فرشِ عزا پر بیٹھا ہر شخص بے ساختہ اشکبار ہو جاتا۔ ایسا محسوس ہوتا تھا جیسے عزاخانے کے در و دیوار بھی ان کے ہمنوا ہو کر مصائبِ آلِ محمدؐ پر گریہ کناں ہوں۔ ان کی والہانہ عقیدت اور سوز و گداز سے بھرپور یہ پردرد صدائیں آج بھی عزاداروں کی سماعتوں میں گونجتی ہیں، اور ان باکمال ہستیوں کی بے لوث نوحہ خوانی تاریخِ عزا کے اوراق پر ہمیشہ کے لیے نقش ہو چکی ہے۔

جناب خیرات الحسن مرحوم جب مصائبِ اہل بیتؑ سے لبریز کوئی غمناک اور دردناک نوحہ پڑھتے، تو ان کے چہرے کے تاثرات ہو بہو اسی درد و الم کے سانچے میں ڈھل جاتے۔ ان کی پیشانی پر ابھرنے والا کرب، آنکھوں سے چھلکتا ہوا سوز، اور چہرے کا ایک ایک زاویہ نوحے کے ہر لفظ کی سچی عکاسی کرتا تھا۔ اس وقت ایسا محسوس ہوتا تھا کہ وہ محض زبان سے نوحہ نہیں پڑھ رہے، بلکہ ان کی روح اور ان کا وجود سید الشہداءؑ کے غم میں ڈوب کر اس رنج و الم کو خود سہہ رہا ہے۔ غمِ حسینؑ میں ڈوبا ہوا ان کا وہ سوگوار چہرہ اور رقت طاری کر دینے والے تاثرات ناظرین کے دلوں کو اس قدر تڑپا دیتے تھے کہ عزاداروں میں موجود ہر شخص خود کو خیامِ حسینیؑ کے قریب کھڑا محسوس کرتا تھا، اور بے ساختہ آنکھوں سے آنسوؤں کا سیلاب رواں ہو جاتا تھا۔

روضہ ''شاہ کا پنجہ'' مبارکپور کے عدالتی اور تعمیراتی امور میں: عزت مآب خیرات الحسن صاحب قبلہ مرحوم نے اپنی پوری زندگی دینِ مبین، عزاداریِ مظلومِ کربلا اور ائمہ طاہرین علیہم السلام کے شعائر کی سربلندی کے لیے وقف کر رکھی تھی۔ ان کی گوناگوں خدمات میں سب سے نمایاں اور تاریخی کارنامہ روضہ ''شاہ کا پنجہ'' مبارکپور کا تحفظ، اس کے عدالتی امور کی بحسن خوبی انجام دہی، اور اس کی عظمتِ رفتہ کو برقرار رکھنا تھا۔ انہوں نے اس عظیم شاہی عزاخانہ کے تحفظ کے لیے ہمیشہ بے لوث خدمات انجام دیں۔ روضہ ''شاہ کا پنجہ'' مبارکپور کی آراضی اور اس کی تولیت سے متعلق کئی ایسے پیچیدہ اور دیرینہ تنازعات تھے جو ایک طویل عرصے سے معزز عدالتوں میں زیر التوا تھے۔ ان مقدمات کی وجہ سے روضہ مبارک کے انتظامی امور اور عزاداری کے پروگراموں میں اکثر و بیشتر رکاوٹیں پیدا ہونے کا اندیشہ رہتا تھا۔ ایسے نازک حالات کے پیشِ نظر مرحوم خیرات الحسن صاحب ایک سچے محافظ کا کردار ادا کیا۔ انہوں نے ہائی کورٹ میں زیرِ سماعت انتہائی حساس اور پیچیدہ مقدمات کو نہ صرف گہرائی سے سمجھا، بلکہ ان کے مستقل تصفیے کے لیے دن رات ایک کر دیا۔ انہوں نے تمام فریقین کو ایک میز پر لانے، قانونی باریکیوں کو دور کرنے اور ایک ایسا منصفانہ حل نکالنے میں کامیابی حاصل کی جس سے روضہ مبارک کا وقار بھی برقرار رہا اور ملت میں انتشار کا سبب بننے والے عناصر کا بھی خاتمہ ہوا۔ ان کی دور اندیشی کی بدولت ہائی کورٹ سے ایسے فیصلے حاصل ہوئے جنہوں نے روضہ کے قانونی وجود کو ہمیشہ کے لیے محفوظ اور مستحکم کر دیا۔

☆☆(جاری)☆☆

جنتر منتر پر زین جی کا دھرنا اور بھارت کا سیاسی مستقبل

کسی بھی ملک کی تعمیر و ترقی میں نوجوانوں کا کردار بنیادی اہمیت رکھتا ہے۔ نوجوان کسی قوم کی محض آبادی کا ایک بڑا حصہ نہیں ہوتے، بلکہ وہ اس کی فکری قوت، معاشی توانائی، سیاسی بیداری اور مستقبل کی امید بھی ہوتے ہیں۔ تاریخ کے مختلف ادوار میں جب معاشرے کو ناانصافی، بدعنوانی، بے روزگاری، تعلیمی بحران اور شہری حقوق کی پامالی جیسے مسائل کا سامنا کرنا پڑا تو نوجوانوں نے ان مسائل کے خلاف آواز بلند کی اور اجتماعی شعور کو بیدار کرنے میں نمایاں کردار ادا کیا۔ یہی وجہ ہے کہ کسی بھی ملک کے سیاسی مستقبل کا جائزہ لیتے وقت اس کے نوجوانوں کے خیالات، ترجیحات، مسائل اور سرگرمیوں کو نظرانداز نہیں کیا جا سکتا۔

آج بھارت میں طلبہ و نوجوانوں کی سیاسی سرگرمیاں، عوامی احتجاج اور جمہوری اداروں کے متعلق اٹھنے والے سوالات اس امر کی طرف توجہ دلاتے ہیں کہ نوجوان نسل ملک کے مستقبل کی تشکیل میں کس نوعیت کا کردار ادا کر رہی ہے۔ دہلی کا جنتر منتر اس تناظر میں خصوصی اہمیت رکھتا ہے۔ یہ مقام طویل عرصے سے عوامی احتجاج، سماجی تحریکوں، سیاسی مطالبات اور شہری حقوق کی آواز بلند کرنے کے لیے استعمال ہوتا رہا ہے۔ مختلف ادوار میں طلبہ، کسانوں، ملازمین، سماجی کارکنوں، خواتین اور دیگر طبقات نے یہاں اپنے مطالبات پیش کیے ہیں۔ اکتوبر 2026 میں بھی جنتر منتر اور اس کے اطراف طلبہ و نوجوانوں کی احتجاجی سرگرمیاں قومی بحث کا موضوع بنیں۔ 2 اکتوبر کو انتخابی فہرستوں کی خصوصی نظرثانی اور چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار کے کردار سے متعلق اعتراضات کے پس منظر میں سیاسی جماعتوں اور طلبہ تنظیموں نے احتجاج کیا۔ اس موقع پر پولیس نے متعدد مظاہرین کو حراست میں لیا اور احتجاجی مقام تک رسائی محدود کی گئی۔ بعد ازاں 10 اکتوبر کو نوجوانوں کی ایک تحریک کی جانب سے بڑے احتجاج کی کوشش بھی سخت حفاظتی انتظامات اور گرفتاریوں کے درمیان سامنے آئی۔ ان واقعات نے انتخابی شفافیت، شہری آزادیوں اور نوجوانوں کی سیاسی شرکت کے متعلق اہم سوالات کو نمایاں کیا۔ (دی انڈین ایکسپریس، 2 اکتوبر 2026؛ رائٹرز، 10 اکتوبر 2026)۔ ان واقعات کو سمجھنے کے لیے یہ ضروری ہے کہ نوجوانوں کے احتجاج کو محض سیاسی مخالفت یا وقتی اشتعال کا نتیجہ نہ سمجھا جائے۔ کسی بھی احتجاج کے پس منظر میں مختلف معاشی، تعلیمی، سماجی اور سیاسی عوامل کارفرما ہو سکتے ہیں۔ کبھی نوجوانوں کو روزگار کے محدود مواقع بے چین کرتے ہیں، کبھی امتحانات میں بے ضابطگیوں کے الزامات ان کے اعتماد کو متاثر کرتے ہیں، کبھی تعلیمی اداروں میں امتیازی سلوک کی شکایات انہیں آواز اٹھانے پر مجبور کرتی ہیں اور کبھی شہری حقوق یا انتخابی عمل سے متعلق خدشات ان کی اجتماعی سرگرمیوں کا سبب بنتے ہیں۔ اس لیے کسی احتجاج کا منصفانہ جائزہ لینے کے لیے اس کے اسباب، مطالبات، طریقۂ کار اور متعلقہ اداروں کے موقف کو الگ الگ سمجھنا ضروری ہے۔ صرف نعروں کی بنیاد پر پورے احتجاج کو درست یا غلط قرار دینا علمی دیانت کے تقاضوں کے مطابق نہیں۔ طلبہ کی تحریکوں کا ایک اہم پہلو تعلیمی نظام سے ان کا تعلق ہے۔ تعلیم نوجوانوں کے لیے محض سند حاصل کرنے کا ذریعہ نہیں بلکہ بہتر مستقبل، سماجی ترقی اور معاشی خودمختاری کی بنیاد ہے۔

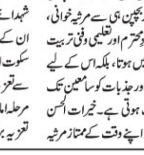

محمد فقیہ القمر نعمانی ثقافی
خانقاہ رضوانیہ، نان پور، سیتامڑھی

جب طلبہ برسوں محنت کر کے کسی امتحان میں شریک ہوتے ہیں اور انہیں امتحانی پرچوں کے افشا، نتائج میں بے ضابطگیوں، بھرتیوں میں تاخیر یا انتخابی عمل کی شفافیت کے متعلق سنجیدہ خدشات لاحق ہوتے ہیں تو ان کا اعتماد مجروح ہوتا ہے۔ امتحانی نظام میں بدعنوانی کا ایک واقعہ بھی ان ہزاروں طلبہ کے مستقبل کو متاثر کر سکتا ہے جو محدود وسائل کے باوجود محنت کرتے ہیں۔ اسی طرح سرکاری ملازمتوں کے لیے طویل انتظار، بھرتیوں کی غیر یقینی صورت حال اور مقابلہ جاتی امتحانات کا بڑھتا ہوا دباؤ نوجوانوں میں مایوسی پیدا کر سکتا ہے۔ ان مسائل کا حل صرف احتجاجی سرگرمیوں کو محدود کرنے میں نہیں، بلکہ امتحانات، بھرتیوں اور تعلیمی انتظامات کو شفاف، منصفانہ اور جواب دہ بنانے میں ہے۔ بے روزگاری بھی نوجوانوں کی سیاسی اور سماجی بے چینی کا ایک اہم سبب ہے۔ کسی ملک کی آبادی میں نوجوانوں کی بڑی تعداد اس وقت ایک حقیقی قوت بنتی ہے جب انہیں معیاری تعلیم، ہنرمندی، روزگار اور ترقی کے مناسب مواقع میسر ہوں۔ اگر تعلیم مکمل کرنے کے باوجود نوجوان اپنی صلاحیتوں کے مطابق روزگار حاصل نہ کر سکیں تو ان میں احساسِ محرومی بڑھنے لگتا ہے۔ یہ محرومی صرف فرد کی معاشی حالت تک محدود نہیں رہتی، بلکہ خاندان، سماج اور قومی معیشت پر بھی اثرانداز ہوتی ہے۔ نوجوانوں کو روزگار فراہم کرنے کے لیے صنعت، زراعت، چھوٹے کاروبار، جدید ٹیکنالوجی، تحقیق اور خدمات کے شعبوں میں مواقع پیدا کرنا ضروری ہے۔ اسی طرح تعلیمی اداروں میں ایسی تربیت فراہم کی جانی چاہیے جو نوجوانوں کو عملی زندگی کی ضروریات سے ہم آہنگ کرے۔ حکومت کی کامیابی کا اندازہ صرف منصوبوں کے اعلانات سے نہیں بلکہ اس بات سے بھی ہونا چاہیے کہ ان منصوبوں کے نتیجے میں نوجوانوں کی زندگی میں کتنی حقیقی بہتری آئی۔ نوجوانوں کی سیاسی بیداری کا ایک اہم پہلو جمہوری اداروں پر اعتماد ہے۔ جمہوریت میں انتخابات بنیادی حیثیت رکھتے ہیں، کیونکہ ان کے ذریعے شہری اپنے نمائندوں کا انتخاب کرتے ہیں اور حکومت کی تشکیل میں حصہ لیتے ہیں۔ انتخابی فہرستوں کی درستگی، اہل ووٹروں کے ناموں کا اندراج، غیر مستحق اندراجات کی اصلاح اور شکایات کے ازالے کا شفاف نظام انتخابی عمل کی ساکھ کے لیے ضروری ہیں۔ انتخابی فہرستوں کی خصوصی نظرثانی کے بارے میں حالیہ احتجاج میں مظاہرین نے ووٹروں کے نام حذف ہونے اور انتخابی اداروں کی جواب دہی سے متعلق خدشات ظاہر کیے۔ دوسری طرف انتخابی عمل سے وابستہ اداروں کے لیے بھی یہ ضروری ہے کہ وہ اپنے اقدامات کی قانونی بنیاد واضح کریں اور شہریوں کے اعتراضات کا مناسب جواب دیں۔ مظاہرین کے دعووں کو تحقیق کے بغیر حتمی حقیقت تسلیم نہیں کرنا چاہیے، لیکن انہیں محض سیاسی نعرہ قرار دے کر نظرانداز کرنا بھی درست نہیں۔ اصل ضرورت قابلِ اعتماد اعداد و شمار، شفاف جانچ اور متاثرہ شہریوں کے لیے مؤثر اپیل کے نظام کی ہے۔ اس سلسلے میں آئینِ بھارت کا آرٹیکل 19 خصوصی اہمیت رکھتا ہے۔ یہ شہریوں کو اظہارِ رائے اور پُرامن اجتماع سمیت متعدد بنیادی آزادیاں فراہم کرتا ہے، تاہم ان آزادیوں کے استعمال پر آئینی حدود اور قانون کے مطابق معقول پابندیاں بھی عائد کی جا سکتی ہیں۔ اس لیے ایک طرف حکومت اور انتظامیہ کی ذمہ داری ہے کہ وہ امن و امان برقرار رکھیں، عوامی سہولتوں کی حفاظت کریں اور ممکنہ تشدد کو روکیں، تو دوسری طرف انہیں اس بات کا بھی خیال رکھنا چاہیے کہ قانونی حدود کے اندر پُرامن احتجاج اور اختلافِ رائے کی گنجائش باقی رہے۔ جنتر منتر جیسے مقامات پر حفاظتی انتظامات کرتے وقت عوامی سلامتی اور شہری حقوق کے درمیان متوازن حکمتِ عملی ضروری ہے۔ اگر کسی احتجاج کی اجازت نہیں دی جاتی یا کسی مقام تک رسائی محدود کی جاتی ہے تو متعلقہ فیصلوں کی قانونی بنیاد، وجوہات اور دستیاب متبادل طریقۂ احتجاج کے بارے میں واضح معلومات فراہم کرنا اعتماد سازی میں مددگار ہو سکتا ہے۔ (حکومتِ بھارت، آئینِ ہند، بنیادی حقوق، آرٹیکل 19)۔ طلبہ و نوجوانوں کی تحریکوں میں سوشل میڈیا کا کردار بھی غیر معمولی طور پر بڑھ گیا ہے۔ ماضی میں کسی احتجاج کی خبر لوگوں تک پہنچانے کے لیے اخبارات، ریڈیو اور ٹیلی ویژن پر زیادہ انحصار کیا جاتا تھا، لیکن آج موبائل فون اور ڈیجیٹل پلیٹ فارم کے ذریعے چند لمحوں میں کسی واقعے کی تصاویر، ویڈیوز اور معلومات ملک کے مختلف حصوں تک پہنچ سکتی ہیں۔ اس تبدیلی نے نوجوانوں کو اپنی بات پیش کرنے، لوگوں کو منظم کرنے اور اجتماعی مسائل پر گفتگو شروع کرنے کے نئے مواقع فراہم کیے ہیں۔ تاہم ڈیجیٹل ذرائع کے ساتھ کئی خطرات بھی وابستہ ہیں۔ غیر مصدقہ خبریں، پرانی ویڈیوز کو نئے واقعات کے طور پر پیش کرنا، سیاق و سباق سے ہٹ کر تصاویر پھیلانا اور اشتعال انگیز مواد نوجوانوں کو غلط فہمی یا غیر ضروری تصادم کی طرف لے جا سکتا ہے۔ اس لیے ڈیجیٹل دور میں سیاسی بیداری کے ساتھ ذرائع کی تصدیق، تنقیدی مطالعے اور ذمہ دارانہ ابلاغ کی تربیت بھی ضروری ہے۔ نوجوانوں کو چاہیے کہ کسی خبر کو آگے بڑھانے سے پہلے اس کے معتبر ذرائع تلاش کریں اور اختلاف کے باوجود دوسروں کی عزت و وقار کا خیال رکھیں۔ نوجوانوں کی تحریکوں میں خواتین اور طالبات کی شرکت بھی ایک اہم سماجی تبدیلی کی علامت ہے۔ تعلیم، تحفظ، مساوی مواقع، روزگار اور شہری آزادیوں سے متعلق مسائل خواتین کی زندگی پر براہِ راست اثر ڈالتے ہیں۔ جب طالبات عوامی مسائل پر اپنی رائے پیش کرتی ہیں تو اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ محض تعلیمی اداروں کی طالبات نہیں بلکہ سماج کی فعال شہری بھی ہیں۔ تاہم کسی بھی احتجاج میں خواتین کی شرکت کے لیے محفوظ ماحول، ہراسانی سے تحفظ اور قانون نافذ کرنے والے اداروں کے منصفانہ رویے کو یقینی بنانا ضروری ہے۔ اسی طرح مظاہروں میں شریک خواتین اور مردوں، دونوں کو پُرامن طرزِ عمل اختیار کرنا چاہیے۔ کسی بھی شہری کے ساتھ بدسلوکی یا تشدد کی شکایت سامنے آئے تو اس کی غیر جانب دارانہ جانچ ہونی چاہیے، تاکہ قانون کی بالادستی پر عوام کا اعتماد برقرار رہے۔ اس کے باوجود یہ سمجھنا ضروری ہے کہ ہر احتجاج اپنے آپ میں کامیابی کی ضمانت نہیں ہوتا۔ احتجاج عوامی توجہ حاصل کرنے اور مسائل کو نمایاں کرنے کا مؤثر ذریعہ ہو سکتا ہے، لیکن پائیدار تبدیلی کے لیے واضح مطالبات، قابلِ عمل تجاویز، منظم قیادت اور مسلسل جدوجہد درکار ہوتی ہے۔ نوجوانوں کی تحریک اگر صرف جذباتی نعروں تک محدود رہ جائے تو اس کے اثرات عارضی ہو سکتے ہیں۔ اس کے برعکس اگر احتجاج کے ساتھ قانونی چارہ جوئی، حقائق پر مبنی تحقیق، عوامی مکالمہ، متعلقہ اداروں کو تجاویز اور مسائل کے حل کے لیے عملی اقدامات بھی شامل ہوں تو اس کے مثبت نتائج سامنے آنے کے امکانات بڑھ جاتے ہیں۔ نوجوان قیادت کو چاہیے کہ وہ اپنے مطالبات کو واضح انداز میں پیش کرے، مختلف طبقوں کے مسائل کو سمجھے اور اختلاف رکھنے والوں کے ساتھ بھی گفتگو کے دروازے کھلے رکھے۔ یہاں سیاسی جماعتوں کی ذمہ داری بھی قابلِ توجہ ہے۔ بعض اوقات نوجوانوں کے حقیقی مسائل کو سیاسی مفادات کے لیے استعمال کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ طلبہ کی محنت، بے روزگاری کی پریشانی یا شہری حقوق سے متعلق خدشات کو انتخابی فائدے کے لیے استعمال کرنا ایک غیر ذمہ دارانہ رویہ ہے۔ سیاسی جماعتوں کو نوجوانوں کے مسائل پر صرف احتجاج کے دنوں میں توجہ نہیں دینی چاہیے، بلکہ اپنے منشور، پالیسیوں اور عملی کارکردگی میں بھی ان کے حل کو ترجیح دینی چاہیے۔ نوجوانوں کو بھی کسی جماعت یا رہنما کی حمایت کرتے وقت اس کی تقریروں کے بجائے اس کے کام، پالیسیوں اور جواب دہی کے معیار کو دیکھنا چاہیے۔ حقیقی سیاسی شعور یہی ہے کہ شہری جذبات کے ساتھ عقل، معلومات اور اخلاقی اصولوں کو بھی اہمیت دیں۔ تعلیمی اداروں کا کردار بھی اس معاملے میں بنیادی ہے۔ اسکولوں، کالجوں اور جامعات میں طلبہ کو آئین، شہری حقوق، جمہوری اداروں، قانونی طریقۂ کار اور ذمہ دارانہ اختلاف کے بارے میں عملی معلومات دی جانی چاہئیں۔ سیاسی بیداری کا مطلب کسی مخصوص جماعت کی حمایت یا مخالفت نہیں، بلکہ ملک کے نظام کو سمجھنا، اپنے حقوق و فرائض سے واقف ہونا اور عوامی مسائل کے حل میں تعمیری کردار ادا کرنا ہے۔ اگر نوجوانوں کو مباحثے، تحقیق، طلبہ یونینوں، رضاکارانہ خدمات اور سماجی منصوبوں میں مناسب مواقع فراہم کیے جائیں تو ان کی قیادت زیادہ متوازن اور ذمہ دار بن سکتی ہے۔

[افسانچے] ہارا ہوا ملاح: ایک مطالعہ

حکیم وسیم احمد اعظمی
9451970477

(دوسری اور آخری قسط)

'جنگلی فیصلہ' کا واقعاتی طنز دیکھیں:

جنگل میں کانفرنس ہو رہی تھی، تمام جانور اس بات پر متفق تھے کہ اس حقیقت کے باوجود کہ انسانوں نے ہمیشہ جنگل اور جانوروں سے بغض رکھا اور انہیں ختم کرنے میں کبھی کوئی کسر نہ چھوڑی، ...... مگر پھر بھی اب جب کہ وہ مصیبت کے مارے اپنی بستیوں سے بھاگ کر جنگل آئیں تو ہم کھلے دل سے انہیں قبول کریں گے .... اور 'چڑیا گھر' جیسے 'انسان گھر' نہیں بنائیں گے''۔ [ہارا ہوا ملاح، ص13]

'پدرم سلطان بود'۔۔۔ طنز اور تیکھا پن دیکھیں:

سر! آپ کا آج کا لیکچر بہت ہی خوب تھا۔ آپ تو انگریزی اس طرح بولتے ہیں کہ جیسے کوئی اہل زبان بولتا ہو۔ آپ اپنی اعجاز بیانی کا راز ہمیں بھی بتائیں گے؟ لڑکے نے گفتگو ختم کرتے ہوئے خوشامدانہ لہجہ اختیار کر لیا۔ استاد تمکنت سے بولا:

ہوں! اتنی آسانی سے نہیں آجاتی انگریزی، بڑی ریاضت کرنی پڑتی ہے۔ میرے باپ نے گورا صاحب کی خدمت کر کے انگریزی سیکھی تھی اور پھر مجھ تک منتقل کی۔ میرا باپ گورا صاحب کا سائیس تھا،.... [ہارا ہوا ملاح، ص123]

افسانچہ 'ترکیب' میں سرور غزالی نے چند جملوں میں کتنی گہری بات کہہ دی ہے، آپ بھی شاہد بنیں!

انجمنِ تاجرانِ کتب فروش [کذا] کی میٹنگ ہو رہی تھی۔ انجمن کے صدر نے گفتگو کا آغاز کیا۔

''جب فلموں پر پابندی لگی، ..... اور فلم بینوں نے سینما گھروں کا رُخ کرنا چھوڑ دیا تو بیشتر سینما گھروں کے مالکان نے سینما گھروں کو ڈھا کر، انہیں کپڑوں کی مارکیٹوں میں بدل دیا۔ اب ہمیں سوچنا ہے کہ کتابوں کے خریداروں کی کمی اور بزنس کے خاتمے پر ہمیں کیا ترکیب کرنی چاہیے کہ ہم اپنے آپ کو زندہ رکھ سکیں''۔ [ہارا ہوا ملاح، ص125]

ہمارے ہندوستان کے دو بڑے 'دبستانی شہر' دہلی اور لکھنؤ میں تو اگر کتب فروشی کی دکانیں بند ہوتی ہیں تو اس میں خورد و نوش کی دکانیں/ ہوٹل/ ڈھابے کھل جاتے ہیں اور ذہنی و فکری تغذیہ کی بجائے شکم سیری کا سامان فراہم کرا دیا جاتا ہے۔ پٹنہ میں رحمانیہ ہوٹل نے اپنے آس پاس کے کتب فروشی کی دکانوں پر نظرِ بد ڈالنے کی ہمت ابھی نہیں کی ہے، کہ اگر پٹنہ متاثر ہوا، تو زبان و ادب، بالخصوص اردو زبان و ادب کا بڑا خسارہ ہوگا۔

'لاک ڈاؤن'۔۔۔ ایک زاویۂ نگاہ یہ بھی!

فارماسوٹیکل کمپنی کا عالمی اجلاس ڈبلیو ایچ او کی سربراہی میں ہو رہا تھا۔ تمام دنیا کے ماہر ادویات جمع تھے، زیر بحث یہ بات تھی کہ صرف جنگی ساز و سامان بنانے والی کمپنیاں کیوں منافع کما رہی ہیں۔ ایک منحنی سائنس داں اُٹھ کر کھڑا ہوا اور بولا 'میرا نام کوڈ 19 ہے، میرے پاس اس کا حل ہے'۔ سب اس کی طرف متوجہ ہو گئے، . . . . [ہارا ہوا ملاح، ص127]

اب 'ادلا بدلا'۔۔۔ ملاحظہ کریں!

بچوں کو ہم نے 'کنڈر گارٹن' میں داخل کرا دیا تھا۔ صبح آٹھ بجے سے شام پانچ بجے تک وہ مزے سے کنڈر گارٹن میں رہتے تھے....

جب ہم بوڑھے ہو گئے تو وہ ہمیں 'اولڈ ہائیم' چھوڑ آئے۔ [ہارا ہوا ملاح، ص128]

سرور غزالی نے اپنے افسانچوں کو ذہن اور زندگی سے اتنا قریب کر دیا ہے، کہ اس کا ہر کردار ہمارے آس پاس جیتا، سانسیں لیتا محسوس ہوتا ہے۔ اس کا کرب، اضطراب، سکون اور قرار ہمارے وجود کا حصہ معلوم ہوتا ہے۔ انہوں نے اپنے افسانچوں کے ذریعہ اپنے قاری کو جو پیغام/ درسِ عبرت دینا چاہا ہے، اس میں وہ کامیاب ہیں۔

OOO

دہلی: خواتین مظاہرین پر پولیس تشدد کا الزام، برندا کرات برہم

مبینہ واقعات کو شرمناک قرار دیتے ہوئے سی پی آئی ایم کی سینئر رہنما کرات نے سپریم کورٹ پر زور دیا کہ وہ اس معاملے کا از خود نوٹس لیں

نئی دہلی: سی پی آئی ایم کی سینئر رہنما اور راجیہ سبھا کی سابق رکن پارلیمنٹ برندا کرات نے پیر کو دہلی پولیس کے اہلکاروں پر قومی دارالحکومت میں جاری مظاہروں کے دوران خواتین مظاہرین کو جنسی طور پر ہراساں کرنے اور ان کی تذلیل کرنے کا الزام لگایا اور چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار کو ہٹانے کا مطالبہ کیا۔ ان مبینہ واقعات کو شرمناک قرار دیتے ہوئے، کرات نے سپریم کورٹ پر زور دیا کہ وہ اس معاملے کا از خود نوٹس لیں۔ انہوں نے الزام لگایا کہ پولیس اہلکاروں نے خواتین مظاہرین کو حراست میں لیتے ہوئے جنسی طور پر ہراساں کرنے، جسمانی تشدد اور تذلیل کا نشانہ بنایا۔

کرات نے نئی دہلی میں الزام لگایا، ''ہم نے پہلے کبھی ایسا کچھ نہیں دیکھا۔ وردی میں ملبوس پولیس کے ذریعہ جنسی ہراساں کیا جانا آج موجودہ مرکزی حکومت کی طرف سے قائم کی گئی ایک شرمناک مثال بن گیا ہے۔ مرد پولیس افسران خواتین کی چھاتی دباتے اور جان بوجھ کر ان کے پرائیویٹ پارٹس کو چھوتے پائے گئے۔ کرات، جن کے ساتھ کئی مرد اور خواتین بھی تھے جنہوں نے پولیس کی زیادتیوں کا نشانہ بننے کا دعویٰ کیا، کہا کہ مظاہرین کے بیانات مظاہروں سے نمٹنے اور شہریوں کے بنیادی حقوق کے تحفظ کے بارے میں سنگین سوالات اٹھاتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہم نے جو کچھ دیکھا ہے اور جو کچھ ہو رہا ہے وہ مکمل طور پر شرمناک ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ پرامن احتجاج بنیادی جمہوری حق ہے۔ احتجاج کے حق پر عدالتی مشاہدات کا حوالہ دیتے ہوئے، کرات نے الزام لگایا کہ مظاہرین کے ساتھ روا رکھا گیا سلوک ان کے جمہوری حقوق کی خلاف ورزی ہے اور سپریم کورٹ سے مداخلت کی درخواست کی ہے۔ انہوں نے کہا، پولیس وین میں لوگوں کو مارنا پولیس کی حراست میں تشدد کے مترادف ہے۔ اس کے لیے رہنما خطوط موجود ہیں، اور یہاں ہم ان قوانین کی کھلم کھلا خلاف ورزی دیکھ رہے ہیں۔ یہ سپریم کورٹ کا کام ہے کہ وہ مظاہرین کے بنیادی جمہوری حقوق کی خلاف ورزی کو روکنے کے لیے کارروائی کرے۔

اسٹوڈنٹ فیڈریشن آف انڈیا (ایس ایف آئی) کے کئی کارکنوں نے اتوار کو کناٹ پلیس میں مظاہرین کے خلاف پولیس کی کارروائی کے دوران اپنے تجربات کا اشتراک کیا۔ ایس ایف آئی کی دہلی کی صدر نادیہ نے ای ٹی وی بھارت کو بتایا کہ وہ ایک احتجاج میں حصہ لے رہی تھیں جب لوگوں کے ایک گروپ نے مبینہ طور پر ان پر حملہ کیا۔ انہوں نے کہا، ''میں اتوار کو کناٹ پلیس میں ایک احتجاج میں حصہ لے رہی تھی کہ اچانک پولیس والوں کا ایک گروپ آیا اور مجھے مارنا پیٹنا شروع کر دیا۔ حملے کے دوران میں بری طرح زخمی ہو گئی۔ میں نے کچھ خواتین مظاہرین کو جنسی زیادتی کا شکار ہوتے دیکھا۔ ایس ایف آئی دہلی اسٹیٹ کمیٹی کی رکن شرانیہ نے الزام لگایا کہ مظاہروں کے دوران پولیس اہلکاروں نے مظاہرین پر حملہ کیا اور ان کی تذلیل کی۔ انہوں نے الزام لگایا، ''وہ مظاہرین کی تذلیل کرنے لگے۔ ایک پولیس کانسٹیبل نے پیچھے سے میری قمیض کھینچی۔ وہ ہمارے پرائیویٹ پارٹس پر حملہ کر رہے تھے۔

شرانیہ نے مزید کہا کہ مظاہرین کو زبردستی پولیس وین میں دھکیل دیا گیا، جہاں انہیں سخت کوارٹرز میں رکھا گیا۔ اپنی چوٹوں کے بارے میں بتاتے ہوئے انہوں نے کہا کہ جب پولیس والے اسے اندر دھکیل رہے تھے تو اس کی ٹانگ پولیس وین کے دروازے کے پیچھے پھنس گئی جس کے نتیجے میں ہڈی ٹوٹ گئی۔ انہوں نے یہ بھی الزام لگایا کہ پولیس اہلکاروں نے مظاہرین کو واقعہ کی ریکارڈنگ کرنے سے روکا اور ان کے موبائل فون چھین لیے، انہیں گاڑیوں کے اندر واقعات ریکارڈ کرنے سے روکا۔ ایس ایف آئی نے قانونی تحفظات کی خلاف ورزی کا الزام لگایا۔ ایس ایف آئی نے کہا کہ ان کی خواتین کارکنان نے اتوار کو کناٹ پلیس میں ایک ترنگا ریلی کا انعقاد کیا تاکہ پولیس کی مبینہ بربریت اور خواتین مظاہرین اور صحافیوں پر ان افراد کے ذریعہ حملوں کے خلاف احتجاج کیا جا سکے جنہیں تنظیم نے دائیں بازو کے حامی قرار دیا ہے۔ تنظیم کے مطابق خواتین کی گرفتاری اور نظر بندی کے خلاف قانونی تحفظات کے باوجود ریلی کے دوران متعدد کارکنوں کو حراست میں لیا گیا۔

انڈین سول ڈیفنس کوڈ کی دفعہ 43(5) کا حوالہ دیتے ہوئے، ایس ایف آئی نے استدلال کیا کہ یہ شق کچھ خاص حالات کے علاوہ اور ضروری عدالتی اجازت کے ساتھ غروب آفتاب کے بعد خواتین کی گرفتاری پر پابندی لگاتی ہے۔ تنظیم نے بی این ایس ایس کے سیکشن 46(1) کا بھی حوالہ دیا، جو گرفتاری کے طریقہ کار سے متعلق تحفظات بیان کرتا ہے، اور الزام لگایا کہ پولیس کارروائی کے دوران ان حفاظتی اقدامات کی خلاف ورزی کی گئی۔

کینسر کی دواؤں پر 30 فیصد تجارتی منافع کی حد لگائے گی حکومت، مرکز نے سپریم کورٹ میں پیش کی تجویز

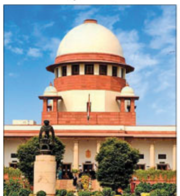

نئی دہلی (ایجنسی) مرکزی حکومت نے سپریم کورٹ کو بتایا کہ اس نے کینسر کی دواؤں پر ٹریڈ مارجن (تجارتی منافع) کو ریگولیٹ کرنے کا فیصلہ کیا ہے، تاکہ زیادہ مارک اَپ (منافع خوری) کو روکا جا سکے اور مناسب منافع بھی یقینی بنایا جا سکے۔ سالیسٹر جنرل تشار مہتا نے کہا کہ مرکزی حکومت کینسر کی ان دواؤں کی فہرست جاری کرے گی، جن پر 30 فیصد تجارتی منافع کی حد نافذ ہوگی۔ ساتھ ہی انہوں نے عدالت کو بتایا کہ بازار کے حالات اور صحت عامہ کی ضروریات کی بنیاد پر اس فہرست کو وقتاً فوقتاً اپ ڈیٹ کیا جائے گا اور اس میں نئی دوائیں شامل کی جائیں گی، جبکہ سستی دواؤں کو اس سے باہر رکھا جائے گا۔ سپریم کورٹ نے دواؤں کی قیمتوں کی وسیع پیمانے پر جانچ کی ضرورت پر زور دیا اور کہا کہ یہ عمل صرف کینسر کی دواؤں تک محدود نہیں رہنا چاہیے، بلکہ اسے دوا سازی کی پوری مارکیٹ پر نافذ ہونا چاہیے۔ سپریم کورٹ نے نان-شیڈولڈ دواؤں کی ابتدائی قیمتوں کو ریگولیٹ کرنے اور میڈیکل ڈیوائسز (طبی آلات) کی قیمتوں پر حد مقرر کرنے کا مطالبہ کرنے والی عرضی پر سماعت کے لیے 27 اکتوبر کی تاریخ طے کی ہے۔ متوقع فوائد میں ایم آر پی پر 20 سے 70 فیصد تک کمی، سالانہ 2500 کروڑ روپے کی بچت، صارفین کے اخراجات میں کمی اور دواؤں کی سستی قیمتوں پر بہتر دستیابی شامل ہوگی۔ مرکز نے یہ بھی کہا کہ ان دواؤں کے لیے 30 فیصد تجارتی منافع کی حد بالکل مناسب ہوگی۔

گزشتہ سماعت میں سپریم کورٹ نے اسٹینڈرڈ 16 فیصد ریٹیل مارجن جو ڈرگز پرائس کنٹرول آرڈر، 2013 کے تحت شیڈولڈ دواؤں کے لیے طے ہے، کو تمام نان-شیڈولڈ اور اسپتالوں میں ملنے والی دواؤں پر ایک جیسا نافذ کرنے کی تجویز دی تھی۔ جسٹس وکرم ناتھ اور جسٹس سندیپ مہتا کی بنچ نے اس تجویز پر غور کیا اور کینسر کی دواؤں پر منافع کی حد مقرر کرنے کو بہت چھوٹی بات قرار دیا۔ بنچ نے کہا کہ ہم صرف کینسر کی دواؤں پر ہی نہیں، بلکہ دواؤں کی پوری مارکیٹ کی قیمتوں کا جائزہ لینا چاہتے ہیں۔ چند مثالیں پیش کرتے ہوئے عدالت نے سوال کیا کہ بعض دواؤں کی ایم آر پی فروخت کنندگان کے لیے اصل قیمت سے 400 گنا زیادہ کیوں مقرر کی گئی تھی؟ عدالت نے مرکز سے یہ بھی کہا کہ کچھ دواؤں پر قیمتوں کی حد مقرر کرنے اور کچھ کو اس سے باہر رکھنے کے فیصلے کی وجوہات صارفین کے مفاد میں ہونی چاہئیں۔ مرکز نے دلیل دی کہ اختیار کیا جانے والا طریقہ متوازن ہونا چاہیے۔ مہتا نے کہا کہ ''قیمتوں اور دستیابی کے درمیان توازن ہونا چاہیے۔'' اس کا مقصد یہ یقینی بنانا ہے کہ دواؤں کی مارکیٹ میں ان کی دستیابی برقرار رہے۔ مرکز کی جانب سے تشار مہتا نے دلیل دی کہ ''ہم دواؤں کی پوری رینج کو کنٹرول نہیں کرنا چاہتے۔'' ساتھ ہی انہوں نے کہا کہ ہندوستان میں پہلے ہی دواؤں کی قیمتیں دنیا میں سب سے کم ہیں۔ مرکز نے خبردار کیا کہ ضرورت سے زیادہ مداخلت سے مارکیٹ کو نقصان پہنچے گا، دواؤں کی دستیابی میں کمی آئے گی اور ڈسٹری بیوشن مشکل ہو جائے گی۔

بحریہ میں مقامی طور پر تیار کردہ آبدوز شکن جنگی جہاز منگرول شامل

نئی دہلی، (یواین آئی) ماہے زمرے کے تیسرے آبدوز شکن جنگی جہاز آئی این ایس منگرول (پی 82) کو پیر کے روز ممبئی کے بحری ڈاک یارڈ میں ہندوستانی بحریہ کے بیڑے میں شامل کیا گیا۔ کوچین شپ یارڈ لمیٹڈ، کوچی میں تیار کیے گئے اس جنگی جہاز میں 80 فیصد سے زیادہ مقامی طور پر تیار کردہ سامان استعمال کیا گیا ہے۔ آئی این ایس منگرول کو ساحلی علاقوں اور کم گہرے پانی میں کام کرنے کے لیے تیار کیا گیا ہے۔ یہ آبدوزوں کا پتہ لگانے، پانی کے اندر نگرانی کرنے، سمندری خطرات سے نمٹنے اور بارودی سرنگوں سے متعلق کام انجام دینے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ اس میں نصب جدید سونار، آلاتِ حس اور ہتھیار پانی کے اندر موجود خطرات کا پتہ لگانے اور ان کا مقابلہ کرنے میں مدد کریں گے۔ مغربی بحری کمان کے فلیگ آفیسر کمانڈنگ اِن چیف، وائس ایڈمرل سنجے واتسیان کی صدارت میں منعقدہ تقریب میں اعلیٰ فوجی افسران، وزارت دفاع کے نمائندوں اور صنعتی شعبے سے تعلق رکھنے والے افراد نے شرکت کی۔

تاریخ میں درج ہوگا کہ جب ملک بحران میں تھا، تب سپریم کورٹ نے عوام کے لیے اپنے دروازے بند کر دیے تھے: سنجے راؤت

نئی دہلی (ایجنسی) لوک سبھا میں حزب اختلاف کے قائد راہل گاندھی اور کانگریس کے قومی صدر ملکارجن کھڑگے سے چیف جسٹس آف انڈیا سوریہ کانت نے ملنے سے انکار کر دیا ہے۔ اب یہ معاملہ مزید بڑھتا ہوا نظر آ رہا ہے، کیونکہ آج پوری اپوزیشن 'دہلی چلو مارچ' کرتے ہوئے سپریم کورٹ کا گھیراؤ کرنے کی تیاری کر رہی ہے۔ اس معاملے پر شیوسینا (یو بی ٹی) کے راجیہ سبھا رکن سنجے راؤت نے کہا کہ ''آج انڈیا بلاک کا سپریم کورٹ تک مارچ ہوگا اور ہم پیدل جائیں گے۔ اس میں انڈیا بلاک کی تمام اتحادی پارٹیاں شامل ہیں۔ ہم نے سپریم کورٹ کے ججوں اور چیف جسٹس سے ملاقات کی درخواست کی تھی۔ مجھے معلوم ہوا تھا کہ آج 4 یا 5 بجے کے درمیان ملاقات کا وقت دیا گیا تھا، لیکن بعد میں اچانک اسے منسوخ کر دیا گیا۔''

سنجے راؤت نے مزید کہا کہ ''چیف جسٹس آف انڈیا کہتے ہیں کہ انہیں اپوزیشن لیڈر یا ان کے وفد سے ملاقات کرنے کا اختیار نہیں ہے اور وہ سیاسی لوگوں سے نہیں مل سکتے۔ اس سے ملک کے عوام حیران ہوئے۔ چند ماہ قبل ہم نے ایک تصویر دیکھی تھی، جس میں ملک کے چیف جسٹس سمیت ہائی کورٹ اور سپریم کورٹ کے تقریباً 60 سے 70 جج سیاسی رہنماؤں کے ساتھ لندن میں بیڈمنٹن کھیل رہے تھے۔ بی جے پی کے لوگ بھی بڑے پیار سے بیڈمنٹن کھیل رہے تھے۔ ہم نے دیکھا ہے کہ کئی ریاستوں میں بی جے پی کے سیاسی پروگراموں میں جج موجود رہتے ہیں۔ ہائی کورٹ یا سپریم کورٹ کے ججوں کے استقبال کے لیے وزرائے اعلیٰ عشائیہ کا بھی اہتمام کرتے ہیں۔ وہاں بھی وہ جاتے ہیں۔ ایسی باتیں ہیں۔''

راجیہ سبھا رکن نے میڈیا سے بات کرتے ہوئے کہا کہ ''جج کہتے ہیں کہ وہ سیاست دانوں سے نہیں ملیں گے۔ ہم اپنے گھر میں شادی کا دعوت نامہ دینے یا گنپتی کی آرتی میں شرکت کی دعوت دینے تو نہیں جا رہے ہیں۔ جس طرح مودی جی چندر چوڑ کے گھر گئے تھے؟ ہمارے گھر میں ایسا کوئی پروگرام نہیں ہے کہ ہم کہیں کہ آئیے، آئیے، ہمارے گھر تشریف لائیے۔'' سنجے راؤت کے مطابق آج ملک کا جمہوری نظام خطرے میں ہے۔ ملک کا آئین خطرے میں ہے۔ ملک کے عوام سڑکوں پر اتر رہے ہیں۔ یہاں آمریت چل رہی ہے۔ انتخابات میں دھاندلی اور ووٹوں کی چوری ہو رہی ہے اور انصاف کے لیے تمام دروازے بند ہو گئے ہیں۔ ملک شیطانوں کے ہاتھوں میں چلا گیا ہے۔ اسی لیے، ہم عدالت کے دربار میں جانا چاہتے ہیں، لیکن اس نے تو اپنے دروازے ہی بند کر دیے ہیں۔ تاریخ میں یہ بات درج ہو جائے گی کہ جب ملک بحران میں تھا تو سپریم کورٹ نے عوام کے لیے اپنے دروازے بند کر دیے تھے۔ شیوسینا لیڈر نے آخر میں کہا کہ ''عدالت عوام، ملک، جمہوریت اور آئین کے لیے ہے۔ اگر ہمیں آپ سے مل کر کچھ گزارش کرنی ہے اور ملک میں جو کچھ ہو رہا ہے، اسے آپ کے علم میں لانا ہے تو 24 گھنٹے نہیں، صرف 24 منٹ کے لیے دروازہ کھول دیجیے۔ اب مودی جی نام کے وزیر اعظم ہیں جو یہاں پوری آرمی بٹھا رکھی ہے۔ بس ان کے بھروسے ان کا وزیر اعظم کا عہدہ اور امت شاہ کا وزیر داخلہ کا عہدہ چل رہا ہے۔ وہ بھی ہٹ جائیں گے۔''

حقوق انسانی کمیشن کی اصل کسوٹی آخری شخص تک انصاف پہنچانا: جسٹس سوریہ کانت

نئی دہلی، (یواین آئی) سپریم کورٹ کے چیف جسٹس سوریہ کانت نے کہا ہے کہ انسانی حقوق کمیشن کی اصل کسوٹی صرف معاملات کو نمٹانا نہیں، بلکہ معاشرے کے سب سے کمزور شخص تک انصاف اور اس کے حقوق کی رسائی کو یقینی بنانا ہے۔ آئین ہر شہری کو عزت، مساوات، آزادی اور انصاف کا بھروسہ دیتا ہے اور ان حقوق کی حفاظت زمین پر ہونی چاہیے۔ جسٹس سوریہ کانت نے پیر کے روز یہاں قومی انسانی حقوق کمیشن (این ایچ آر سی) کے 33 ویں یوم تاسیس کے پروگرام سے بطور مہمانِ خصوصی خطاب کرتے ہوئے کہا کہ کمیشن ان لوگوں کی آواز بن سکتا ہے، جن کے لیے عدالت تک پہنچنا مشکل ہے۔ انہوں نے کہا کہ حراست میں تشدد اور موت، بندھوا مزدوری نیز محروم طبقات کے حقوق سے جڑے معاملات میں کمیشن کا کردار انتہائی اہم ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ حقوق کی خلاف ورزی کی نشاندہی کے ساتھ ساتھ متاثرین کو راحت دینا اور ایسے واقعات کے اعادہ کو روکنا بھی ضروری ہے۔ چیف جسٹس نے پینے کے صاف پانی کو باوقار زندگی کا ضروری حصہ قرار دیتے ہوئے کہا کہ صرف نل کا کنکشن دینا کافی نہیں ہے۔ پانی صاف، محفوظ اور ضرورت کے وقت دستیاب ہونا چاہیے۔ آلودہ پانی زندگی اور صحت کے لیے خطرہ ہے۔ پانی کے وسائل کو بچانا آنے والی نسلوں کے تئیں بھی ہماری ذمہ داری ہے۔ انہوں نے کہا کہ ریاستی انسانی حقوق کے کمیشن مقامی سطح پر شکایات سننے اور متاثرین تک پہنچنے میں اہم کردار ادا کر سکتے ہیں۔ صحت، خوراک، رہائش، روزگار اور صاف ستھرا ماحول جیسے حقوق بھی باوقار زندگی سے جڑے ہوئے ہیں۔ جسٹس سوریہ کانت نے کہا کہ قومی انسانی حقوق کمیشن نے 33 سال میں 24 لاکھ سے زائد کیس درج کیے اور 23 لاکھ سے زیادہ کا تصفیہ کیا ہے۔ انہوں نے کمیشن کے موبائل ایپ اور ریکارڈز کی ڈیجیٹلائزیشن کی پہل کی تعریف کرتے ہوئے کہا کہ اس سے لوگوں کو شکایت درج کرنے، اس کی صورتحال جاننے اور معلومات حاصل کرنے میں آسانی ہوگی۔

جنگلا کے وزیر کی جنگلات افسران کو پائیدار ترقی کے محرک بننے کی اپیل

نئی دہلی، 12 اکتوبر (یواین آئی) ماحولیات، جنگلات اور موسمیاتی تبدیلی کے وزیر بھوپیندر یادو نے انڈین فارسٹ سروس (آئی ایف ایس) کے افسران سے روایتی ریگولیٹری کاموں سے آگے بڑھ کر پائیدار ترقی کے رہنما، اختراع کار اور محرک بننے کی اپیل کی ہے۔ مسٹر یادو نے پیر کے روز یہاں انڈین فارسٹ سروس کے مڈ کریئر ٹریننگ کے تیسرے مرحلے کے افسران سے بات چیت کے دوران جنگلی حیات کے تحفظ، جنگلات اور درختوں کے احاطے میں اضافے اور ماحولیاتی نظام کی حفاظت میں ہندوستان کی کامیابیوں کا ذکر کیا۔

جنرل دھیرج سیٹھ نے ایشین گیمز 2026 میں تمغے جیتنے والے فوجی کھلاڑیوں کو اعزاز سے نوازا

نئی دہلی۔ فوج کے سربراہ جنرل دھیرج سیٹھ نے پیر (12 اکتوبر) کو ایشین گیمز 2026 میں تمغے جیتنے والے فوجی کھلاڑیوں کو اعزاز سے نوازا۔ اس موقع پر انہوں نے کھلاڑیوں کی کامیابیوں، نظم و ضبط اور محنت کی ستائش کی۔ فوج کا مقصد نوجوان صلاحیتوں کو مناسب تربیت اور بہتر سہولیات فراہم کر کے بین الاقوامی سطح کے کھلاڑی تیار کرنا ہے، تاکہ وہ اولمپکس میں بھی ملک کے لیے تمغے جیت سکیں۔ غور طلب ہے کہ ہندوستانی فوج کے کھلاڑیوں نے ایشین گیمز 2026 میں شاندار کارکردگی کا مظاہرہ کرتے ہوئے 20 تمغے اپنے نام کیے۔ ان میں 6 طلائی، 8 نقرئی اور 6 کانسے کے تمغے شامل ہیں۔ فوجی کھلاڑیوں کی اس کارکردگی نے ایشین گیمز میں ہندوستان کے مجموعی 85 تمغوں میں تقریباً 24 فیصد کا تعاون دیا۔ اب ہندوستانی فوج اپنی توجہ لاس اینجلس اولمپکس 2028 کی تیاریوں پر مرکوز کر رہی ہے۔

فوج کے مطابق ان کھیلوں میں کچھ کھلاڑیوں نے ایسی کامیابیاں حاصل کیں، جن سے ہندوستانی کھیلوں کی دنیا میں نئے ریکارڈ قائم ہوئے۔ نائب صوبیدار نیرو ڈھانڈا نے 2 طلائی اور 1 چاندی کا تمغہ جیت کر شاندار کارکردگی کا مظاہرہ کیا۔ وہ ایشین گیمز میں خواتین کی ٹریپ شوٹنگ میں انفرادی طلائی تمغہ جیتنے والی پہلی ہندوستانی خاتون بنیں۔ **ایتھلیٹکس** میں نائب صوبیدار گلبیر سنگھ نے 3 انفرادی تمغے جیتے۔ حولدار ساون بروال نے میراتھن میں چاندی کا تمغہ حاصل کیا۔ ان کی اس کامیابی کے ساتھ اس مقابلے میں ہندوستان کا تمغہ جیتنے کا 44 سالہ انتظار ختم ہو گیا۔ حولدار انکش نے بھی طلائی تمغہ جیت کر فوج کے ذریعے صلاحیتوں کی شناخت اور کھلاڑیوں کو تیار کرنے کے نظام کی کامیابی کو نمایاں کیا۔

احتجاجی مظاہروں کے درمیان سنجے سنگھ نے پی ایم مودی کو لکھا خط

پارلیمنٹ کا خصوصی اجلاس بلانے کا مطالبہ

چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار کے خلاف ملک میں جاری احتجاجی مظاہروں کے درمیان عام آدمی پارٹی (عاپ) کے راجیہ سبھا رکن سنجے سنگھ نے وزیر اعظم نریندر مودی کو خط لکھا ہے۔ اس میں انہوں نے پارلیمنٹ کا خصوصی اجلاس بلانے کا مطالبہ کیا ہے۔ عاپ لیڈر نے خط میں ووٹ چوری، ووٹر لسٹ سے 13 کروڑ سے زیادہ نام حذف کیے جانے کے مبینہ واقعات، اپنے جمہوری حقوق کا استعمال کرنے والے عام لوگوں کے خلاف پولیس کارروائی اور انہیں حراست میں لیے جانے کے واقعات کا ذکر کیا ہے۔ ساتھ ہی ان مسائل پر ایوان میں بحث کرانے کا مطالبہ بھی کیا ہے۔ عاپ رکن پارلیمنٹ سنجے سنگھ نے وزیر اعظم مودی کو لکھے خط میں کچھ دیگر اہم باتیں بھی لکھیں ہیں۔ انہوں نے کہا ہے کہ ''ایس آئی آر کے نام پر بڑے پیمانے پر ووٹروں کے نام حذف کیے جانے سے ہمارے انتخابی عمل کی سالمیت، شفافیت اور غیر جانب داری کے حوالے سے سنگین خدشات پیدا ہوئے ہیں۔'' انہوں نے مزید لکھا کہ ''اتنے بڑے پیمانے پر نام غلط طریقے سے حذف کیے جانے کے الزامات پر وضاحت، جوابدہی اور پارلیمنٹ میں جامع بحث ضروری ہے۔

نئے آزاد تجارتی معاہدوں سے ملک میں روزگار کے مواقع بڑھیں گے: پیوش گوئل

نئی دہلی، (یواین آئی) مرکزی وزیر تجارت و صنعت پیوش گوئل نے کہا ہے کہ ہندوستان کے نئے آزاد تجارتی معاہدوں (ایف ٹی اے) سے ملک کے نوجوانوں کے لیے روزگار کے مواقع میں اضافہ ہوگا۔ مسٹر گوئل نے پیر کو نئی دہلی میں منعقدہ ایک مباحثے کے دوران کاروباری اداروں، اسٹارٹ اپس اور نوجوانوں کے لیے مواقع پیدا کرنے کی کوششوں کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ ہم لوگوں کو روزگار کے مواقع فراہم کرنے، اپنے اسٹارٹ اپس کے لیے نئے امکانات پیدا کرنے اور نوجوانوں کو نئے خیالات پیش کرنے کا موقع دینے کے لیے عالمی بازار کا حصہ بننا چاہتے ہیں۔ اس پروگرام کا موضوع دہلی ڈائیلاگ: مستقبل کے لیے تیار ہندوستان کی خاطر پالیسیاں تھا۔ وزیر تجارت نے کہا کہ آزاد تجارتی معاہدوں کے ذریعے عالمی بازاروں کے ساتھ بھارت کے بڑھتے ہوئے روابط سے ہندوستانی کاروباری اداروں کے لیے تجارت اور نوجوانوں کے لیے روزگار کے نئے مواقع پیدا ہوں گے۔ انہوں نے دنیا کی بہترین ٹیکنالوجیز سے استفادہ کرنے اور ان شعبوں کی نشاندہی کرنے کے لیے دوہری حکمت عملی اپنانے پر زور دیا، جن میں روزگار اور کاروبار کے وسیع امکانات موجود ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ترقی یافتہ معیشتوں کے ساتھ ہندوستان کی شراکت داری دونوں فریقوں کے لیے فائدہ مند ثابت ہو سکتی ہے۔ بھارت کو جدید ٹیکنالوجیز اور اعلیٰ معیار کے الیکٹرانک آلات تک رسائی حاصل ہو سکتی ہے، جبکہ ٹیکسٹائل، جوتوں، زراعت اور غذائی مصنوعات کی پروسیسنگ کے شعبوں میں بھی بھارت کے پاس پیش کرنے کے لیے بہت کچھ ہے۔

عالمی روابط اور خود انحصاری کے حوالے سے بھارت کے نقطۂ نظر پر زور دیتے ہوئے مسٹر گوئل نے کہا کہ ہم دنیا کے لیے بھارت کے دروازے بند نہیں کر رہے ہیں، بلکہ حقیقت یہ ہے کہ ہم انہیں پوری طرح کھول رہے ہیں۔ مسٹر گوئل نے کہا کہ ملک میں درآمدات میں اضافہ گھریلو صنعت اور بین الاقوامی سرمایہ کاروں کے لیے مواقع کی نشاندہی بھی کرتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ الیکٹرانک مصنوعات اور گھریلو استعمال کے برقی آلات کی بڑھتی ہوئی مانگ سے سیمی کنڈکٹر فیکٹریوں سمیت ملک میں مینوفیکچرنگ کے شعبے میں سرمایہ کاری کو فروغ مل سکتا ہے۔ انہوں نے سیاحت کو بھی ایسا شعبہ قرار دیا جس میں روزگار اور تجارت کے نئے مواقع پیدا کرنے کی بھرپور صلاحیت موجود ہے۔ انہوں نے جرمنی اور جاپان جیسے ممالک میں بھارتی کارکنوں کی بڑھتی ہوئی مانگ کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ بھارتی پیشہ ور افراد میں بین الاقوامی بازاروں میں اپنا کردار ادا کرنے کی بھرپور صلاحیت ہے۔ مسٹر گوئل نے عالمی سطح پر بھارتی کارکنوں پر کیے جانے والے اعتماد کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ ان کی دیانت داری اور دوسروں کی دیکھ بھال کے تئیں ان کے عزم کی وجہ سے انہیں احترام کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔

پیوش گوئل نے پیر کو کہا کہ ہندوستان اور برطانیہ نے باہمی تعاون کو مزید بہتر بنانے اور دونوں ممالک کی کاروباری اکائیوں کے لیے نئے مواقع پیدا کرنے کے عزم کا اظہار کیا ہے۔ مسٹر گوئل نے ہندوستان کے دورے پر آئے برطانیہ کے وزیر برائے کاروبار، اختراع، سائنس اور تجارت جوناتھن رینالڈز کے ساتھ نئی دہلی میں مشترکہ اقتصادی و تجارتی کمیٹی (جیٹکو) کے 16 ویں اجلاس کی صدارت کی۔ دونوں ممالک کے وفود کی سطح پر ہونے والی اس میٹنگ میں باہمی تجارت اور اقتصادی ترجیحات کو آگے بڑھانے سے متعلق امور پر تبادلہ خیال کیا گیا۔

کسی کے گھر میں کیسے داخل ہو سکتی ہے پولیس؟

دہلی ہائی کورٹ کا سوال، ندیم خان کی مبینہ حراست پر نوٹس

نئی دہلی، 12 اکتوبر (یواین آئی) دہلی ہائی کورٹ نے ایسوسی ایشن فار پروٹیکشن آف سول رائٹس (اے پی سی آر) کے قومی سکریٹری ندیم خان کی مبینہ حراست اور مسلسل نگرانی کے معاملے میں دہلی پولیس کو نوٹس جاری کرتے ہوئے دو ہفتوں کے اندر اسٹیٹس رپورٹ داخل کرنے کی ہدایت دی ہے۔ پیر کو سماعت کے دوران عدالت نے سوال کیا کہ پولیس کسی شخص کے گھر میں اس طرح کیسے داخل ہو سکتی ہے اور اسے حراست میں رکھنے کی قانونی بنیاد کیا ہے؟ یہ اطلاع پریس کے لیے جاری ایک ریلیز میں دی گئی۔ قائم مقام چیف جسٹس نتن واسودیو سامبرے اور جسٹس سنجے شرما پر مشتمل بنچ ندیم خان کی عرضی پر سماعت کر رہی تھی۔ عرضی میں الزام لگایا گیا ہے کہ پولیس نے 29 ستمبر کو انہیں جنتر منتر پر مجوزہ پُرامن احتجاج میں شرکت سے روکنے کے لیے کئی گھنٹے تک گھر میں روکے رکھا۔ ندیم خان کے وکیل شاہ رخ عالم نے عدالت کو بتایا کہ پولیس اہلکار بغیر کسی تحریری حکم یا نوٹس کے ان کے موکل کے گھر اور دفتر پہنچے اور صبح ساڑھے نو بجے سے شام ساڑھے پانچ بجے تک انہیں باہر جانے سے روکے رکھا۔ وکیل کے مطابق، اس واقعے کے بعد سے بھی ان کی نقل و حرکت پر نظر رکھی جا رہی ہے اور انہیں فون کر کے سرگرمیوں کے بارے میں پوچھا جاتا ہے۔ وکیل نے الزام لگایا کہ پولیس نے حراست کی تحریری وجوہات فراہم نہیں کیں اور نہ ہی انہیں مجسٹریٹ کے سامنے پیش کیا گیا۔ انہوں نے اس کارروائی کو غیر قانونی اور ہراسانی قرار دیتے ہوئے عدالت سے مداخلت کی اپیل کی۔ دوسری جانب، دہلی پولیس نے حراست میں لیے جانے کی تردید کرتے ہوئے کہا کہ اہلکار صرف معلومات حاصل کرنے اور ندیم خان کی نقل و حرکت پر نظر رکھنے کے لیے وہاں گئے تھے۔ پولیس کے مطابق، اہلکار شام ساڑھے پانچ بجے واپس چلے گئے اور اس کے بعد ان سے کوئی رابطہ نہیں کیا گیا۔ عدالت نے پولیس کے اس بیان کو ریکارڈ پر لیا کہ اب ندیم خان کو فون نہیں کیے جائیں گے۔ بنچ نے واضح کیا کہ احتجاج کی اجازت کا معاملہ الگ ہے، لیکن کسی شخص کو روکنے کے لیے قانونی جواز ضروری ہے۔ عدالت نے پولیس کو دو ہفتوں میں اسٹیٹس رپورٹ داخل کرنے کی ہدایت دی۔ عرضی میں یہ بھی الزام لگایا گیا ہے کہ ندیم خان کو عبادت گاہوں پر حملوں اور انتخابی فہرستوں کی خصوصی جامع نظر ثانی (ایس آئی آر) کے دوران ناموں کے اخراج کے خلاف جنتر منتر پر مجوزہ احتجاج میں شرکت سے روکنے کے لیے گھر میں روکا گیا تھا۔ درخواست گزار نے نئی دہلی ضلع میں جنتر منتر سمیت مختلف مقامات پر اجتماعات اور مظاہروں کے لیے پیشگی تحریری اجازت لازمی قرار دینے والے پولیس کے امتناعی حکم کو بھی چیلنج کیا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ یہ پابندیاں آئین کے تحت حاصل آزادیٔ اظہار اور پُرامن احتجاج کے بنیادی حقوق کی خلاف ورزی ہیں۔

اتراکھنڈ میں 315 سڑکوں اور 32 پلوں کی تعمیر کی تجاویز کو جلد ملے گی منظوری

نئی دہلی، (یواین آئی) اتراکھنڈ کے دیہی علاقوں میں سڑکوں کے رابطے کو مضبوط کرنے کی سمت میں ایک بڑا قدم اٹھایا گیا ہے۔ وزیر اعلیٰ پشکر سنگھ دھامی نے پیر کے روز نئی دہلی میں زراعت و کسانوں کی بہبود اور دیہی ترقی کے مرکزی وزیر شیوراج سنگھ چوہان سے ملاقات کی اور پردھان منتری گرام سڑک یوجنا (پی ایم جی ایس وائی) کے چوتھے مرحلے کے تحت ریاست میں سڑک اور پلوں کی تعمیر کے تجاویز پر تفصیلی تبادلہ خیال کیا۔ مرکزی وزیر نے 315 موٹر سڑکوں اور 32 پلوں کی تعمیر کے تجاویز کو جلد از جلد منظوری دینے کی سمت میں ضروری کارروائی کرنے کا یقین دلایا۔ ان تجاویز کے تحت 1,777 کلومیٹر لمبائی کی 315 سڑکوں کی تعمیر پر 2,526 کروڑ روپے اور 32 پلوں کی تعمیر پر 182 کروڑ روپے خرچ ہونے کا تخمینہ ہے۔ اس طرح کل 2,708 کروڑ روپے کی لاگت سے تعمیراتی کام تجویز کیے گئے ہیں۔ ان پروجیکٹس کے توسط سے ریاست کی 610 آبادیوں کو سڑکوں کے نیٹ ورک سے جوڑنے کا ہدف ہے۔

موریہ کا اویسی اور اپوزیشن پر حملہ، بی جے پی کی جیت کا دعویٰ

یوپی کی 403 نشستوں پر مقابلے اور تیسری بار حکومت بنانے کا اعلان

پریاگ راج، 12 اکتوبر (یو این آئی) اتر پردیش کے نائب وزیر اعلیٰ کیشو پرساد موریہ نے اے آئی ایم آئی ایم کے سربراہ اسدالدین اویسی کے چیف منسٹر یوگی آدتیہ ناتھ کو ایودھیا کے بجائے سنبھل اور گورکھپور سے اکھلیش یادو کے الیکشن لڑنے کے چیلنج کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ ریاست کی قیادت کرنے والے لیڈر ریاست کی تمام 403 سیٹوں پر الیکشن لڑتے ہیں۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ سب سے زیادہ سیٹیں جیتنے والی پارٹی حکومت بناتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ بی جے پی اتر پردیش میں تیسری بار مکمل اکثریت کی حکومت بنائے گی۔ انہوں نے کہا کہ بی جے پی کا پارلیمانی بورڈ فیصلہ کرتا ہے کہ کون کہاں سے الیکشن لڑے گا۔ اس کا فیصلہ نہ تو اویسی کریں گے اور نہ ہی اکھلیش یادو کریں گے۔ کیشو پرساد موریہ نے کہا کہ اے آئی ایم آئی ایم کے سربراہ اسدالدین اویسی میڈیا کی جگہ حاصل کرنے کے لیے اس طرح کے ہلکے پھلکے بیانات دیتے رہتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہمارا واحد مقصد اتر پردیش کی تمام 403 سیٹوں پر این ڈی اے کے اتحادیوں کے ساتھ مل کر مقابلہ کرنا ہے۔ بی جے پی اور اس کے اتحادی تمام سیٹیں جیتنے کی کوشش کریں گے۔ کانگریس کی نو منتخب ریاستی صدر آرادھنا مشرا مونا عہدہ سنبھالنے کے موقع پر مار پیٹ کو کانگریس کا اندرونی مسئلہ قرار دیتے ہوئے کہا کہ اتر پردیش میں کانگریس کہیں نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ کانگریس قائدین اور کارکنان وقتاً فوقتاً اپنے وجود اور بقا کو ظاہر کرنے کے لیے کچھ حرکات کا سہارا لیتے ہیں۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ کانگریس صرف دفتروں تک محدود ہے اور صرف کاغذوں پر موجود ہے۔ مزید برآں، کانگریس کے پاس صرف مٹھی بھر عہدے دار رہ گئے ہیں۔ مبینہ ووٹ چوری اور ایس آئی آر کے خلاف دہلی میں سپریم کورٹ تک مارچ میں قائد حزب اختلاف راہل گاندھی کی شرکت کے بارے میں مسٹر موریہ نے کہا کہ کانگریس، سماج وادی پارٹی، عام آدمی پارٹی، شیوسینا اور ترنمول کانگریس جیسی جماعتوں کے ساتھ، سبھی آل انڈیا اتحاد کا حصہ ہیں۔ آل انڈیا الائنس پارٹیاں خالصتاً ڈرامہ رچ رہی ہیں۔ انہوں نے الزام لگایا ہے کہ الیکشن کمیشن کے خلاف اپوزیشن جماعتوں کی تحریک کو کوئی پذیرائی نہیں مل رہی ہے۔ یہ لوگ صرف الیکٹرانک پرنٹ اور سوشل میڈیا میں نظر آنا چاہتے ہیں۔ انہوں نے کہا ہے کہ اگر انہیں الیکشن کمیشن آف انڈیا کی طرف سے ووٹر لسٹ میں نام کو حذف کرنے، شامل کرنے یا درست کرنے میں کوئی مسئلہ ہے تو سیاسی جماعتیں فارم 6، فارم 7 اور فارم 8 کو بھرنے کا کام کرتے ہیں۔ راہل گاندھی کی طرح ڈرامہ نہیں کرتے۔ وہ اکھلیش یادو کی طرح بیان نہیں دیتے۔ انہوں نے کہا کہ جو سیاسی جماعت کی شکل میں خدمت کا جذبہ رکھتے ہیں، وہ اپنے کارکنوں کے ذریعے ہی فارم بھرتے ہیں اور جہاں کہیں کوئی بے ضابطگی ہوتی ہے اسے درست کرنے کا کام کرتے ہیں۔

احتجاج کرنا جمہوری حق، ہمیں دہلی جانے سے روکنا حکومت کے خوف کا مظہر: ونود سنگھ

مہاراج گنج، 12 اکتوبر (یو این آئی) مہاراج گنج میں حراست میں لئے گئے کانگریس لیڈروں نے پیر کو الزام لگایا کہ انہیں بغیر کسی واضح وجہ یا تحریری حکم کے اپنے گھر سے نکلنے سے روکا جا رہا ہے، جو کہ ان کے جمہوری حقوق کی خلاف ورزی ہے۔ ضلع کانگریس نے آن لائن ویڈیو کانفرنسنگ کے ذریعہ ایک پریس کانفرنس کا انعقاد کیا جس میں کانگریس قائدین نے گھر میں نظر بند شرکت کی۔ پریس کانفرنس میں یواہلہ بول کے قومی ایگزیکٹو صدر اور کانگریس لیڈر گووند مشرا نے کہا، حکومت مجھے میرے گھر تک محدود کر سکتی ہے، لیکن وہ میری آواز کو بند نہیں کر سکتی، مجھے بغیر کسی واضح وجہ، نوٹس یا تحریری حکم کے چار دن تک گھر سے باہر جانے سے روکا گیا، اگر حکومت کو ووٹ چوری ❌ کے الزامات کو جھوٹا لگتا ہے، تو وہ احتجاج کرنے والوں کو گھروں میں نظر بند کر کے حقائق کے طور پر جواب کیوں دے گی۔ گرفتاری سے احتجاج نہیں رکے گا اور راہل گاندھی کی قیادت میں جمہوریت اور ووٹروں کے حقوق کی یہ لڑائی جاری رہے گی۔

فاطمہ زہراؑ کے کردار کی پیروی کرنے والی بیٹی باعث رحمت ہے

مریم حیدری زیدی مرحومہ کے چالیسویں کی مجلس میں مولانا ڈاکٹر سید کوثر مجتبیٰ کا خطاب

علی گڑھ (اسٹاف رپورٹر): ایک مجلس چہلم برائے ایصال ثواب مریم حیدر زیدی مرحومہ کے لیے امامیہ ہال نیشنل کالونی امیر نشان علی گڑھ میں انعقاد ہوا۔ مجلس کا آغاز تلاوت کلام ربانی سے ہوا۔ اس کے بعد امروہہ کے ممتاز و معروف سوز خواں جناب سید سجاد نقوی صاحب و ہمنوا نے سوز و سلام پیش کیا۔ چونکہ مجلس ایک معذور دختر کے لیے غمزدہ باپ جناب سید مظہر حیدر زیدی صاحب نے منعقد کی تھی، معذور کی خدمت، دیکھ بھال اور پرورش پر مترجم قرآن مجید، مفکر، اور دانشور مولانا سید شاہد حسین میثم صاحب قبلہ نے معذور اولادوں کے لیے لوگوں کے خیالات، پرورش اور اجر و ثواب پر روشنی ڈالی کہ معذور شخص کی دیکھ بھال اور خدمت کرنے والا خدا کی راہ میں جہاد کرنے والا جیسا ہے۔ معذور کی خدمت و دلجوئی کرنے والے کے لیے فرمایا "جب تم آخری وقت میں بدحواس ہو گے تو خدا مدد کرے گا۔" آپ لوگ معذور بچوں کو بوجھ نہ سمجھیں۔ وہ اپنے والدین کو پیارے ہوتے ہیں۔ والدین کے لیے آنکھوں کی ٹھنڈک ہیں۔ مجلس کو خطاب مولانا ڈاکٹر سید کوثر مجتبیٰ صاحب نے کیا۔ انہوں نے سورہ آل عمران کی آیت مبارکہ نمبر 42 کے حوالے سے حضرت مریمؑ کی فضیلتوں کو بیان فرمایا۔ اس آیت کا ترجمہ ہے: "اور (یاد کرو) جب فرشتوں نے کہا: اے مریم! بیشک اللہ نے تمہیں چن لیا ہے اور تمہیں پاک کر دیا ہے اور تمہیں تمام جہان کی عورتوں پر منتخب کر لیا ہے۔" مذکورہ بالا آیت میں حضرت مریم علیہا السلام کے بلند مقام، عظمت اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے انہیں عطا کردہ خصوصی انعامات کا ذکر کیا، جیسے اللہ تعالیٰ نے حضرت مریم علیہا السلام کو اپنی عبادت، بندگی اور خدمت کے لیے خاص طور پر منتخب کیا۔ آپ کو کفر، شرک، اخلاقی آلائشوں اور تمام بری باتوں سے پاک و صاف رکھا گیا۔ احادیثِ مبارکہ کے مطابق دنیا کی چار باکمال اور افضل ترین خواتین میں حضرت مریم علیہا السلام کا شمار ہوتا ہے۔ مولانا ڈاکٹر کوثر مجتبیٰ صاحب قبلہ نے حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا پیارے نبی حضرت محمد مصطفیؐ کی لختِ جگر، اہل بیتِ اطہار اور خواتینِ جنت کی سردار کی فضیلت و عظمت سے کثیر تعداد میں حاضرین مجلس کو آگاہ کرایا۔ آپ نے فرمایا کہ سب سے اہم فضائل و مناقب میں بضعۃ النبیؐ ہیں: رسول اکرمؐ نے فرمایا: "فاطمہ میرا جز ہے" یعنی فاطمہؑ نبیؐ کی نبوت، رسولؐ کی رسالت، سخاوت، شجاعت، نیکی گویا تمام کمالات و خصوصیات میں شامل ہیں۔ حضرت فاطمہ زہراؑ تاجدار انبیاءؐ کی بیٹی، کل ایمان امیر المومنین حضرت علیؑ کی زوجہ اور نوجوانان جنت کے سردار حسنین کریمینؑ کی مادر گرامی ہیں۔ آپؑ کو اولین و آخرین کی تمام خواتین اور جنتی خواتین کی سردار کا بلند مقام حاصل ہے۔ رسول اکرمؐ نے آپؑ کو عبادت اور سکونِ قلب کے لیے جو خاص ذکر عطا کیا (33 بار سبحان اللہ، 33 بار الحمدللہ، 34 بار اللہ اکبر)، وہ تسبیح فاطمہؑ کے نام سے مشہور ہے۔ ڈاکٹر سید کوثر مجتبیٰ صاحب نے فرمایا کی بیٹا نعمت ہے اور بیٹی رحمت ہے جس کا کوئی حساب نہیں ہے۔ لیکن بیٹی وہی اپنے باپ کے لیے رحمت ہے جب وہ فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کے کردار کی پیروی کرے۔ انہوں نے کہا کہ یہ کیسے ممکن ہے کہ کوئی نوجوانان جنت کی ماں پر ظلم و ستم کرے اور جنت کی تمنا کرے۔

خانقاہ فیض الرسول براؤں شریف میں عرس کی تیاریوں کا جائزہ

21 نومبر کو عرس لطیفی و عرس مخدومہ اہل سنت کا انعقاد

بانسی/ دارالعلوم فیض الرسول و خانقاہ فیض الرسول براؤں شریف میں 21 نومبر کو منعقد ہونے والے عرس لطیفی اور عرس مخدومہ اہل سنت کی تیاریوں کو حتمی شکل دینے کے لیے ایک اہم جائزہ میٹنگ منعقد ہوئی میٹنگ شہزادۂ شعیب الاولیاء پیر علامہ غلام عبدالقادر علوی سجادہ نشین خانقاہ فیض الرسول و ناظم اعلیٰ دارالعلوم فیض الرسول کی سرپرستی نبیرۂ شعیب الاولیاء پیر مفتی الحاج محمد آصف علوی ازہری نائب سجادہ نشین و مہتمم دارالعلوم فیض الرسول براؤں شریف کی صدارت اور علامہ علی حسن علوی ازہری پرنسپل دارالعلوم فیض الرسول کی قیادت میں منعقد ہوئی اجلاس میں عرس کمیٹی کے ذمہ داران اور دارالعلوم کے جملہ اساتذۂ کرام نے شرکت کی اس موقع پر عرس کی تیاریوں کا جائزہ لینے کے ساتھ مختلف امور کی انجام دہی کے لیے اساتذہ اور ذمہ داران کو ضروری ہدایات دی گئیں میٹنگ سے خطاب کرتے ہوئے شہزادۂ شعیب الاولیاء پیر علامہ غلام عبدالقادر علوی نے حضرت شاہ عبداللطیف ستھنوی علیہ الرحمہ کی علمی و روحانی عظمت پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا کہ آپ سلسلۂ ولایت کے جلیل القدر بزرگ اور روحانیت کے درخشاں آفتاب تھے آپ نے میرے والد گرامی سرکار براؤں شریف حضور شعیب الاولیاء کو اپنے روحانی فیوض و برکات سے مالا مال فرمایا حضور شعیب الاولیاء نے اسی روحانی فیض کے ذریعے پورے ہندوستان اور بیرون ہند عشق الٰہی خدمت خلق اور محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا پیغام عام کیا حضرت شاہ عبداللطیف ستھنوی علیہ الرحمہ کا مزار اقدس ستھن شریف میں عرصۂ دراز سے عقیدت مندوں کے لیے فیوض و برکات کا مرکز بنا ہوا ہے نائب سجادہ نشین و مہتمم دارالعلوم فیض الرسول پیر مفتی محمد آصف علوی ازہری نے اپنے صدارتی خطاب میں کہا کہ عرس لطیفی اور عرس مخدومہ اہل سنت صرف مذہبی تقریبات نہیں بلکہ یہ روحانیت اتحاد امت اور محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے پیغام کو عام کرنے کے اہم مواقع ہیں انہوں نے تمام ذمہ داران پر زور دیا کہ وہ اخلاص محبت اور باہمی تعاون کے ساتھ اپنی ذمہ داریاں ادا کریں تاکہ ہر سال کی طرح اس مرتبہ بھی یہ روحانی اجتماع نظم و ضبط اور حسن انتظام کی ایک بہترین مثال بن سکے واضح رہے کہ عرس کی تقریبات کا آغاز 21 نومبر کو نماز فجر کے بعد تاریخی اہمیت کی حامل مسجد شعیب الاولیاء میں قرآن خوانی سے ہوگا عرس لطیفی اور عرس مخدومہ اہل سنت میں عوام و عقیدت مندوں کے علاوہ بڑی تعداد میں علماء مشائخ قدیم ابنائے فیض الرسول اور فضلاء دارالعلوم فیض الرسول شرکت کرتے ہیں شرکاء کے قیام و طعام کے لیے بھی حسب روایت مناسب انتظامات کیے جاتے ہیں جائزہ میٹنگ میں عرس کے انتظامی امور مختلف شعبہ جات کی تیاریوں اور ذمہ داریوں کی تقسیم پر خصوصی توجہ دی گئی تمام اساتذۂ کرام کو ان کی ذمہ داریاں تفویض کی گئیں تاکہ عرس کی تقریبات کو بہتر نظم و ضبط اور خوش اسلوبی کے ساتھ منعقد کیا جا سکے اس موقع پر مفتی شہاب الدین نوری صدر شعبۂ افتاء مفتی نورانی شاہ بدری مولانا اختر رضا ازہری مفتی معین الدین ازہری مولانا اشتیاق احمد قادری مولانا قمر عارف ازہری مولانا عقیل احمد ازہری مولانا نور الدین ازہری مولانا معین اختر جیلانی قاری زاہد علی فیضی قاری عتیق فیضی مولانا محمد سمیع یار علوی مولانا مسعود رضا اشرفی قاری غیاث الدین حبیبی قاری آفتاب عالم عثمانی مولانا اظہار فیضی سید عقیل لکھنوی مولانا محمد حسن علوی مولانا غلام رسول سبحانی حافظ سہیل رضا حافظ عبدالقادر سمیت دیگر اساتذہ و ذمہ داران موجود رہے۔

ایم ایل سی مان سنگھ یادو کی اساتذہ، ملازمین کے حقوق کی حمایت

پرانی پنشن بحالی، بھرتیوں میں شفافیت اور صحافیوں کے مسائل پر زور

سائبر جرنلسٹ ایسوسی ایشن کے قومی جنرل سکریٹری شیبو خان سے صحافیوں کے حقوق پر بھی ہوئی گفتگو

فتح پور۔ جھانسی الٰہ آباد حلقۂ انتخاب کے موجودہ سماج وادی پارٹی (ایس پی) کے رکن قانون ساز کونسل (ایم ایل سی) اور امیدوار ڈاکٹر مان سنگھ یادو ضلع فتح پور کے دورے پر پہنچے۔ اس دوران دیر شام انہوں نے فتح پور میں صحافیوں اور قلم کاروں کی تنظیم سائبر جرنلسٹ ایسوسی ایشن (سی جے اے) کے دفتر پہنچ کر تنظیم کے قومی جنرل سکریٹری شیبو خان سے خیر سگالی ملاقات کی۔ اس موقع پر آئندہ 23 اکتوبر کو ہونے والے ایم ایل سی انتخابات اور انتخابی حکمت عملی پر تفصیلی تبادلۂ خیال کیا گیا۔ گفتگو کے دوران اساتذہ، ملازمین، نوجوانوں کے روزگار اور تعلیمی نظام سے متعلق مسائل نمایاں طور پر زیر بحث آئے۔ ملاقات کے دوران ڈاکٹر مان سنگھ یادو نے کہا کہ اساتذہ، ملازمین اور نوجوان معاشرے کا اہم حصہ ہیں۔ ان سے متعلق مسائل محض کسی ایک طبقے تک محدود نہیں، بلکہ ریاست کے تعلیمی نظام، روزگار اور نوجوانوں کے مستقبل سے بھی براہ راست وابستہ ہیں۔ انہوں نے ان طبقات کے حقوق، عزت اور مستقبل کے تحفظ کو اپنے انتخابی ایجنڈے کی اہم ترجیحات میں شامل بتایا۔ ڈاکٹر یادو نے پرانی پنشن اسکیم کی بحالی پر زور دیتے ہوئے کہا کہ ملازمین کے مستقبل کا مالی تحفظ ایک اہم مسئلہ ہے۔ طویل عرصے سے پرانی پنشن کی بحالی کا مطالبہ کیا جا رہا ہے، اس لیے ملازمین کو ملازمت کے بعد باعزت زندگی فراہم کرنے کے لیے اس معاملے پر سنجیدگی سے غور کیا جانا چاہیے۔ انہوں نے اساتذہ کے تحفظ کا مسئلہ اٹھاتے ہوئے کہا کہ انہیں محفوظ اور باوقار ماحول فراہم کرنا ضروری ہے۔ تعلیمی نظام کو مضبوط بنانے کے لیے اساتذہ کے مسائل حل کرنے اور ان کے حقوق کا تحفظ کرنے کو ترجیح دی جانی چاہیے۔ ایم ایل سی ڈاکٹر مان سنگھ یادو نے شکشا متراؤں اور مالی امداد سے محروم نجی تعلیمی اداروں کے اساتذہ کے مسائل پر بھی توجہ دلائی۔ انہوں نے شکشا متراؤں کو مساوی تنخواہ دلانے اور مالی امداد سے محروم اساتذہ کے لیے مناسب اعزازیہ اور ملازمت کا تحفظ یقینی بنانے کو اپنی ترجیحات میں شامل بتایا۔ ان کا کہنا تھا کہ تعلیمی شعبے میں خدمات انجام دینے والے افراد کے مسائل کو نظر انداز نہیں کیا جانا چاہیے اور انہیں ان کی ذمہ داریوں کے مطابق عزت، مالی تحفظ اور بہتر کام کرنے کا ماحول ملنا چاہیے۔ گفتگو کے دوران ڈاکٹر یادو نے ریاست میں بھرتی اور مسابقتی امتحانات کی شفافیت پر بھی سوالات اٹھائے۔ انہوں نے بی جے پی حکومت کو تنقید کا نشانہ بناتے ہوئے سب انسپکٹر بھرتی، گرام وکاس ادھیکاری (وی ڈی او)، اسسٹنٹ کے عہدوں سے متعلق بھرتی امتحانات اور نیٹ امتحان کا ذکر کیا۔ انہوں نے ان امتحانات میں پیپر لیک کے واقعات کا الزام لگاتے ہوئے کہا کہ اس طرح کے معاملات سے نوجوانوں کی محنت، امیدوں اور مستقبل پر منفی اثر پڑتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ مسابقتی امتحانات کی تیاری کرنے والے نوجوان برسوں محنت کرتے ہیں اور اپنے اہل خانہ کی امیدوں کے ساتھ امتحانات میں شریک ہوتے ہیں۔ ایسے میں امتحانی عمل کی غیر جانب داری اور شفافیت پر سوالات اٹھنے سے نوجوانوں کا اعتماد متاثر ہوتا ہے۔ انہوں نے بھرتی کے عمل کو شفاف بنانے، امتحانات کی ساکھ برقرار رکھنے اور نوجوانوں کے مستقبل سے متعلق مسائل کو سنجیدگی سے حل کرنے پر زور دیا۔ اس ملاقات میں اساتذہ اور ملازمین کے حقوق، نوجوانوں کے مسائل اور صحافیوں کے مفادات سے متعلق مختلف امور پر تبادلۂ خیال کیا گیا۔ آئندہ ایم ایل سی انتخابات کے پیش نظر ان مسائل کی سیاسی اور سماجی اہمیت بھی گفتگو کا اہم حصہ رہی۔

صحافیوں کے حقوق پر بھی ہوئی گفتگو

ملاقات کے دوران سائبر جرنلسٹ ایسوسی ایشن (سی جے اے) کے قومی جنرل سکریٹری شیبو خان نے صحافیوں اور صحافت سے وابستہ افراد کے حقوق اور انہیں درپیش مسائل پر بھی گفتگو کی۔ انہوں نے صحافیوں کو پیش آنے والی مشکلات اور ان کے مفادات سے متعلق امور کی جانب ڈاکٹر مان سنگھ یادو کی توجہ مبذول کرائی۔ اس پر ڈاکٹر یادو نے صحافیوں اور صحافت کے شعبے کے مفادات کے لیے کام کرنے کی بات کہی۔ انہوں نے کہا کہ معاشرے میں صحافت کا اہم کردار ہے اور صحافی عوامی مسائل کو عوام اور حکومت و انتظامیہ کے سامنے پیش کرتے ہیں۔ انہوں نے مستقبل میں سماج وادی پارٹی کی حکومت بننے پر صحافیوں اور صحافت کے شعبے کے لیے اقدامات کرنے کی یقین دہانی بھی کرائی۔

اردو اخبارات کی بقا کے لیے ہر گھر میں اخبار خریدنے کی اپیل

ابو شحمہ انصاری نے قارئین سے زبان و صحافت کے تحفظ میں عملی تعاون کی اپیل کی

بارہ بنکی: (پریس ریلیز) آل انڈیا مائنارٹیز فورم فار ڈیموکریسی کے سکریٹری نشر و اشاعت ابو شحمہ انصاری نے ایک پریس بیان میں اخبارات کی موجودہ صورتحال پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے اہلِ اردو سے اپیل کی ہے کہ ہر گھر میں کم از کم ایک اخبار کی باقاعدہ خریداری اور مطالعے کو معمول بنائیں۔ ان کا کہنا ہے کہ صحافت کی بقا اور استحکام میں قارئین کا عملی تعاون بنیادی اہمیت رکھتا ہے۔ زبان پڑھنے اور سمجھنے والوں کی بڑی تعداد کے باوجود کسی اخبار کی اشاعت ایک لاکھ تک نہ پہنچ پانا ایک سنجیدہ معاملہ ہے، جس پر اہلِ زبان اور صحافت سے وابستہ افراد کو غور کرنا چاہیے۔ موجودہ دور میں صحافت کے انداز اور ذرائع تیزی سے تبدیل ہو رہے ہیں۔ نئی نسل کی دلچسپیوں، بدلتے تقاضوں اور عوامی مسائل کو پیش نظر رکھتے ہوئے اخبارات کو بھی اپنے مواد اور پیشکش میں ضروری تبدیلی لانی ہوگی۔ مقامی خبریں، عوامی مسائل، تحقیقی رپورٹیں، مفید معلومات اور سنجیدہ تجزیے قارئین کو اخبار سے جوڑنے میں اہم کردار ادا کر سکتے ہیں۔ دیہی علاقوں میں سڑکوں کی خستہ حالی، نکاسیٔ آب، صاف پانی، بجلی، صحت اور تعلیم جیسے بنیادی مسائل پر حقائق پر مبنی رپورٹنگ عوام کی آواز متعلقہ اداروں تک پہنچانے کا مؤثر ذریعہ بن سکتی ہے۔ صحافت کو درپیش مالی اور اشاعتی مشکلات بھی تشویش کا باعث ہیں۔ متعدد اخبارات اپنی اشاعت بند کر چکے ہیں، جبکہ بعض ایسے ادارے جو کبھی 12 صفحات پر شائع ہوتے تھے، اب 8 صفحات تک محدود ہو گئے ہیں۔ اسی طرح 8 صفحات والے کئی اخبارات کی اشاعت گھٹ کر 4 صفحات تک رہ گئی ہے۔ محدود وسائل کے باوجود کچھ ادارے اشاعت کا سلسلہ برقرار رکھنے کے لیے کوشاں ہیں، تاہم بعض کے مستقبل کے حوالے سے بھی خدشات پیدا ہو گئے ہیں۔ اپنی بات کی وضاحت کرتے ہوئے ابو شحمہ انصاری نے ایک واقعے کا حوالہ دیا کہ ممبئی میں ایک وکیل کے گھر کام کرنے والی ایک ناخواندہ مراٹھی خاتون باقاعدگی سے مراٹھی اخبار خریدا کرتی تھی۔ اس کا کہنا تھا کہ یہ ہماری زبان کا اخبار ہے اور اس کی اشاعت جاری رہنی چاہیے۔ ان کے مطابق یہ واقعہ اس حقیقت کو واضح کرتا ہے کہ اپنی زبان سے وابستگی صرف پڑھنے لکھنے تک محدود نہیں ہوتی بلکہ اس زبان کے صحافتی اداروں کے تحفظ میں بھی اپنا کردار ادا کرتی ہے۔ نئی نسل کو مطالعے اور صحافت سے جوڑنے میں گھر اور تعلیمی اداروں دونوں کی ذمہ داری اہم ہے۔ والدین بچوں میں مطالعے کی عادت پیدا کریں اور اساتذہ اخبارات کے ذریعے طلبہ کو زبان، سماج اور حالاتِ حاضرہ سے واقف کرائیں۔ ہندوستان کی دیگر علاقائی زبانوں کے اخبارات نے بھی اپنے قارئین کی بدلتی ضروریات کو سمجھتے ہوئے صحافت کے نئے انداز اختیار کیے ہیں۔ ملیالم کے "ملیالم منورما" اور "ماترو بھومی" جیسے اخبارات اس حوالے سے قابلِ ذکر مثالیں ہیں۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ ہماری صحافت بھی اپنی مضبوط بنیاد برقرار رکھتے ہوئے جدید ذرائع ابلاغ اور نئی نسل کی ترجیحات سے ہم آہنگ ہو سکے۔ معیاری صحافت کی تشکیل میں صرف صحافتی اداروں کا کردار کافی نہیں۔ اداروں کو عوامی مفاد سے وابستہ معیاری اور قابلِ اعتماد مواد فراہم کرنا ہوگا، جبکہ مدیران اور صحافیوں کے لیے تحقیق، پیشہ ورانہ دیانت اور صحافتی اصولوں کی پاسداری ضروری ہے۔ تعلیمی ادارے مطالعے اور تنقیدی فکر کو فروغ دیں، ادبی و سماجی تنظیمیں مقامی سطح پر مطالعے کی سرگرمیوں کو آگے بڑھائیں اور اہلِ قلم نوجوانوں میں صحافت اور زبان کے تئیں دلچسپی پیدا کرنے کی کوشش کریں۔ قارئین کے کردار کو بھی نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ اگر ان کے خریدنے والوں کی تعداد مسلسل کم ہوتی جائے گی تو اخبارات کے مالی وسائل بھی متاثر ہوں گے۔ اس لیے ہر خاندان کم از کم ایک اخبار باقاعدگی سے خریدے اور پڑھے۔ بچوں اور نوجوانوں کو بھی اس مطالعے میں شریک کیا جائے اور دوستوں، رشتہ داروں اور پڑوسیوں کو اخبار خریدنے کی ترغیب دی جائے۔ جو افراد الگ سے اخبار خریدنے کی استطاعت نہیں رکھتے، وہ باہمی تعاون سے مشترکہ طور پر اخبار منگوا سکتے ہیں یا مستقل طور پر کسی نیوز ایجنٹ کے ذریعے اخبار حاصل کرنے کا انتظام کر سکتے ہیں۔ اخبارات کو بھی اپنے قارئین سے مضبوط رابطہ قائم رکھنا چاہیے۔

باندا میں ایچ آئی وی۔ ایڈز بیداری فلیش موب پروگرام کا انعقاد

طلبہ نے ڈرامے کے ذریعے انفیکشن کے اسباب، بچاؤ اور غلط فہمیوں کے خاتمے کا پیغام دیا

باندا، تندوارا۔ عام لوگوں کو ایچ آئی وی۔ ایڈز کے تئیں بیدار کرنے کے مقصد سے باندا پیرامیڈیکل کالج و نرسنگ اسکول، تندوارا، ضلع باندا میں ایچ آئی وی۔ ایڈز بیداری فلیش موب پروگرام کا انعقاد کیا گیا۔ پروگرام نرسنگ اسکول کے آڈیٹوریم میں مہمانِ خصوصی ڈپٹی چیف میڈیکل آفیسر ڈاکٹر مکیش پہاڑی کی موجودگی میں منعقد ہوا۔ پروگرام کے دوران نرسنگ اسکول کے طلبہ و طالبات نے ایک موثر مختصر ڈراما پیش کر کے ایچ آئی وی وائرس کے انفیکشن کی وجوہات اور اس کے پھیلنے کے طریقوں کے بارے میں معلومات فراہم کیں۔ اس پیش کش کے ذریعے لوگوں کو ایچ آئی وی انفیکشن سے متعلق غلط فہمیوں کو دور کرنے اور بیماری کے تئیں بیدار و محتاط رہنے کا پیغام دیا گیا۔ پروگرام میں ایڈز محکمہ کے ایچ آئی وی۔ ایڈز ضلع پروگرام منیجر برجیندر کمار، نرسنگ اسکول کے منیجر مقبول خان، پرنسپل محترمہ مونالیسہ، ڈاکٹر زرینہ، مٹالال، عامر ہاشمی، وسی محمد اور این جی او ٹی آئی کے ملازمین موجود رہے۔ پروگرام میں حصہ لینے والے تمام طلبہ و طالبات کو ان کی بہترین کارکردگی اور بیداری مہم میں تعاون کے لیے انعامات اور سرٹیفکیٹ دے کر اعزاز سے نوازا گیا۔ موجود مہمانوں نے طلبہ کی کوششوں کی ستائش کرتے ہوئے کہا کہ اس طرح کے بیداری پروگرام سماج میں صحت سے متعلق معلومات پہنچانے اور لوگوں کو ذمہ دارانہ رویہ اپنانے کی ترغیب دینے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ اس موقع پر میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے ایچ آئی وی۔ ایڈز ضلع پروگرام منیجر برجیندر کمار نے بتایا کہ 12 اگست سے دو ماہ کی ایچ آئی وی۔ ایڈز بیداری مہم چلائی جا رہی ہے۔ اس مہم کا بنیادی مقصد عام لوگوں کو ایچ آئی وی۔ ایڈز کے انفیکشن کے پھیلاؤ، اس سے وابستہ خطرات اور بچاؤ کے طریقوں کے تئیں بیدار کرنا ہے۔ انہوں نے کہا کہ بیداری اس بیماری کی روک تھام کی سمت میں ایک اہم قدم ہے اور سماج کے ہر طبقے تک صحیح معلومات پہنچانا ضروری ہے۔ پروگرام کا مقصد نوجوانوں اور عام لوگوں کو ایچ آئی وی۔ ایڈز کے تئیں بیدار کرنا، اس سے متعلق غلط فہمیوں کو دور کرنا اور صحت مند و محفوظ طرزِ زندگی اپنانے کی ترغیب دینا تھا۔

پریس میڈیا کلب سکندرآباد کی مجلس عاملہ کی حلف برداری تقریب منعقد

بلند شہر 12/ اکتوبر (پریس ریلیز) شہر کے پریم گارڈن میں پریس میڈیا کلب سکندرآباد کی نو تشکیل شدہ مجلس عاملہ کے عہدیداران کی تقریب حلف برداری نہایت شان و شوکت کے ساتھ منعقد ہوئی۔ تقریب کی صدارت پریس میڈیا کلب بلند شہر کے ضلعی صدر موہت گوئت نے کی، جبکہ نظامت کے فرائض معروف کوی اور ٹیچر دیویہ ہنس دیپک نے اپنے دلکش ادبی انداز میں انجام دیے۔ پروگرام کے آغاز میں کلب کے بانی رکن آصف خان نے پریس میڈیا کلب کی تاریخ اور اس کی خدمات پر روشنی ڈالی۔ تقریب کے مہمان خصوصی ایم ایل اے لکشمی راج سنگھ اور مہمانان اعزازی چیئرمین سکندرآباد ڈاکٹر پردیپ دیکشت، سی او پرکھر پانڈے، ضلع خزانچی وندنا شاستری، ضلع سکریٹری پونیت شرما، سابق رکن اسمبلی وملا سنگھ سولنکی اور سابق ایم ایل سی جتیندر یادو سمیت دیگر معزز شخصیات نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ اس موقع پر ایم ایل اے لکشمی راج سنگھ نے کہا کہ صحافی معاشرے کا آئینہ اور جمہوریت کا اہم ستون ہیں۔ صحافت کی ذمہ داری ہے کہ وہ عوام کے مسائل کو مؤثر انداز میں پیش کرے اور سچائی، غیر جانب داری اور بے باکی کے ساتھ اپنی ذمہ داریاں ادا کرے۔ دیگر مقررین نے بھی صحافیوں سے اپیل کی کہ وہ عوامی مفادات کو ترجیح دیتے ہوئے حقائق پر مبنی خبریں شائع کریں اور معاشرے کو درست معلومات فراہم کرنے میں اپنا اہم کردار ادا کریں۔ تقریب کے دوران ضلعی صدر موہت گوئت نے پریس میڈیا کلب سکندرآباد کی نو تشکیل شدہ مجلس عاملہ کے عہدیداران کو حلف دلایا۔

بارش اور طوفان سے متاثرہ کسانوں میں زرعی امداد کے سرٹیفکیٹ تقسیم

بلند شہر 12/ اکتوبر (پریس ریلیز) اتر پردیش کے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے پیر کو صبح 30:10 بجے سے 30:11 بجے تک ریاست میں سیلاب، شدید بارش اور طوفان کے سبب فصلوں کو پہنچنے والے نقصان سے متاثرہ کسانوں کے لیے زرعی امدادی رقم کی تقسیم کا اعلان کیا۔ اس پروگرام کا آغاز ضلع گورکھپور میں منعقدہ تقریب کے دوران کیا گیا، جس کا براہ راست ٹیلی کاسٹ ریاست کے تمام اضلاع کے ساتھ ضلع بلند شہر میں بھی کیا گیا۔ ضلع بلند شہر میں 25 سے 27 ستمبر 2026 کے درمیان گہرے کم دباؤ (ڈیپ ڈپریشن) کے باعث بننے والے طوفانی موسمی نظام کے اثر سے شدید بارش ہوئی تھی، جس کے نتیجے میں متعدد کسانوں کی فصلوں کو نقصان پہنچا تھا۔ متاثرہ کسانوں کو راحت پہنچانے کے مقصد سے ریاستی آفات سماوی امدادی فنڈ کے تحت زرعی امداد کی رقم کے سرٹیفکیٹ کلکٹریٹ کے کانفرنس ہال میں تقسیم کیے گئے۔ اس موقع پر سکندرآباد کے رکن اسمبلی لکشمی راج سنگھ اور سیانہ کے رکن اسمبلی دیویندر سنگھ لودھی نے متاثرہ کسانوں کو امدادی رقم کے سرٹیفکیٹ فراہم کیے۔ ایم ایل اے لکشمی راج سنگھ نے کہا کہ حکومت کی جانب سے اس امداد کا مقصد قدرتی آفات کے سبب فصلوں کو پہنچنے والے نقصان سے متاثرہ کسانوں کو راحت فراہم کرنا اور انہیں دوبارہ زرعی سرگرمیاں شروع کرنے میں مدد دینا ہے۔

یوگی حکومت کی 9.18 لاکھ کسانوں کو 493 کروڑ روپے کی امداد

بارش، سیلاب اور ژالہ باری سے فصلوں کے نقصان کی تلافی، رقم براہِ راست کھاتوں میں منتقل

لکھنؤ: ۱۲/ اکتوبر۔ اتر پردیش کے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے کہا کہ ریاستی حکومت ڈیزاسٹر ریلیف فنڈ سے کسانوں کو زیادہ بارش کی وجہ سے ان کی فصلوں کو ہونے والے نقصان کی تلافی کے لیے معاوضہ فراہم کر رہی ہے۔ اس سلسلے میں آج گورکھپور میں منعقدہ ایک پروگرام کے ذریعے ریاست کے 918091 کسانوں کے بینک کھاتوں میں 493 کروڑ کی رقم براہ راست منتقل کی جا رہی ہے۔ یہ امداد، وزیر اعظم جناب نریندر مودی کی قیادت میں، کسانوں کی زندگیوں میں خوشحالی لانے کی حکومت کی کوششوں کا حصہ ہے۔ وزیر اعلیٰ آج گورکھپور ضلع میں سیلاب/ بھاری بارش/ ژالہ باری اور طوفان کی وجہ سے فصلوں کے نقصان سے متاثر 0 9 لاکھ سے زیادہ کسانوں کو ڈی بی ٹی کے ذریعے 493 کروڑ روپے کی زرعی سرمایہ کاری سبسڈی منتقل کرنے کے بعد منعقدہ ایک پروگرام سے خطاب کر رہے تھے۔ اس موقع پر وزیر اعلیٰ نے متاثرہ کسانوں میں زرعی سرمایہ کاری امداد کے علامتی چیک تقسیم کئے۔ انہوں نے پنڈال میں مختلف محکموں کی طرف سے لگائی گئی نمائش کا مشاہدہ کیا اور بچوں کو انّ پراشن (کھانا کھلانے کی تقریب) کا انعقاد کیا۔ قبل ازیں وزیر اعلیٰ نے مشن شکتی کے تحت بیداری ریلی-2026 کو جھنڈی دکھا کر روانہ کیا۔

وزیر اعلیٰ نے کہا کہ ماضی قریب میں زیادہ بارش، ژالہ باری، طوفان اور سیلاب نے ریاست میں فصلوں کو بڑے پیمانے پر نقصان پہنچایا ہے۔ کئی مقامات پر جان و مال کا نقصان بھی ہوا ہے۔ اس وقت ڈبل انجن والی حکومت نے فصلوں، مکانات اور مویشیوں کے نقصان کے لیے صرف آٹھ سے دس دن کے اندر ڈیزاسٹر ریلیف فنڈ سے متاثرہ کسانوں کو معاوضہ دینے کا انتظام کیا ہے۔ آج، 493 کروڑ کی رقم براہ راست کسانوں کے بینک کھاتوں میں منتقل کی جا رہی ہے۔

وزیر اعلیٰ نے کہا کہ اس سال کے مانسون سیزن کے دوران آفات سے متاثر کسانوں اور شہریوں کو تقریباً 1000 کروڑ روپے کی امداد فراہم کی گئی ہے، جن لوگوں کے مکانات زیادہ بارشوں، طوفانوں اور سیلاب کی وجہ سے تباہ ہوئے ہیں انہیں چیف منسٹر ہاؤسنگ اسکیم کے تحت 1.20 لاکھ روپے کی اضافی رقم فراہم کی گئی ہے۔ یہ رقم فصل کے نقصان کے لیے فراہم کردہ معاوضے کے علاوہ ہے۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ اگر کسی آفت کے نتیجے میں جانی نقصان ہوتا ہے تو متاثرہ خاندان کو 24 گھنٹے کے اندر 04 لاکھ روپے کی امداد فراہم کرنے کی ہدایات دی گئی ہیں، جن خاندانوں کے مکانات مکمل طور پر تباہ یا بہہ گئے ہیں انہیں وزیر اعلیٰ ہاؤسنگ اسکیم کے تحت فوری رہائش فراہم کرنے کے انتظامات کیے گئے ہیں، جن لوگوں کے مکانات کو جزوی نقصان پہنچا ہے ان کو بھی قواعد کے مطابق معاوضہ دیا جا رہا ہے۔ مویشیوں کے نقصان کی صورت میں متاثرہ خاندانوں کو امداد فراہم کرنے کے انتظامات کیے گئے ہیں۔

ڈیجیٹل فصل سروے کی بنیاد پر، جن اضلاع میں سروے کی رپورٹیں موصول ہوئی ہیں، متاثرہ کسانوں کو فوری معاوضہ فراہم کیا جا رہا ہے۔ حکومت اس آفت کی وجہ سے کسان خاندانوں کو درپیش معاشی مشکلات کو جلد از جلد ختم کرنے اور انہیں کاشتکاری کو دوبارہ شروع کرنے کے لیے ضروری مدد فراہم کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔ ڈبل انجن والی حکومت آفت کی اس گھڑی میں ہر متاثرہ کسان اور خاندان کے ساتھ کھڑی ہے۔ حکومت کو متاثرہ خاندانوں سے مکمل ہمدردی ہے۔ حکومت کسانوں، ان کے خوراک فراہم کرنے والوں کی خوشی، خوشحالی اور عزت کے لیے ہر حال میں مدد کرتی رہے گی۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ ریاست کے کئی علاقوں سے اب بھی بھاری بارش کی شکایات موصول ہو رہی ہیں، اور ندیوں کے پانی کی سطح میں اتار چڑھاؤ آ رہا ہے، جن علاقوں میں سیلاب آیا ہے وہاں فوری بچاؤ اور راحت کاری کا کام کرنے کی ہدایات دی گئی ہیں۔ وی بی جی آر جی کے تحت سیلاب پر قابو پانے اور سیلاب سے بچاؤ کا کام بھی جاری ہے۔ وی بی جی آر جی موسلا دھار بارش کی وجہ سے ٹوٹ پھوٹ کا شکار اور ٹریفک میں خلل پڑنے والی سڑکوں کی مرمت ترجیحی بنیادوں پر کی جا رہی ہے۔ محکمہ آبپاشی، محکمہ تعمیرات عامہ، محکمہ شہری ترقیات، محکمہ ہاؤسنگ، اور ڈیولپمنٹ اتھارٹیز کو مناسب فنڈز فراہم کیے گئے ہیں۔ آفت سے سڑکوں اور دیگر عوامی اثاثوں کو پہنچنے والے نقصان کی مرمت کے لیے فنڈز کی کوئی کمی نہیں ہوگی۔ موسم بہتر ہوتے ہی کام شروع کر دینا چاہیے اور ٹریفک کو معمول پر لایا جانا چاہیے۔ سابق وزیر اعظم جناب راجیو گاندھی کا ذکر کرتے ہوئے وزیر اعلیٰ نے کہا کہ ایک وقت تھا جب گزشتہ حکومتوں کے دور میں حکومت 100 روپے بھیجتی تھی، لیکن فائدہ اٹھانے والوں تک صرف 15 روپے پہنچتے تھے۔ پہلے، کسانوں کو فصلوں کا نقصان ہوتا تھا، لیکن امداد راستے میں غائب ہو جاتی تھی۔ موجودہ نظام کے تحت کسانوں کی واجب الادا رقم براہ راست ان کے کھاتوں میں منتقل کی جا رہی ہے۔ آج جو 493 کروڑ روپے دیے جا رہے ہیں اس کا مقصد کسانوں کو راحت فراہم کرنا ہے۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ آج رقوم براہ راست کسانوں کے بینک کھاتوں میں منتقل کی جا رہی ہیں۔ ڈیجیٹل سسٹم اور ڈائریکٹ بینیفٹ ٹرانسفر (ڈی بی ٹی) کے ذریعے وزیر اعظم نے اس بات کو یقینی بنایا ہے کہ سرکاری فنڈز براہ راست مستفید افراد تک پہنچیں۔ اب، کسان کے لیے منظور شدہ رقم براہ راست اس کے اکاؤنٹ میں جاتی ہے۔ کوئی مڈل مین نہیں ہے اور کٹوتیوں کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔ موجودہ حکومت کسانوں کے مفادات کے تحفظ اور آفات کے وقت انہیں فوری ریلیف فراہم کرنے کے لیے پرعزم ہے۔ حکومت کی ترجیح اس بات کو یقینی بنانا ہے کہ کسان، شہری، تاجر اور نوجوان کسی بھی قسم کی پریشانی میں تنہا محسوس نہ کریں۔ حکومت ہر سکھ-دُکھ میں ان کے ساتھ کھڑی ہے۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ ریاستی حکومت نے آفات سے ہونے والے جانی نقصان کو روکنے کے لیے ٹیکنالوجی کا استعمال کرتے ہوئے کئی اہم انتظامات کیے ہیں۔ 2017 سے پہلے، آسمانی بجلی گرنے سے بڑی تعداد میں جانی و مالی نقصان ہوتا تھا۔ اب ریاست کے کئی اضلاع میں قبل از وقت وارننگ سسٹم نصب کیے گئے ہیں، جو ممکنہ بجلی گرنے کے بارے میں پیشگی معلومات فراہم کرتے ہیں۔ اس سسٹم کے ذریعے متاثرہ علاقے کے مکینوں کو ایس ایم ایس یا ٹیلی فون کے ذریعے الرٹ بھیجا جاتا ہے، جس سے وہ بروقت محفوظ مقام پر پہنچ سکتے ہیں۔ لوگوں کو مشورہ دیا جاتا ہے کہ آسمانی بجلی گرنے کی وارننگ ملنے پر کھلے آسمان سے گریز کریں، درختوں کے نیچے پناہ لینے سے گریز کریں، اور اس کے بجائے کسی محفوظ، مستقل عمارت میں چلے جائیں۔ اس نظام نے بڑے پیمانے پر جانی نقصان کو روکنے میں مدد کی ہے۔ تاہم، اگر کوئی کسان، بٹائی دار، یا کسان کے خاندان کے کسی فرد کی بدقسمتی سے آسمانی بجلی گرنے کی وجہ سے موت ہو جاتی ہے، تو وزیر اعلیٰ کسان حادثہ فلاحی اسکیم کے تحت متاثرہ خاندان کو 5 لاکھ روپے کی امداد فراہم کرنے کا انتظام ہے۔ حکومت اس بات کو یقینی بنا رہی ہے کہ متاثرہ خاندانوں کو مقررہ وقت کے اندر امداد ملے۔

شمیم نکہت فکشن ایوارڈ تقریب کیفی اکادمی میں یکم نومبر کو

فکشن ایوارڈ کے لئے ڈاکٹر صبیحہ انور اور وقار رضوی صحافت ایوارڈ کے لئے سنجے شرما منتخب

لکھنؤ: کیشونگر واقع شعاع فاطمہ گرلس انٹر کالج میں بارھویں شمیم نکہت فکشن ایوارڈ کے لئے جیوری کی میٹنگ ہوئی، جس میں جیوری ممبران پروفیسر عباس رضا نیر لکھنؤ یونیورسٹی، پروفیسر ریشماں پروین کھن کھن جی پی جی کالج، ڈاکٹر عشرت ناہید مانو لکھنؤ کیمپس کے علاوہ عاصم رضا (سابق ایڈیٹر نیادور) اور ڈاکٹر موسیٰ رضا (خواجہ معین الدین چشتی لینگویج یونیورسٹی لکھنؤ) شریک رہے۔ بتادیں کہ شعاع فاطمہ ایجوکیشنل فلاحی ٹرسٹ ہر سال شمیم نکہت فکشن ایوارڈ کا اہتمام کرتا ہے۔ گزشتہ برس یہ مقتدر ایوارڈ معروف فکشن نگار پروفیسر طارق چھتاری کو دیا گیا تھا۔ رواں سال کے ایوارڈ کے لئے ضابطہ کے تحت ایکسپرٹ کمیٹی سے مشورے اور رائے طلب کی گئی تھیں، ان پر غور و فکر اور حتمی فیصلہ کے لئے جیوری کی میٹنگ ہوئی۔ میٹنگ میں تمام پہلوؤں پر غور کرنے کے بعد مشہور فکشن نگار ڈاکٹر صبیحہ انور (لکھنؤ) کو بارھواں شمیم نکہت فکشن ایوارڈ اور سینیئر جرنلسٹ سنجے شرما کو وقار رضوی صحافت ایوارڈ دینے کا فیصلہ کیا گیا۔

ٹرسٹ کے سکریٹری عاصم رضا کی اطلاع کے مطابق یہ دونوں ایوارڈ آئندہ یکم نومبر کو ڈھائی بجے دن میں کیفی اعظمی اکیڈمی لکھنؤ میں شمیم نکہت فکشن ایوارڈ کے تعلق سے ہونے والے جلسہ میں پروفیسر سید وسیم اختر (بانی و چانسلر انٹیگرل یونیورسٹی لکھنؤ) کے دست مبارک سے پیش کیے جائیں گے۔ اس جلسہ میں "اردو فکشن پر عالمی فکشن کے اثرات" عنوان سے شمیم نکہت میموریل خطبہ پروفیسر یعقوب یاور (سابق صدر شعبۂ اردو بنارس ہندو یونیورسٹی) پیش کریں گے۔ علاوہ ازیں جلسہ میں انٹر یونیورسٹی سطح پر شمیم نکہت افسانہ کمپٹیشن میں انعامات حاصل کرنے والے طلبہ و طالبات کو انعامات تقسیم کئے جائیں گے۔

آل انڈیا کیفی اعظمی اکادمی لکھنؤ میں یکم نومبر کو ہونے والے جلسہ کی صدارت ڈاکٹر عمار رضوی اور نظامت کا فریضہ پروفیسر عباس رضا نیر انجام دیں گے۔ جبکہ مہمان خصوصی کے طور پر منیش شکلا شریک جلسہ رہیں گے۔ ٹرسٹ کے سکریٹری عاصم رضا نے تمام مہمانوں کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ اس پروگرام کی بنیاد میرے ماموں یعنی پروفیسر شارب ردولوی نے اپنی اہلیہ پروفیسر شمیم نکہت کی یاد میں بڑی محبت اور انتہائی اخلاص کے ساتھ رکھی تھی۔ یہی وجہ ہے کہ ان کے بعد بھی یہ پروگرام ہر سال ان کے چاہنے والوں کے تعاون سے بہت کامیابیوں کے ساتھ انجام پاتا ہے۔ مجھے امید ہے کہ آپ تمام حضرات ہر سال کی طرح امسال بھی اپنی محبتوں اور مشترکہ تعاون سے پروگرام کو کامیاب بنائیں گے۔

یوپی کی سرکاری آئی ٹی آئی میں داخلے کا پانچواں مرحلہ شروع

خالی نشستوں پر داخلے کے لیے 13 سے 15 اکتوبر تک رینک کارڈ جمع ہوں گے

لکھنؤ، 12 اکتوبر۔ اتر پردیش کے سرکاری صنعتی تربیتی اداروں (آئی ٹی آئی) میں سیشن 2026-2027 کے لیے خالی نشستوں کے لیے داخلے کے عمل کا پانچواں مرحلہ شروع ہو گیا ہے۔ چوتھے مرحلے کے بعد، پہلے سے رجسٹرڈ امیدواروں اور نئے آن لائن درخواست دہندگان کی تعلیمی قابلیت کے مطابق باقی خالی نشستوں کے لیے میرٹ لسٹ متعلقہ سرکاری آئی ٹی آئی کو دستیاب کر دی گئی ہے۔ اس سلسلے میں، ابھیشیک سنگھ، محکمہ پیشہ ورانہ تعلیم، ہنرمندی اور صنعت کاری کے خصوصی سکریٹری اور اسٹیٹ کونسل آف ووکیشنل ٹریننگ (SCVT) کے ایگزیکٹو ڈائریکٹر نے تفصیلی رہنما خطوط جاری کیے ہیں۔ اسپیشل سکریٹری ابھیشیک سنگھ نے کہا کہ ریاست کے سرکاری اداروں میں خالی نشستوں پر 11 اکتوبر 2026 تک داخلے کے لیے امیدواروں سے نئے آپشنز اور آن لائن درخواستیں طلب کی گئیں۔ ضلع سطح کے انتخابی عمل کے تحت امیدوار اپنے مستقل (ہوم ڈسٹرکٹ) یا عارضی پتے سے متعلق ضلع میں سرکاری ITI سیٹوں پر داخلے کے اہل ہوں گے۔ داخلے میں دلچسپی رکھنے والے امیدواروں کو SCVT کی آفیشل ویب سائٹ www.scvtup.in پر جانا چاہیے اور Rank for Fase 5 کے لنک پر کلک کرنا چاہیے۔ "پہلے سے رجسٹرڈ" یا "نیا درخواست دہندہ" کا اختیار منتخب کریں، اپنا رجسٹریشن نمبر اور تاریخ پیدائش درج کریں، اور اپنا رینک کارڈ حاصل کریں۔ امیدواروں کو اپنا رینک کارڈ پرنٹ کرنا چاہیے، اس پر دستخط کرنا چاہیے اور اسے 13 اکتوبر اور 15 اکتوبر 2026 کے درمیان اپنے متعلقہ ضلع میں کسی بھی سرکاری ادارے (ترجیحی طور پر نوڈل گورنمنٹ ITI) میں جمع کرانا چاہیے۔ سرکاری اداروں میں سیٹ ایلوکیشن کے دوران، پہلے رجسٹرڈ، غیر منتخب امیدواروں کو پہلا موقع دیا جائے گا۔

اخلاقی تعلیم کا مقصد انسانی شخصیت کو سنوارنا: ڈاکٹر سید ارشد علی جعفری

دانش گاہِ لکھنؤ میں کردار سازی، انسانی اقدار اور اخلاقی شعور کے فروغ پر زور

لکھنؤ، ۱۲ اکتوبر: دانش گاہِ لکھنؤ کے شعبۂ علومِ مشرقیہ، عربی و فارسی میں یونیورسٹی کے زیرِ اہتمام "عربی و فارسی زبان و ادب میں اخلاقی تعلیم کی اہمیت" کے موضوع پر ایک گرینڈ لیکچر منعقد کیا گیا۔ پروگرام کا آغاز شعبۂ علومِ مشرقیہ کے گیسٹ فیکلٹی ڈاکٹر محمد ریحان علیگ کی تلاوتِ کلامِ پاک سے ہوا۔ گرینڈ لیکچر کے مقرر ڈاکٹر سید ارشد علی جعفری، انچارج شعبۂ علومِ مشرقیہ اور نائب صدر اساتذہ یونین، دانش گاہِ لکھنؤ نے اپنے خطاب میں کہا کہ اخلاقی تعلیم معاشرے کی فکری، تہذیبی اور سماجی تعمیر میں بنیادی کردار ادا کرتی ہے۔ عربی و فارسی زبان و ادب کا علمی و ادبی سرمایہ انسان دوستی، رواداری، عدل و انصاف، دیانت داری اور احترامِ انسانیت جیسی اعلیٰ اقدار سے مالا مال ہے۔ ڈاکٹر سید ارشد علی جعفری نے مزید کہا کہ تعلیم کا مقصد محض ڈگری حاصل کرنا نہیں، بلکہ طلبہ کی کردار سازی، منطقی فکر، اخلاقی شعور اور سماجی ذمہ داری کو فروغ دینا بھی ہے۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ عربی و فارسی زبان و ادب میں موجود اخلاقی تعلیمات نئی نسل کی شخصیت سازی اور معاشرے میں مثبت اقدار کے فروغ کے لیے نہایت اہم ہیں۔ ان کے مطابق اخلاقی تعلیم انسان کو بہتر فرد اور ذمہ دار شہری بنانے میں کلیدی کردار ادا کرتی ہے۔ اس موقع پر صدر شعبۂ فارسی، دانش گاہِ لکھنؤ، ڈاکٹر سید غلام نبی احمد نے عربی و فارسی زبان و ادب کی علمی، اخلاقی اور تہذیبی اہمیت پر روشنی ڈالی۔ انہوں نے عربی و فارسی زبان و ادب کے علمی، اخلاقی اور تہذیبی ورثے کو نئی نسل تک منتقل کرنے اور تعلیم کو اعلیٰ انسانی اقدار سے ہم آہنگ کرنے کی ضرورت پر زور دیا۔ شعبۂ علومِ مشرقیہ کے سابق طالبِ علم مولانا فیروز صاحب نے بھی موضوع پر اظہارِ خیال کیا۔ پروگرام کی نظامت شعبۂ علومِ مشرقیہ کے استاد ڈاکٹر نجف علی نے نہایت سلیقے، خوش اسلوبی اور عمدہ انداز میں انجام دی۔ انہوں نے پوری نشست کو مؤثر اور منظم انداز میں آگے بڑھایا۔ اس موقع پر شعبۂ فارسی، دانش گاہِ لکھنؤ سے ڈاکٹر شبیب انور علوی، ڈاکٹر محمد عارف، ڈاکٹر رضا اظہری اور محمد خبیب، نیز خواجہ معین الدین چشتی زبان و ادب یونیورسٹی، لکھنؤ کے شعبۂ فارسی کے گیسٹ فیکلٹی ڈاکٹر اخلاق احمد شریک ہوئے۔ ڈاکٹر محمد ریحان اور ڈاکٹر نجف علی سمیت یونیورسٹی کے مختلف شعبوں کے اساتذہ، ریسرچ اسکالرز اور طلبہ نے شرکت کی۔ شعبۂ اردو کے اساتذہ، ریسرچ اسکالرز اور طلبہ بھی اس علمی نشست میں موجود رہے۔ آخر میں شعبۂ علومِ مشرقیہ کے کلرک مسعود صاحب نے تمام شرکاء کا شکریہ ادا کیا۔

جمہوریت کا قتل کر رہی ہے مودی حکومت: محمد احمد

لکھنؤ 12 اکتوبر (پریس ریلیز): اتر پردیش کانگریس کمیٹی کے اقلیتی شعبے کے ریاستی نائب صدر

اور پی سی سی ممبر محمد احمد نے پریس کو جاری بیان میں مودی حکومت پر الزام عائد کیا کہ وہ اقتدار میں برقرار رہنے کے لیے جمہوریت کو کمزور کر رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت سے عوامی مفاد کے سوالات کرنے والوں کی آواز دبائی جا رہی ہے اور جمہوری اداروں کو کمزور کیا جا رہا ہے۔ محمد احمد نے کہا کہ انتخابات میں مبینہ ووٹ چوری کے خلاف احتجاج کرنے والے طلبہ، نوجوانوں اور اپوزیشن رہنماؤں کے خلاف طاقت کا استعمال جمہوری اقدار کے منافی ہے۔ حکومت کو عوام کی آواز دبانے کے بجائے ان کے مسائل سننے چاہئیں اور عوامی مفاد میں ایسے فیصلے کرنے چاہئیں جن سے غریبوں اور محروم طبقات کے حقوق متاثر نہ ہوں۔ انہوں نے مزید کہا کہ طلبہ اور مظاہرین کی آواز دبانے کی مسلسل کوششیں جمہوریت کی بنیاد کے لیے نقصان دہ ہیں۔ ہندوستان کی اصل طاقت اس کی جمہوری روایات، اختلافِ رائے کے احترام اور عوام کی آواز کو اہمیت دینے میں مضمر ہے۔

قلم ویر دیوس پر ادب و صحافت کے ماضی و حال کا جائزہ

ڈاکٹر سلطان شاکر ہاشمی کی خدمات کا اعتراف، متعدد ممتاز شخصیات اعزازات سے سرفراز

لکھنؤ، 12 اکتوبر (پریس ریلیز)۔ اتر پردیش ہندی سنستھان، لکھنؤ میں 46ویں قومی قلم ویر دیوس کے موقع پر "ادب و صحافت: کل اور آج" کے موضوع پر قومی سمینار اور اعزازی تقریب منعقد ہوئی۔ صدارت ممتاز ادیب اور اتر پردیش کے سابق ڈائریکٹر جنرل پولیس مہیش چندر دویدی نے کی، جبکہ سابق رکن پارلیمنٹ ظفر علی نقوی اور ایرا میڈیکل یونیورسٹی کے وائس چانسلر پروفیسر ڈاکٹر عباس علی مہدی مہمانانِ خصوصی تھے۔ تقریب کا اہتمام ڈاکٹر سلطان شاکر ہاشمی کی سالگرہ کے موقع پر اودھ ساہتیہ اکادمی، نوسرجن ساہتیہ و ثقافتی ادارہ، آل انڈیا ادبی پریشد اور میڈیا فاؤنڈیشن نے مشترکہ طور پر کیا۔ سال 1980 سے قومی قلم ویر دیوس مسلسل منایا جا رہا ہے۔ ظفر علی نقوی نے ڈاکٹر سلطان شاکر ہاشمی کی علمی، ادبی اور صحافتی خدمات کو سراہتے ہوئے بتایا کہ انہیں اردو، ہندی، برج، اودھی، فارسی اور انگریزی زبانوں پر عبور حاصل ہے اور ان کی 72 کتابیں شائع ہو چکی ہیں۔ ان کی نئی کتاب "بھارتی آئین اور ڈاکٹر بھیم راؤ امبیڈکر" بھی منظر عام پر آئی ہے۔ انہیں 500 سے زائد اعزازات سے نوازا جا چکا ہے۔ انہوں نے منصوبہ بندی کمیشن، یونیسیف، روٹری، ورلڈ لٹریری کانگریس اور عالمی ادارۂ صحت سمیت متعدد اداروں سے وابستہ رہ کر سماجی خدمات انجام دیں۔ نقوی نے کہا کہ ڈاکٹر ہاشمی نے حق اطلاعات کے قانون کے لیے بھی تحریک چلائی، جس کے نتیجے میں 2005 میں اسے قانونی شکل دی گئی۔

پروفیسر ڈاکٹر عباس علی مہدی نے کہا کہ ڈاکٹر ہاشمی نے ادب و صحافت کے علاوہ سیکڑوں طبی کیمپوں کے ذریعے غریبوں کی مدد کی ہے۔ دوردرشن لکھنؤ کے اسسٹنٹ ڈائریکٹر آتم پرکاش مشرا نے "ادب و صحافت: کل اور آج" پر اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ ماضی میں ادب اور صحافت کا سنہرا دور رہا، لیکن آج ان کے گرتے ہوئے معیار پر سنجیدگی سے غور کرنے کی ضرورت ہے۔ مہیش چندر دویدی نے طویل عرصے سے قومی قلم ویر دیوس کے انعقاد کو قابلِ مبارکباد قرار دیا۔

تقریب میں ادب، صحافت، تعلیم، سائنس، فنون اور سماجی خدمات کے شعبوں میں نمایاں کردار ادا کرنے والی شخصیات کو اعزازات سے نوازا گیا۔ 'قلم ویر چکر' اعزاز 2026 پدم ڈاکٹر اٹل کمار رستوگی، پدم شری ڈاکٹر راجندر پرساد، لکھنؤ یونیورسٹی کے وائس چانسلر پروفیسر ڈاکٹر جے پرکاش سینی، پارتھ سارتھی سین شرما (آئی اے ایس)، پون کمار (آئی اے ایس)، اروند سنگھ بشٹ اور ٹائمز آف انڈیا کے ایک سینئر صحافی کو دیا گیا۔ 'قلم ویر رتن' اعزاز 2026 چرن سنگھ 'بشر'، ڈاکٹر شانتنو دوبے تیواری، ڈاکٹر ششما سنگھ اور ڈاکٹر سدھا باجپئی کو پیش کیا گیا۔ پروفیسر ڈاکٹر وشنو گری گوسوامی یادگاری اعزاز سینئر ادیب نریندر بھوشن اور ڈاکٹر رنگ ناتھ مشرا 'ستیہ' یادگاری اعزاز سینئر ادیب راجیش دویدی کو دیا گیا۔ اس کے علاوہ ڈاکٹر امنگ کھنہ، ڈاکٹر آدرش ترپاٹھی، روپا پانڈے سوروپا، منجو سکسینہ، ڈاکٹر سدھا مشرا، منو باجپئی، اکھلیش کمار سنگھ اور میڈیا انچارج عبد الواحد کو بھی اعزازات سے نوازا گیا۔

تقریب میں ادے پرتاپ سنگھ، پدم شری ڈاکٹر ودیا بندو سنگھ، ڈاکٹر انیس انصاری، سوریہ کمار پانڈے، دنیش کمار سنگھ، پروفیسر صابرہ حبیب، مولانا سید تنویر الحسن اور دیگر اہم شخصیات نے شرکت کی۔ نظامت ڈاکٹر یوگیش گپتا اور ڈاکٹر سدھا مشرا نے کی، جبکہ روپا پانڈے سوروپا نے وانی وندنا پیش کی۔ منو باجپئی نے مہمانوں کا استقبال کیا اور شہزیب ہاشمی نے اظہار تشکر کیا۔ پروگرام کے آغاز میں ڈاکٹر سلطان شاکر ہاشمی کی غزلیں متھلیش لکھنوی نے پیش کیں، جبکہ رتنیش کمار مشرا نے طبلے پر ساتھ دیا۔ تقریب میں بڑی تعداد میں ادیبوں، شاعروں، صحافیوں اور سماجی کارکنوں نے شرکت کی۔

لکھنؤ میں 13 سے 16 اکتوبر تک آل انڈیا ڈاک کھیل مقابلے

13 ڈاک سرکلوں کے 157 کھلاڑی لیں گے حصہ، اتر پردیش کی ٹیم کی قیادت للت کمار پٹیل کریں گے

لکھنؤ۔ اتر پردیش ڈاک سرکل کے زیر اہتمام 39ویں آل انڈیا ڈاک ویٹ لفٹنگ (Weight Lifting)، پاور لفٹنگ (Power Lifting) اور بیسٹ فزیک (Best Physique) مقابلہ-2026 کا انعقاد 13 سے 16 اکتوبر 2026 تک اسپورٹس اتھارٹی آف انڈیا (SAI) لکھنؤ میں کیا جائے گا۔ اس مقابلے میں ملک بھر کے 13 ڈاک سرکلوں سے تقریباً 157 کھلاڑی، مینیجر اور کوچ حصہ لیں گے۔ اس موقع پر منعقدہ پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے اتر پردیش پوسٹل اسپورٹس کنٹرول بورڈ کے چیئرپرسن اور اتر پردیش کے چیف پوسٹ ماسٹر جنرل ڈاکٹر اجے سنگھ چوہان نے کہا کہ اس بار اتر پردیش ڈاک سرکل کو اس باوقار مقابلے کے انعقاد کا موقع ملا ہے۔ مقابلے میں اتر پردیش ڈاک سرکل کی میزبان ٹیم کے علاوہ آندھرا پردیش، بہار، دہلی، ہریانہ، جھارکھنڈ، کرناٹک، اوڈیشہ، راجستھان، تمل ناڈو، مغربی بنگال، مہاراشٹر اور تلنگانہ ڈاک سرکل کے کھلاڑی حصہ لیں گے۔ مقابلے کے دوران ہونے والے تمام میچ تسلیم شدہ ریفریوں کے ذریعے باضابطہ طور پر کرائے جائیں گے۔ اس کے علاوہ مقابلوں کو منصفانہ طور پر منعقد کرانے کے لیے ڈاک ڈائریکٹوریٹ، نئی دہلی کی جانب سے جناب رمضان علی کو نگران/ تکنیکی افسر کے طور پر مقرر کیا گیا ہے۔ تینوں زمروں میں مقابلے کے دوران بہترین کارکردگی کا مظاہرہ کرنے والے کھلاڑیوں کو درج ذیل خطابات سے نوازا جائے گا:

ویٹ لفٹنگ "بیسٹ لفٹر" 1 کھلاڑی

پاور لفٹنگ "اسٹرانگ مین" 1 کھلاڑی

بیسٹ فزیک "ڈاک شری" 1 کھلاڑی

اتر پردیش کی ٹیم میں راکیش کمار، نواب سنگھ، شری للت کمار پٹیل، شری شیام کمار، شری پردیپ کمار یادو، شری رتنا کر ورما، شری امیت کمار شرما، شری فیروز یونس خان، شری تشار گپتا، شری عظیم خان، شری ابھے کمار اور شری گنیش کمار حصہ لے رہے ہیں۔ شری للت کمار پٹیل کی کپتانی میں اتر پردیش سرکل کی ٹیم مقابلے میں شرکت کرے گی۔ قابل ذکر ہے کہ شری للت کمار پٹیل کو اتر پردیش حکومت کی جانب سے کھیل کی دنیا کے باوقار "لکشمن ایوارڈ" سے نوازا جا چکا ہے۔ چنئی میں منعقد گزشتہ آل انڈیا ڈاک ویٹ لفٹنگ (Weight Lifting)، پاور لفٹنگ (Power Lifting) اور بیسٹ فزیک (Best Physique) مقابلے میں اتر پردیش سرکل نے 1 گولڈ، 1 سلور اور 2 کانسی کے تمغے حاصل کیے تھے۔ انہوں نے کہا کہ لکھنؤ جیسے تاریخی شہر میں ملک بھر سے آنے والے کھلاڑیوں کو بہتر سہولیات اور مہمان نوازی فراہم کرنے کی پوری کوشش کی جائے گی، تاکہ ان کا قیام یادگار بن سکے اور انہیں کسی بھی طرح کی دشواری نہ ہو۔ مقابلے کو کامیابی کے ساتھ منعقد کرانے کے لیے مختلف کمیٹیاں تشکیل دی گئی ہیں، تاکہ مقابلے کا انعقاد ہموار اور کامیاب طریقے سے کیا جا سکے۔ اس موقع پر سنیل کمار رائے، پوسٹ ماسٹر جنرل ہیڈکوارٹر پریکھشتر لکھنؤ، اشوک کمار یادو، پوسٹ ماسٹر جنرل میل اور بی ڈی، پدم گندھا مشرا، پوسٹ ماسٹر جنرل وارانسی، راجیو امراؤ، پوسٹ ماسٹر جنرل پریاگ راج، اتل کمار سریواستو، پوسٹ ماسٹر جنرل بریلی، ڈائریکٹر ڈاک سروسز آگرہ پریکھشتر ششی کمار اتم، ڈائریکٹر ڈاک سروسز (ہیڈکوارٹر) الکسن جارج موجود رہے۔

سپریم کورٹ مارچ میں یوپی کانگریسیوں کی بڑی شرکت

آرادھنا مشرا مونا نے کارکنوں کے جوش وجذبے کو سراہا، کہا: صوبے میں تبدیلی کی نئی عبارت لکھے گا یہ اتحاد

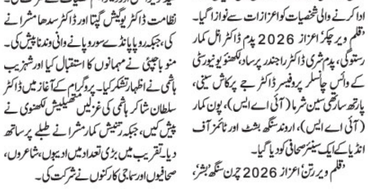

لکھنؤ، 12 اکتوبر۔ لوک سبھا میں اپوزیشن لیڈر، جن نایک شری راہل گاندھی جی کی اپیل پر آج ملک کی راجدھانی دہلی میں منعقد سپریم کورٹ مارچ تحریک میں اتر پردیش کے کونے کونے سے پورے صوبے کے عہدیداران، ضلع/شہر صدور اور کانگریس کارکنان بڑی تعداد میں اپنے اپنے وسائل سے دہلی پہنچ کر شریک ہوئے اور تمام کانگریس کارکنوں کا جوش وخروش عروج پر نظر آیا۔ اتر پردیش کانگریس کمیٹی کی صدر محترمہ آرادھنا مشرا 'مونا' نے کہا کہ آل انڈیا کانگریس کمیٹی کی جنرل سکریٹری محترمہ پرینکا گاندھی جی اور آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے اتر پردیش کانگریس انچارج شری راجندر پال گوتم جی، سابق وزیر، کی مؤثر قیادت میں کارکنوں نے جس جوش اور عزم کا مظاہرہ کیا ہے، وہ انتہائی حوصلہ افزا ہے۔ اس عظیم الشان پروگرام اور کارکنوں کی غیر معمولی تعداد میں دہلی پہنچنے پر اپنے ردعمل کا اظہار کرتے ہوئے اتر پردیش کانگریس کمیٹی کی صدر محترمہ آرادھنا مشرا 'مونا' نے کہا کہ آج دہلی میں راہل جی کی اپیل پر جس طرح پورے صوبے کے کانگریسی بڑی تعداد میں جوش وخروش کے ساتھ جمع ہوئے ہیں، وہ انتہائی قابل فخر ہے۔ صوبائی کانگریس صدر نے کہا کہ اتر پردیش کے کارکنوں کی یہ یکجہتی اور سرگرمی آنے والے وقت میں صوبے کی سیاست اور تنظیم کے لیے بہت اچھی اور دوررس ثابت ہوگی۔ محترمہ آرادھنا مشرا 'مونا' نے صوبے کے دور دراز علاقوں سے اپنے اپنے وسائل سے دہلی پہنچنے والے تمام کانگریسیوں کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ کارکنوں کا یہی جوش آنے والے وقت میں صوبے میں تبدیلی کی نئی عبارت لکھنے جا رہا ہے۔